یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۔

اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مدلل

دینی مدارس، سکول و کالجز کے طلبہ و طالبات اور عامۃ المسلمین کے لئے
عقائد اسلامیہ پر مشتمل ایک انتہائی مفید، نادر اور مدلل مجموعہ

پسند فرمودہ

شیخ المحدثین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں، ضلع میانوالی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : عقائد اہل السنۃ والجماعۃ (مدلل)

مصنف : مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

اہتمام : پورب اکادمی پبلشرز، اسلام آباد

۰۵۱-۵۸۱۹۴۱۰ ، ۰۳۰۱-۵۵۹۵۸۶۱

ناشر : خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

طباعت : سوم ۲۰۰۹ء

تعداد طباعت : بائیس صد

ہدیہ : ~~Rs220-00~~

﴿ملنے کا پتہ﴾

خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں، ضلع میانوالی

0300-6091121

مکتبہ سراجیہ، بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

0300-9600464

فہرست

۱ عرضِ مصنف ۲۱

۲ **تصدیقات وتقریظات، اکابرین ومشائخ دامت برکاتہم وعمت فیوضہم**

۳ رائے گرامی شیخ المشائخ خواجہ خواجگان

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم

خانقاہ سراجیہ، کندیاں، میانوالی ۲۵

۴ رائے گرامی فخر السادات، جانشین شیخ الاسلام

حضرت مولانا سیّد محمد ارشد مدنی صاحب مدظلہم

ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند، انڈیا ۲۷

۵ پیش لفظ شیخ المحدثین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۲۸

۶ رائے گرامی آیۃ الخیر، فاضل اجل، جامع المحاسن

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۳۱

۷ رائے گرامی محقق العصر، ترجمان اہل السنۃ

حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب غازی پوری مدظلہم

مدیر دو ماہی زمزم، غازی پور، یوپی، انڈیا ۳۳

۸ رائے گرامی امام اہل السنۃ، شیخ الحدیث
حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہم ۳۴
۹ رائے گرامی مفکر اسلام، جامع المحاسن
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث و نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی ۳۸
۱۰ رائے گرامی مبلغ اسلام، قاطع الشرک والبدعۃ فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ تعالیٰ
المدرس بالمسجد الحرام، مکۃ المکرمۃ زادھا اللہ شرفا ۳۹
۱۱ رائے گرامی محقق العصر، شیخ الحدیث
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم
نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان ۴۰
۱۲ رائے گرامی نامور محقق و ادیب، فاضل جلیل
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری مدظلہم
مدیر ماہنامہ بینات، کراچی ۴۱
۱۳ رائے گرامی حکیم العصر، شیخ الحدیث
حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑ پکا ۴۳
۱۴ رائے گرامی مفکر اسلام، شیخ الحدیث
حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ ۴۴

۱۵ مقدمہ مفکر اسلام، حضرت العلام
مولانا علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہم
پی۔ایچ۔ڈی، لندن ۴۵

۱۳ ایمانیات ۵۳
۱۴ ایمان کا لغوی معنی ۵۳
۱۵ ایمان کا اصطلاحی معنی ۵۳
۱۶ ضروریات دین ۵۳
۱۷ ضروریات دین کی وضاحت ۵۳
۱۸ ایمان دل کی تصدیق کا نام ہے ۵۴
۱۹ اعمال صالحہ ایمان کے اجزائے ترکیبی نہیں اجزائے تربیتی ہیں ۵۴
۲۰ اعمال صالحہ کی کمی بیشی سے ایمان میں کمی بیشی کا مطلب ۵۴
۲۱ ایمان تحقیقی اور ایمان تقلیدی ۵۶
۲۲ ایمان میں شک کرنا کفر ہے ۵۶
۲۳ ایمان اور اسلام میں فرق ۵۶
۲۴ آیا بد عملی اور فسق موجب کفر ہے ۵۷
۲۵ ایمان و کفر کا مدار خاتمہ پر ہے ۵۸
۲۶ قبولیت اعمال کی شرائط ۵۸
۲۷ اعمال کی قبولیت و عدم قبولیت ۵۸
۲۸ کفر ۵۹
۲۹ کفر کا لغوی و اصطلاحی معنی ۵۹

۳۰	کفر کی اقسام	۵۹
۳۱	کفر انکار	۵۹
۳۲	کفر جحود	۵۹
۳۳	کفر عناد	۵۹
۳۴	کفر نفاق	۵۹
۳۵	کفر زندقہ	۶۰
۳۶	آیا اہل قبلہ اور متول کافر ہے	۶۰
۳۷	تکفیر میں احتیاط	۶۰
۳۸	قوانین غیر شرعیہ کو قوانین شرعیہ سے افضل سمجھنا کفر ہے	۶۱
۳۹	اسلامی احکام کا مذاق اڑانا کفر ہے	۶۲
۴۰	**شرک**	۶۳
۴۱	شرک کا معنی	۶۳
۴۲	شرک کی اقسام	۶۳
۴۳	شرک فی الذات	۶۳
۴۴	شرک فی الصفات	۶۳
۴۵	شرک فی العبادات	۶۳
۴۶	شرک فی الحکم	۶۴
۴۷	شرک فی العلم	۶۴
۴۸	شرک فی القدرت	۶۵
۴۹	شرک فی السمع والبصر	۶۵
۵۰	کفر و شرک بدترین جرم ہے	۶۶

۵۱	آیا کافر و مشرک کی دعا قبول ہو سکتی ہے	۶۷
۵۲	**وجودِ باری تعالیٰ**	۶۸
۵۳	ذات باری تعالیٰ واجب الوجود ہے	۶۸
۵۴	اللہ تعالیٰ کے ذاتی و صفاتی نام	۶۸
۵۵	صفت قدرت	۶۸
۵۶	صفت ارادہ	۶۹
۵۷	صفت سمع	۶۹
۵۸	صفت بصر	۷۰
۵۹	صفت خلق اور صفت تکوین	۷۰
۶۰	حق جل مجدہ کا عرش پر مستوی ہونا	۷۰
۶۱	صفت معیت	۷۱
۶۲	رازق باری تعالیٰ ہیں	۷۱
۶۳	نیکی اللہ تعالیٰ سے قرب برائی بُعد کا ذریعہ ہے	۷۱
۶۴	وجودِ باری تعالیٰ کا منکر کافر ہے	۷۱
۶۵	حق تعالیٰ ہر نقص و عیب اور لوازمات و عادات بشریہ سے پاک ہے	۷۲
۶۶	رؤیت باری تعالیٰ	۷۴
۶۷	**توحیدِ باری تعالیٰ**	۷۵
۶۸	وحدانیت باری تعالیٰ	۷۵
۶۹	باری تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے	۷۶
۷۰	صفات باری تعالیٰ نہ عین ذات باری تعالیٰ ہیں نہ غیر ذات باری تعالیٰ	۷۶
۷۱	صفات باری تعالیٰ	۷۶

۷۲	صفت کلام	۷۸
۷۳	باری تعالیٰ بندوں کے افعال کے بھی خالق ہیں	۷۹
۷۴	باری تعالیٰ جسم و اعضاء سے پاک ہیں	۸۰
۷۵	اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب و لازم نہیں	۸۰
۷۶	اللہ تعالیٰ بدا سے پاک ہیں	۸۱
۷۷	**رسالت**	۸۲
۷۸	نبی اور رسول کی تعریف	۸۲
۷۹	نبی اور رسول میں فرق	۸۲
۸۰	انبیاء و رسل کی تعداد	۸۲
۸۱	اوصاف نبوت و رسالت	۸۳
۸۲	تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانا ضروری ہے	۸۴
۸۳	سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے رسول کون تھے	۸۴
۸۴	انبیاء کرام علیہم السلام تمام مخلوق سے افضل ہیں	۸۴
۸۵	نبوت پر ایمان کے بغیر توحید پر ایمان معتبر نہیں	۸۵
۸۶	نبوت و رسالت کسبی چیز نہیں	۸۵
۸۷	نبی منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتا	۸۵
۸۸	ہر نبی معصوم ہے	۸۷
۸۹	**ختم نبوت**	۸۸
۹۰	نبی کی تعظیم و توقیر ضروری ہے	۸۸
۹۱	انبیاء کرام علیہم السلام میں باہمی فرق مراتب ہے	۸۸
۹۲	نبی کریم ﷺ کی بعض خصوصیات	۸۹

۹۳	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح اور غلط عقیدے	۸۹
۹۴	حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں	۹۰
۹۵	**فرشتے**	۹۱
۹۶	فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے	۹۱
۹۷	فرشتوں کا انکار کفر ہے	۹۱
۹۸	فرشتوں کی چند صفات	۹۱
۹۹	فرشتوں میں باہمی فرق مراتب	۹۲
۱۰۰	مقرب فرشتے اور ان کی تکوینی ذمہ داریاں	۹۲
۱۰۱	دیگر فرشتوں کی بعض تکوینی ذمہ داریاں	۹۳
۱۰۲	چار مشہور فرشتوں کے علاوہ بعض دوسرے فرشتوں کے نام	۹۴
۱۰۳	فرشتوں کے متعلق صحیح اور غلط نظریہ	۹۵
۱۰۴	**آسمانی کتابیں**	۹۶
۱۰۵	تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے	۹۶
۱۰۶	آسمانی کتابوں اور صحیفوں کی تعداد	۹۶
۱۰۷	قرآن کریم کے علاوہ کوئی آسمانی کتاب اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں	۹۶
۱۰۸	قرآن کریم کے امتیازات	۹۷
۱۰۹	قرآن کریم کے نام	۹۹
۱۱۰	**قیامت**	۱۰۱
۱۱۱	قیامت کا ایک دن مقرر ہے	۱۰۱
۱۱۲	قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے	۱۰۱
۱۱۳	کیفیت قیام قیامت	۱۰۱

۱۱۴	مقصد قیامت	۱۰۲
۱۱۵	علامات قیامت	۱۰۳
۱۱۶	علامات صغریٰ	۱۰۴
۱۱۷	حضور اکرم ﷺ کی بعثت و رحلت	۱۰۴
۱۱۸	علامات کبریٰ	۱۰۷
۱۱۹	ظہور مہدی	۱۰۷
۱۲۰	خروج دجال	۱۱۰
۱۲۱	نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۳
۱۲۲	یاجوج ماجوج	۱۱۵
۱۲۳	دھویں کا ظاہر ہونا	۱۱۶
۱۲۴	زمین کا دھنس جانا	۱۱۷
۱۲۵	سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۱۱۷
۱۲۶	صفا پہاڑی سے جانور کا نکلنا	۱۱۹
۱۲۷	ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور مسلمانوں کا وفات پاجانا	۱۱۹
۱۲۸	حبشیوں کی حکومت اور بیت اللہ کا شہید ہونا	۱۲۰
۱۲۹	آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنا	۱۲۱
۱۳۰	صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا	۱۲۱
۱۳۱	**عالم آخرت**	۱۲۳
۱۳۲	میدان حشر	۱۲۳
۱۳۳	تجلی حق تبارک وتعالیٰ	۱۲۶
۱۳۴	اعمال ناموں کی تقسیم	۱۲۷

۱۳۵	حساب وکتاب کا آغاز	۱۲۷
۱۳۶	میزان اعمال	۱۲۸
۱۳۷	پل صراط	۱۳۰
۱۳۸	حوض کوثر	۱۳۱
۱۳۹	شفاعت	۱۳۲
۱۴۰	اقسام شفاعت	۱۳۳
۱۴۱	**جنت**	۱۳۶
۱۴۲	جنت حق ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے	۱۳۶
۱۴۳	جنت سے متعلقہ ضروری عقائد	۱۳۶
۱۴۴	جنت کی بعض قطعی اور بعض ظنی نعمتیں اور ان پر ایمان لانے کا حکم	۱۳۸
۱۴۵	**اعراف**	۱۴۱
۱۴۶	اعراف کی تعریف	۱۴
۱۴۷	اصحاب الاعراف کون لوگ ہوں گے	۱۴
۱۴۸	اصحاب اعراف کا جنت میں داخل ہونا	۱۴۲
۱۴۹	**جہنم**	۱۴۳
۱۵۰	جہنم حق ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے	۱۴۳
۱۵۱	جہنم سے متعلقہ ضروری عقائد	۱۴۳
۱۵۲	کافر و مشرک ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے	۱۴۴
۱۵۳	جہنم کی بعض قطعی اور بعض ظنی عذاب اور ان پر ایمان لانے کا حکم	۱۴۶
۱۵۴	**تقدیر**	۱۴۹
۱۵۵	تقدیر کا معنی	۱۴۹

۵۶	تقدیر کے بیان کی گنجائش ہے	۱۴۹
۵۷	قضاء وقدر میں کیا فرق ہے	۱۴۹
۵۸	[illegible]	۱۵۰
۵۹	[illegible]	۱۵۰
۶۰	[illegible]	۱۵۰
۶۱	[illegible]	۱۵۰
۶۲	مراتب تقدیر	۱۵۱
۶۳	[illegible]	۱۵۱
۶۴	[illegible]	۱۵۲
۶۵	[illegible]	۱۵۳
۶۶	[illegible]	۱۵۳
۶۷	مقام برزخ	۱۵۳
۶۸	[illegible]	۱۵۳
۶۹	عالم برزخ میں بھی جزاء وسزا کا ملنا	۱۵۴
۷۰	[illegible]	۱۵۵
۷۱	حیات انبیاء علیہم السلام	۱۵۸
۷۲	[illegible]	۱۵۱
۷۳	[illegible]	۱۵۱
۷۴	[illegible]	۱۵۹
۷۵	[illegible]	۱۵۹
۷۶	[illegible]	۱۶۰

۸۰	[illegible]	۱۶۰
۸۱	[illegible]	۱۶۱
۸۲	[illegible]	۱۶۱
۸۳	[illegible]	۱۶۱
۸۴	[illegible]	۱۶۲
۸۵	سب سے افضل درود، درودِ ابراہیمی ہے	۱۶۳
۸۶	انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے	۱۶۳
۱۸۴	**توسل**	۱۶۴
۸۷	توسل کا معنی	۱۶۴
۸۸	[illegible]	۱۶۴
۸۹	[illegible]	۱۶۴
۹۰	طریقہ توسل	۱۶۵
۹۱	[illegible]	۱۶۵
۹۲	[illegible]	۱۶۵
۹۳	[illegible]	۱۶۵
۱۹۲	**صحابہ کرام رضی اللہ عنہم**	۱۶۶
۹۴	[illegible]	۱۶۶
۹۵	[illegible]	۱۶۶
۹۶	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا باہمی فرق مراتب	۱۶۶
۹۷	تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں	۱۶۷
۹۸	[illegible]	۱۶۷

۹۸	تمام صحابہ رضی اللہ عنہم معیارِ حق ہیں	۱۶۷
۹۹	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی مشاجرات امانت، دیانت، تقویٰ،	
	شخصیت اجلی اور اختلاف اجتہادی پر مبنی ہیں	۱۶۷
۱۰۰	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید جائز نہیں	۱۶۸
۱۰۱	تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں	۱۶۸
۱۰۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہیں	۱۶۸
۱۰۳	**خلافتِ راشدہ**	**۱۶۹**
۱۰۴	خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۱۶۹
۱۰۵	خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۷۰
۱۰۶	خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۷۰
۱۰۷	خلیفہ چہارم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۱۷۰
۱۰۸	**اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم**	**۱۷۱**
۱۰۹	ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن	۱۷۱
۱۱۰	حضور اکرم ﷺ کی اولاد	۱۷۲
۱۱۱	صاحبزادے اور صاحبزادیاں	۱۷۲
۱۱۲	فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۷۳
۱۱۳	فضائل اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم	۱۷۵
۱۱۴	**معجزات**	**۱۷۸**
۱۱۵	معجزہ کی تعریف	۱۷۸
۱۱۶	معجزہ کا ظہور برحق ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے	۱۷۸
۱۱۷	معجزات سے متعلقہ ضروری عقائد	۱۷۸
۱۱۸	قطعی اور ظنی معجزات اور ان پر ایمان لانے کا حکم	۱۷۹

۲۱۹	ارہاص کی تعریف	۱۸۱
۲۲۰	معجزہ علم العقائد کی اصطلاح ہے	۱۸۱
۲۲۱	**کرامات**	**۱۸۲**
۲۲۲	کرامت کا لغوی معنی	۱۸۲
۲۲۳	کرامات کا ظہور برحق ہے اور اس پر ایمان واجب ہے	۸۲
۲۲۴	کرامات سے متعلقہ ضروری عقائد	۱۸۲
۲۲۵	قطعی اور یقینی کرامات اور ان پر ایمان لانے کا حکم	۱۸۳
۲۲۶	**شعبدہ بازی**	**۱۸۴**
۲۲۷	شعبدہ بازی کی حقیقت	۸۴
۲۲۸	شعبدہ باز نبی یا ولی کا مقابلہ نہیں کرسکتا	۱۸۴
۲۲۹	شعبدہ بازی تحقیر کی شان ہے	۱۸۵
۲۳۰	**جنات**	**۱۸۶**
۲۳۱	جنات اور انسانوں میں فرق	۱۸۶
۲۳۲	جنات کے متعلق بعض اہم معلومات	۱۸۶
۲۳۳	بعض جنات مشرف بہ اسلام ہیں	۱۸۸
۲۳۴	جنات کا انکار کفر ہے	۱۸۹
۲۳۵	**جادو**	**۱۹۰**
۲۳۶	جادو کی حقیقت	۹۰
۲۳۷	جادو میں جنات سے کام لینے کی مختلف صورتیں	۱۹۰
۲۳۸	جادو کا منتر شرک ہے	۱۹۱
۲۳۹	جادو کے کلمات کی تاثیر ہے	۹۱
۲۴۰	جادو اور معجزہ میں فرق	۱۹۲

۲۰	جادو اور کرامت میں فرق	۱۹۳
۲۰۱	[illegible]	۱۹۳
۲۰۲	نبی پر بھی جادو ہو سکتا ہے	۱۹۳
۲۰۳	جادو میں شرکیہ و کفریہ قول و عمل کفر ہے	۱۹۴
۲۰۴	[illegible]	۱۹۵
۲۰۵	[illegible]	۱۹۵
۲۰۶	[illegible]	۱۹۶
۲۰۷	[illegible]	۱۹۶
۲۴۹	**تقلید و اجتہاد**	۱۹۶
۲۵۰	تقلید کا معنی	۱۹۶
۲۵۱	تقلید [illegible]	۱۹۶
۲۵۲	تقلید [illegible]	۱۹۷
۲۵۳	تقلید [illegible]	۱۹۸
۲۵۴	آئمہ مجتہدین کو معصوم سمجھنا قطعی غلط ہے	۱۹۸
۲۵۵	مجتہد کے لئے تقلید جائز نہیں	۱۹۸
۲۵۶	[illegible]	۱۹۸
۲۵۷	دورِ حاضر میں تقلید شخصی واجب ہے	۱۹۹
۲۵۸	آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے	۱۹۹
۲۵۹	[illegible]	۲۰۰
۲۶۰	[illegible]	۲۰۰
۲۶۱	**اجتہاد**	۲۰۰
۲۶۲	اجتہاد کا معنی	۲۰۰

۲۶۳	[illegible]	۲۰۰
۲۶۴	[illegible]	۲۰۱
۲۶۵	[illegible]	۲۰
۲۶۶	**تصوف وتزکیہ**	۲۰۲
۲۶۶	تصوف کی تعریف	۲۰۲
۲۶۷	[illegible]	۲۰۲
۲۶۸	مقصد تصوف	۲۰۲
۲۶۹	[illegible]	۲۰۳
۲۷۰	[illegible]	۲۰۳
۲۷۱	طرق اربعہ کے مشائخ ہر زمانہ میں موجود رہے	۲۰۴
۲۷۲	بیعت کے لئے شیخ کا انتخاب	۲۰۴
۲۷۳	بیعت کا مقصد	۲۰۵
۲۷۵	**فرق باطلہ**	۲۰۶
۲۷۶	[illegible]	۲۰۶
۲۷۷	بہائی	۲۰۷
۲۷۸	[illegible]	۲۰۸
۲۷۹	[illegible]	۲۰۹
۲۸۰	ہندو	۲۱۲
۲۸۱	سکھ	۲۱۶
۲۸۲	مجوس	۲۱۹
۲۸۳	یہود	۲۱۹
۲۸۴	نصاریٰ	۲۲۰

۲۸۵	فضل	۲۲۲
۲۸۶	خوارق	۲۲۳
۲۸۷	[illegible]	۲۲۴
۲۸۸	[illegible]	۲۲۵
۲۸۹	[illegible]	۲۲۵
۲۹۰	[illegible]	۲۲۶
۲۹	[illegible]	۲۲۶
۲۹۲	قدریہ	۲۲۶
۲۹۳	[illegible]	۲۲۷
۲۹۴	باطنیہ	۲۲۷
۲۹۵	**فتنہ انکار حدیث**	**۲۲۹**
۲۹۶	حدیث کی تعریف	۲۲۹
۲۹۷	قولی، فعلی اور تقریری حدیث	۲۲۹
۲۹۸	خبر متواتر	۲۲۹
۲۹۹	[illegible]	۲۲۹
۳۰۰	خبر مشہور	۲۲۹
۳۰۱	[illegible]	۲۲۹
۳۰۲	[illegible]	۲۲۹
۳۰۳	[illegible]	۲۳۰
۳۰۴	[illegible]	۲۳۰
۳۰۵	[illegible]	۲۳۰
۳۰۶	[illegible]	۲۳۰

۳۰۷	[illegible]	۲۳۰
۳۰۸	[illegible]	۲۳۰
۳۰۹	[illegible]	۲۳۰
۳۱۰	[illegible]	۲۳
۳۱۱	[illegible]	۲۳
۳۱۲	[illegible]	۲۳۲
۳۱۳	**سنت اور بدعات وخرافات**	۲۳۶
۳۱۴	[illegible]	۲۳۶
۳۱۵	بدعت کی تعریف	۲۳۶
۳۱۶	[illegible]	۲۳۷
۳۱۷	بدعت شرعیہ کی اقسام اور ان کا حکم	۲۳۷
۳۱۸	اسباب بدعت	۲۳۹
۳۱۹	بدعت کا آغاز	۲۳۹
۳۲۰	[illegible]	۲۳۹
۳۲۱	بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی	۲۴۰
۳۲۲	بدعتی کی اقتداء کا حکم	۲۴۰
۳۲۳	**گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ**	۲۴۱
۳۲۴	[illegible]	۲۴۱
۳۲۵	گناہ کبیرہ کی مختلف تعبیرات	۲۴۱
۳۲۶	[illegible]	۲۴۱
۳۲۷	[illegible]	۲۴۲

اظہارِ تشکر

[illegible] رہا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

[illegible] شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم صاحب مدظلہ العالی کی [

عرضِ مصنف

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خواص اور دینی وعصری علوم کے طلبہ مستفید ہو سکیں۔

بتوفیق اللہ تعالیٰ وعونہ یہ کام مکمل ہوا۔

فرمائی۔ فجزاهم الله تعالىٰ احسن الجزاء

فی تصدیق ذالک قلم سے تحریر فرمایا۔ فحرره لله تعالی احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ حضرت والا صاحب دامت برکاتہم کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے۔ سلامت باکرامت رکھے۔ آمین

[illegible] وما ذلك على الله بعزيز

[illegible] جامعہ مفتاح العلوم [illegible] اس [illegible] وقت صرف کیا، اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزاء عطا فرمائے۔

محمد طاہر مسعود

خادم الحدیث والطلبہ بجامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

[illegible]

رائے گرامی

شیخ المشائخ، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا **خواجہ خان محمد صاحب** مدظلہم

خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی

خانقاہ سراجیہ

نقشبندیہ مجددیہ

کندیاں۔ ضلع میانوالی

پاکستان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذریعہ ثابت ہوگا۔

[illegible]

راہ ہدایت کے لئے ذریعہ رہنمائی اور فلاح بنائے۔

والسلام

فقیر ابو خلیل حارث محمد عفی عنہ

۱۵ ذیقعدہ [illegible]

رائے گرامی

فخر السادات، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا **سیّد محمد ارشد مدنی صاحب** مدظلہم
ناظم تعلیمات دار العلوم دیوبند، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] مفید تر بنائے اور اپنی قبولیت سے نوازے۔ آمین

[illegible]
مدنی منزل دیوبند
[illegible] ۱۴۲۷ھ

ارشد مدنی
مدنی منزل، دیوبند
۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

پیش لفظ

شیخ المحدثین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا **سلیم اللہ خان صاحب** مدظلہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وبعد بسم اللہ وبہ نبتدء

اللھم لو لا انت ما اھتدینا	ولا تصدقنا ولا صلینا
فانزل سکینۃ علینا	ونحن عن فضلک ما استغنینا
ان الاولی قد بغوا علینا	وان ارادوا فتنۃ ابینا

[illegible] لازم اور ضروری ہے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

[illegible] ہے۔ ساری مخلوق اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس کے [illegible] نہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس تخلیق میں کوئی اس کا شریک یا مشیر نہیں۔ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ وہ اس کے کاموں میں کسی سے خلل کی کبھی نہیں ہے۔ وہ [illegible] اللہ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے علم [illegible] ہے۔ اس کا علم ہر زمانہ پر محیط ہے۔ جو چیز وہ علم وقت کو دیکھ کر [illegible] اس کے علم [illegible] اس کی [illegible] اس کی [illegible] اس کی

[illegible] کا قائل آدمی مسلمان نہیں۔ کلمہ پڑھنے والے ہر عقیدہ رکھنے والے کا مخاطب نہیں ہے [illegible] صرف اللہ تعالیٰ کو خدا سے برحق اور معبود مانتے ہیں اور دنیا و آخرت کی ہر چیز سے بڑھ کر ان سے محبت اور تعلق رکھتے ہیں کا اور حضرت محمد ﷺ کو برحق نبی مانتے ہیں اور ایک امتی کی حیثیت سے ان کی اطاعت اور پیروی [illegible] کا اور ان کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرتے ہیں۔

عقائد کا صحیح ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ عقیدہ [illegible] اصل ہے [illegible] اس کی [illegible] ہے۔ عقیدہ [illegible] قائم کی [illegible] عذاب [illegible] میں ہوتا ہے [illegible] اور [illegible] کی امید ہے [illegible] اللہ [illegible] ہے [illegible] ہے۔ [illegible]

ان العقائد کلها اس لاسلام الفتی

ان صح منه واحد من بعض شفد علوی

[illegible] کتاب میں [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] عقائد [illegible] سے [illegible] عقائد [illegible] سے [illegible] عقائد [illegible] سے [illegible] عقائد [illegible] کتاب میں [illegible] کتاب [illegible] مطالعہ [illegible] مفصل [illegible] مدلل [illegible] ہے [illegible] ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ [illegible] اس [illegible] اور [illegible] اس [illegible] صدقہ جاریہ [illegible] استفادے کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان

رئیس [illegible]

مصدر [illegible]

[illegible]

رائے گرامی

آیۃ الخیر، فاضل اجل، جامع المحاسن

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم

ناظم اعلیٰ وفاق امدارس العربیہ پاکستان

الحمد للہ وسلام علی عبدہ الذین اصطفی

پنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام

محمد حنیف جالندھری

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۴ر صفر ۱۴۲۸ھ/۴ر مارچ ۲۰۰۷ء

رائے گرامی

محقق العصر، ترجمان اہل السنۃ، حضرت مولانا **محمد ابوبکر صاحب** غازی پوری مدظلہم

مدیر: دار العلوم زکریا، غازی پور، یوپی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رائے گرامی

امام اہل السنۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد

[illegible] معرفت [illegible] معرفت [illegible] عقائد و افکار کی صحت کی معرفت [illegible] تک [illegible] فرمان [illegible] کتاب [illegible] فَلَا تَكُونَنَّ [illegible] عقائد [illegible] عقائد و افکار کی صحت

[illegible] عقائد [illegible] عقائد [illegible] عقائد [

مقصد فنا کرنے کی کوشش کی۔ یونکہ ان باطل فرقوں کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان نبوت سے فرما چکے تھے اور خبر دے چکے تھے کہ میری امت سے اکہتر ۷۳ فرقے پیدا ہوں گے۔ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ۔ سارے جہنمی ہوں گے سوائے ایک ناجی اور جنتی ہوگا۔ وہ ناجی فرقہ کونسا ہے اس کی نشاندہی بھی فرما دی۔ (الملل والنحل علامہ عبدالکریم شہرستانیؒ، جلد ۱، ص ۲۰)

اس فرمان نبوی کی روشنی میں اسلاف امت نے ان باطل فرقوں سے متعلقہ میں اہل السنۃ والجماعۃ سے ان کے نام، عنوان و اختیار کیا اور ان ناموں سے ان کے افکار و عقائد کا پتہ لگایا۔ ان علماء نے اہل حق کے عقائد و نظریات مرتب کئے اور ان کے ذریعہ سے مختلف فرقوں کے عقائد مختلف زبانوں اور علاقوں میں پہنچائے تاکہ ہر جگہ ان کی حفاظت کا انتظام ہو جائے۔

برصغیر پاک و ہند سے گذشتہ چند صدیوں میں بیشمار فتنوں نے جنم لیا۔ کبھی اسلام کے اندر باطل و خارجی مذہبی گروہوں کی وجہ سے تو کبھی عقائد و اعمال میں قرآن و سنت کی غلط تشریحات کی وجہ سے۔ ان نت نئے فرقوں نے جہاں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا وہاں عقائد میں بھی خلفشار پیدا کیا۔ توحید، سنت، حدیث، تقلید، اجتہاد، کرامات، امامت، عظمت صحابہ، اہل بیت، عصمت انبیاء، اہمیت مسئولیت اور اصل عقائد کے بارے میں نئی نئی باتیں سامنے آئیں۔

ان حالات میں علماء ربانی کی جماعت نے جن میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور بہت سے دیگر اکابر امت شامل ہیں، اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان کے بعد ان کے تلامذہ اور متعلقین نے اس ذمہ داری کو نبھایا۔ ان علماء نے جہاں عقائد کی حفاظت کی وہاں ان عقائد کو اپنے اپنے علاقوں کی زبانوں میں منتقل کیا۔ ان کی تشریح کی اور ان کے دفاع کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان علماء کرام نے مختلف ادوار میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد و نظریات کی حفاظت کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کا احاطہ کرنا ایک مستقل موضوع ہے۔ ان علماء نے اپنی تمام تر توانائیاں علمی و تحقیقی صلاحیتیں اس جدوجہد میں صرف کیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کی حفاظت کے لئے انہوں نے جو قربانیاں دیں وہ تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ ان جدوجہد میں ان کے بعض پر تو اس کی راہ میں حملے ہوئے

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عبدالحق خان بشیر

امیر پاکستان شریعت کونسل پنجاب

[illegible] شیخ مدظلہ نے اس پر دستخط فرمائے۔

[illegible]

یوم الاحد ۱۶ ر ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ / ۱۵ ر دسمبر ۲۰۰۸ء

ابوالزاہد محمد سرفراز

یوم الاحد ۱۶ ر ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ / ۱۵ ر دسمبر ۲۰۰۸ء

رائے گرامی

مفکر اسلام، جامع المحاسن حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

شیخ الحدیث ونائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لحمد للہ وکفی وسلام علی عبدہ الذین اصطفی

رائے گرامی

مبلغ اسلام، قاطع الشرک والبدعۃ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی حفظہ اللہ تعالیٰ
امام درس بالمسجد الحرام، مکۃ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MOHAMMAD MAKKI HIJAZI
Scholar In Masjid El Haram

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

[illegible]

پر مفصل تبصرہ کرتا۔ خداوند کریم شاید نصیب فرمادیں۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

رائے گرامی

محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر صاحب** مدظلہم

نائب صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

Ref No _____ Date

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ضلال وگمراہی سے بچایا جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

عبدالرزاق

(حضرت مولانا) عبدالرزاق اسکندر

رائے گرامی

نامور محقق وادیب، فاضل جلیل حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری مدظلہم

مدیر ماہنامہ بینات کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اور نئی نسل کی ہدایت وراہنمائی کا ذریعہ بنائے، آمین۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سعید احمد جلال پوری

۱۳ر صفر ۱۴۲۸ھ

رائے گرامی

حکیم العصر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی مدظلہم

شیخ حدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم، کہروڑ پکا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۸

۱۹ فروری ۲۰۰۷

رائے گرامی

مفکر اسلام، شیخ الحدیث حضرت مولانا **علامہ زاہد الراشدی صاحب مدظلہم**
شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

نحمدہ تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین

[illegible]

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

[illegible]

ابو عمار زاہد الراشدی

مقدمہ

مفکر اسلام، حضرت العلام
مولانا علامہ جسٹس ڈاکٹر خالد محمود صاحب مدظلہم پی۔ ایچ۔ ڈی لندن

دینِ اسلام میں عقائد کی اہمیت

[illegible]

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ بعث معاذ الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ۱۵۵)

ترجمہ: [illegible]

دین کو اللہ کے سوا کوئی عبادت سے قبول نہیں اور یہ کہ اللہ سے ملیں
اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں
پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔"

امام بخاری نے اپنے عقیدہ کی کتاب میں اسے یوں لکھا ہے

ودین اللہ فی الارض والسماء واحد وھو دین الاسلام قال اللہ
تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام.

یہ بخاری صدی کی [illegible] نے ان [illegible] قدماء میں سے اس نے
[illegible] اختلاف نہیں یا [illegible] صدی میں [illegible] (۶۹۳ھ) سے

الاسلام دین واحد وکل دین سواہ باطل (مجموع ۱۰۴)

حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) نے اپنے [illegible] سے [illegible]

من لم یقر ظاہرا وباطنا ان اللہ لا یقبل دینا سوی الاسلام فلیس
بمسلم (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲ ۴۶۳)

ترجمہ: [illegible] نے [illegible] سے [illegible]
[illegible] قبول نہیں [illegible] قید
[illegible] مسلمان نہیں ہے۔

[illegible] ہو [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

امام ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کا یہ جملہ [illegible] کا [illegible]

فسطر لی ھل السنۃ فیوحد حدیثھم ویسطر الی ھل البدعۃ فلا

یوجد حدیثھم۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: اہل السنۃ کی حدیث وہ ہوتی ہے اور ان کی حدیث سے لی جاتی ہے اور اہل بدعت راویوں کی پہچان ہوتی ہے اور ان کی روایت کو حدیث نہیں لی جاتی۔

[illegible] حدیث [illegible] اہل سنت [illegible] اہل حدیث [illegible] اہل بدعت [illegible] اہل بدعت [illegible] اہل بدعت [illegible]

[illegible] اہل بدعت [illegible] اہل بدعت [illegible] اہل بدعت [

[illegible] امت مسلمہ سے نیک بخت مومن سمجھا جائے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چوتھی صدی ہجری (۳۲۴ھ) نے متعدد ائمہ عقائد پیدا کیے جنہوں نے اپنی تصانیف میں عقیدہ
کے ساتھ ساتھ اس وقت پیدا ہونے والے تمام فرقوں کا رد بھی کیا۔ ان ائمہ کے نام اور ان کی کتابوں
کے حوالے ہم نے حواشی میں دیے ہیں۔ ان کی کتابیں آج بھی قابل مطالعہ ہیں۔

چوتھی صدی ہجری کے آخر میں (۳۲۴ھ) ابو منصور ماتریدی (۳۳۳ھ) اور ابو الحسن اشعری
(۳۲۴ھ) نے اپنے اپنے مقلدین کے ساتھ (۳۹۳ھ) میں ابو جعفر طحاوی کی عقیدہ
کی شرح لکھی۔ اس کے بعد ہر صدی میں ائمہ عقائد نے اپنے اپنے عقائد میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا
اور اپنے اپنے عقائد کی ترجیح کی۔ ان میں سے ہر ایک کے مقلدین نے اپنے اپنے عقائد کی ترجیح
میں کتابیں لکھیں۔ ہندوستان میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) نے اپنے زمانہ تک
کے عقائد کی ترجیح میں کتاب لکھی۔ اس کا نام اشعۃ اللمعات ہے۔

۱۳۰۰ھ میں عقائد اسلام پر مستقل کتابیں لکھنے میں شیخ محمد عبد الحق حقانی اور شیخ حدیث
الشیخ محمد انور شاہ کاشمیری نے جدت کی۔ ان کی کتابیں قدر و قیمت میں بہت اونچی ہیں۔ تمام
علوم دینیہ کی کتابیں اب لکھی جا رہی ہیں۔ تاہم ان کتابوں میں عقائد کی اغراض پوری نہیں ہوتیں
ہوتیں۔ ولقد جاء فی المثل لسائر کم ترک الاول للاخر

اس دور میں یہ خدمت سید مفتی محمد عباس صاحب نے عقائد میں اپنی تصنیف اور اتحاد
کے ساتھ عقیدہ اسلام کو اس دور کے تمام فرقوں سے ممتاز کر کے بدعات فی الاعمال سے بچنے
کی بہت تاکید کی ہے۔ پرانی مثل یہ ہے کہ نئے کپڑے پرانی چیزوں سے
چھوڑ گئے۔ فشکر اللہ سعیھم۔

اس دور میں ہندوستان کے اہل سنت کی تنظیم کی خدمت مولانا احمد رضا خاں صاحب
بریلوی (۱۳۲۱ھ) نے کی۔ بریلوی پیر بھی ان میں عقائد کی مختلف راہیں ہیں۔ یہ فقہ کی بھی
اختلاف رکھتے ہیں۔ ان سے ان کے مقلدین اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں۔ فقہ حنفی سے بھی
بہت زیادہ اختلاف ہے۔ ان کے یہ مقلدین اپنے بچوں کے نام نہیں رکھتے جن کے نام
اپنے سے پہلے ان کے پیر رکھتے رہے۔ اور صرف مقلدین عبارت سے یہ کہیں
ان میں اختلاف عقائد کا بھوت پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اللہ کو عالم کہتے ہیں۔ یہ اللہ کو
جاہل یہ اللہ کو فرماتے نہ تھے۔ جب یہ جملے عبارت پڑھتے تھے لوگوں سے سامنے ثابت نہ

پائے تو انہوں نے عوام کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے نماز، اذان اور جنازہ کے گرد اپنی مذمت کے کانٹے بکھیر دیے کہ شیدیان سے ان راہوں میں حقیقی اختلاف کی دیوار کھڑی کی جا سکے۔

جناب پیر کرم شاہ صاحب بھیروی ان دونوں حقوق کو اہل السنۃ تسلیم کرتے ہیں اور ان کے اس اختلاف پر یوں اظہار افسوس کرتے ہیں

"اس باہمی داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل سنۃ و الجماعۃ کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں دو راہوں میں بانٹ دیا ہے۔ ان کے اصول مسائل میں دو ہیں متفق ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی و صفاتی میں انبیاء و مرسلین کی رسالت اور حضور سرور کائنات کی خاتمیت، قیامت اور اس کے متعلقہ امور ان میں کلی موافقت ہے۔" (نبی رحمت ص ۲)

ان علماء نے اس مخالفت میں قوم کی نئی نسل کو دین سے دور کرنے کا کام کیا اس میں جہالت کے مفتی اعظم پاکستان، کفار کے معاون خاص، بھیرہ کے مولانا محمد کرم شاہ نظر آتے ہیں جنہوں نے جہاں بھی موقع ملا اپنے اس دینی مخالف کا کام کیا اور عوام کو مقبولیت کی خاطر علماء دیوبند کی شخصیت سے متاثر ہو کر اپنے دین کی مخالفت سے اہل سنۃ کی اس تحریک کو کمزور کیا۔ جماعت اسلامی بھی اپنی حماقت پیدا کردہ اپنی جماعت کا کام کر رہی تھی۔ اس مخالفت کی خاطر علمی و تحقیقی اور فکری مخالفت کی طاقت نہ تھی ایسے میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے۔ اس علمی مخالفت سے جہاں اہل حق کی قوت ضائع ہوئی وہاں اہل باطل کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اس مخالفت کا فائدہ اہل باطل کو ہوا۔

فلیبك علی الاسلام من کان باکیا.

اہل جماعت کی اس پالیسی کا یہ نتیجہ نکلا کہ ان کی تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہوئی۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں جہاں ان کی تعداد کبھی ہزاروں میں تھی اب سینکڑوں میں رہ گئی ہے۔ اس مخالفت کی وجہ سے اہل سنۃ کی تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہوئی۔ اس مخالفت کی وجہ سے اہل سنۃ کی تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہوئی۔

اس حالت میں ضرورت تھی کہ اہل سنۃ والجماعۃ کے عقائد کو پیش کیا جائے اور ان

پیش نظر ایک ایسی جامع کتاب لکھی جائے جو سب کی سب اہل السنۃ والجماعۃ سے سلف صالحین اور متفق علیہم بزرگوں کی عبارت سے ماخوذ ہو اور سلف صالحین سے یہ عبارات متن میں نہیں بلکہ حاشیہ میں دی جائیں تاکہ جو لوگ ان اختلاف کی گہرائی میں نہیں جانا چاہتے وہ اہل السنۃ کے بنیادی عقائد و ایمانیات کو متن کتاب سے آسانی سے لے سکیں۔ ہو سکتا ہے اس طرح وہ انگریز کے بھائی چارے اہل بدعت اور اہل السنۃ والجماعۃ بدعت فی العقائد کے فرق کو سمجھ سکیں۔ پڑھ سکیں۔

من کجا نغمہ کجا ساز سخن بہانہ ایست

سوئے قطار می کشم ناقہ بے زمام را

الحمد للہ کہ ہمارے مفتی محمد صاحب شیخ الحدیث مع معہد صحیح العلوم سرگودھا نے اس علمی و تحقیقی کاوش سے ہمیں نوازا ہے۔ قارئین کرام! مصنف موصوف کی اس کتاب کی افادیت کی وضاحت تو ان شاء اللہ کتاب میں آپ کو آگے چل کر ہی ملے گی۔ البتہ میں ان سے سامنے ان اختلافات سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ کتاب کس فن سے ہے؟ مدارس عربیہ کے درس میں آنا چاہئے یا نہیں؟ اس کی تبویب سے پیش نظر ان تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ یہ مفید ہے یا نہیں؟ الفضل للمتقدم اپنی جگہ حقیقت ہے۔

راقم الحروف نے اس کتاب کے متعدد مقامات سے دیکھا ہے اور بعض مقامات پر اس کی عبارت سے اختلاف بھی ہے لیکن اس سے یہ کتاب مفید ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق مصنف موصوف کی اس علمی خدمات کو قبول کرنا ہوگا۔ اس کتاب کے بعد میں بعض اختلافی امور پر بحث کی جائے گی۔

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

والسلام خیر الختام

خالد محمود عفا اللہ عنہ
ڈائریکٹر یوسف رحیمیہ پبلشرز
سالار محمد پاکستان
۲۹ [illegible] ۲۰۰۸ء

ایمانیات

۱ ایمان کا لغوی معنی ہے [illegible] اور شریعت کی اصطلاح میں [illegible] کا نام ایمان ہے۔ ایمان کی [illegible] ہیں۔ (۱)

۲ [illegible] ایمان کی [illegible] ہیں۔ ان تمام [illegible] کا ماننا ایمان ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنے سے آدمی [illegible] ہو جاتا ہے۔

۳ [illegible] ایمان کی [illegible] ہیں۔ ان میں [illegible] ایمان [illegible] ایمان [illegible] ایمان

اصل ایمان دل کی تصدیق کا نام ہے، زبان سے اقرار [illegible] سے لئے شرط ہے کہ جس آدمی کا مسلمان ہونا زبانی اقرار سے ہی معلوم ہوگا۔ ایک شخص دل سے تصدیق کرتا ہے اور زبان سے اقرار نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مسلمان ہے۔ (۱)

[illegible] به كان يقول فيه [illegible]

السنت والجهاد فی سبیل اللّٰہ عزوجل۔ (مسند عبد بن حمید رقم الحدیث ۷۶)۔ عن علی [illegible]

النبی ﷺ: بنی الاسلام علی عشرۃ ارکان: وذکر منها الصلوۃ. والزکوۃ... والصیام والحج... والجهاد.. (المعجم الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث/ ۱۱۵۹۸)۔ والمراد من الضروریۃ ما یعرف کونها من دین النبی ﷺ بلا دلیل بأن تواتر عنه واستفاض حتی وصل دائرۃ العوام وعلمه الکواف منهم لا ان کلا منهم یعلمه وان لم یرفع لتعلیم الدین وأسند فان جهله لعدم رغبته فی تعلیم الدین وعلمته العامۃ فهو ضروری کالواحدیۃ، والنبوۃ، [illegible]

۱/ ۶۹) عن علی ابن ابی طالب أنه کان یقول عن قول رسول اللّٰہ ﷺ أنه کان یقول ثم [illegible] ی الایمان أربع والاسلام توابع أن تؤمن باللّٰہ وحده وبمحمد ﷺ وما جاء به نبی و [illegible]

البیت والجهاد فی سبیل اللّٰہ عزوجل۔ (مسند عبد بن حمید رقم الحدیث ۷۶)۔ عن علی رضی اللّٰہ عنه قال سمعت رسول اللّٰہ [illegible] ..ل بنی الاسلام علی أربعۃ ارکان علی [illegible]

بنی الاسلام علی عشرۃ ارکان. وذکر منها الصلوۃ. والزکوۃ والصیام والحج... والجهاد.. (المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۱۱۵۹۸)۔ والمراد من الضروریۃ ما یعرف کونها من دین النبی ﷺ بلا دلیل بأن تواتر عنه واستفاض حتی وصل دائرۃ العوام وعلمه الکواف منهم لا ان کلا منهم یعلمه وان لم یرفع لتعلیم الدین أ [illegible] فان جهله لعدم رغبته فی تعلیم الدین وعلمته العامۃ فهو [illegible] ی کالواحدیۃ، ا [illegible] بخاتم الأنبیاء، وانقطاعها بعده، والبعث والجزاء، وعذاب القبر۔ (فیض الباری، ۱/ ۶۹)

۔ اولئك كتب فی قلوبهم الایمان۔ (المجادلۃ ۲۲)، قال النبی ﷺ یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك (جامع ترمذی: ۲/ ۶۶۸)، (یحب) أی یعرض فرض عینا بعد ما یحصل علما یقینا (أن یقول) أی المکلف بلسانه المصانق لما فی جنانه (أشهد أن لا [illegible] (إلا اللّٰہ ﷺ

۵ اعمال صالحہ فرض، واجب وغیرہ ایمان سے اجزاء سے تشکیل نہیں پاتے اس لیے اجزاء نہیں کہ ان اعمال کے نہ کرنے کی وجہ سے آدمی کافر ہو جائے۔

۶ اعمال صالحہ فرض، واجب وغیرہ ایمان سے جزء سے تشکیل ہیں کہ ان اعمال سے ایمان کی زینت اور رونق حاصل ہوتی ہے ایمان کامل اور مکمل ہوتا ہے۔ (۱)

۷ ایمان اعمال صالحہ کی تحقیق کی وجہ سے ان سے ایمانی مراتب مختلف ہو جاتے ہیں۔ مراتب ایمانی کا یہ اختلاف اور کمی بیشی ایمان سے متعلق ہونے سے ہے نہ کہ ایمان میں سے ہونے سے اور ان کی وجہ سے ایمان میں تصدیق کا درجہ تصدیق سے کم نہیں ہوتا ہے۔ (۲)

۸ ایمان کی دو قسمیں تفصیل سے ہیں اور ایک قسم اجمال سے ہے جو صفات ثبوتیہ کی تفصیل سے ہیں ان کی تفصیل میں ہے اور ان سے متعلق تمام ثبوتیہ، سلبیہ، ذاتیہ، فعلیہ کی تفصیل سے ہے جو شخص ان صفات کی تفصیل سے ایک صفت کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور جو شخص صفات کی تفصیل سے کسی صفت کا انکار نہیں کرتا ہے وہ مؤمن ہے اور جو شخص صفات کی تفصیل سے ایک صفت کا بھی انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور جو شخص صفات کی تفصیل پر ایمان نہ لائے وہ ایمان اجمالی سے خارج ہو جاتا ہے۔ (۳)

اللہ والصلاۃ والصلوۃ الجنازۃ علیہ ودفنہ فی مقابر المسلمین ... فمن صدق بقلبہ ولم یعرف بلسانہ فھو مؤمن عند اللہ سبحانہ وان لم یکن مؤمنا فی احکام الدنیا (شرح الفقہ الاکبر / ۲۵۰) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں فتح الملہم: ۱/ ۴۳۴

... الفرائض والسنن والآداب والاخلاق ... وھذہ الایمان ... باخلاق التی یحث المذکور فی کثیر الاحادیث۔ (مرام ... الصفحہ ۳ ۴۳۲)

... ان یکون یرفع عنہ الایمان ... یرفع عنہ الایمان او امر لھا بشرط

٩ الإيمان ... تحقيق ... الإيمان تحقيق ... الإيمان ... تحقيق ... الإيمان ... تحقيق ... الإيمان ...

ہونے کی بناء پر کفر ہے۔(۲)

۱۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (آل عمران/ ۸۵)، وأخرجنا من کان فیها من المؤمنین۔ فما وجدنا فیها غیر بیت من المسلمین۔(الذاریات/ ۳۵۔۳۶)، فلا تمنوا علیّ إسلامکم بل اللّٰه یمن علیکم أن هدیکم للإیمان۔(الحجرات/ ۱۷)، قال النسفی

الإیمان لا ینفصل عن الإسلام والإسلام عن الإیمان فمن کان مؤمنا کان مسلما، ومسلما کان مؤمنا، وإن کان الإیمان غیر الإسلام لغة کالمظروف لا ینفصل عن الظرف وإن کان غیره فی اللغة کالإیمان هو التصدیق باللّٰه تعالیٰ ولرسله کان مسلما من کان مصدقا باللّٰه ورسله کان مصدقا غیر مصدق باللّٰه تعالیٰ ولرسله فإنه لا یکون مسلما، والعکس فی حق الاسم والحکم، والدلائل الاجماع علی ذلک۔

حدیث النبی علیه السلام وسلمه وأقر به وعمل به مع ذلک شدا

۱۳ ... ایمان و کفر کا مدار خاتمہ پر ہے۔ ایک شخص زندگی بھر مسلمان رہا اور مرتے وقت کلمۂ کفر ... بات کا کفر سمجھا جائے گا۔ اس کے برخلاف ایک شخص زندگی بھر کافر رہا اور موت سے پہلے ... مسلمان ہو گیا تو یہ مسلمان سمجھا جائے گا۔ (۱)

۱۴ ... اعمال کی بارگاہ میں قبولیت اخلاص کی شرط پر ہے۔ ایمان، اخلاص اور عمل کا سنت کے ... بغیر کفر و شرک سے عمل قبول نہیں ہوتے۔ ریا کار کے اعمال سنت کے خلاف ... اعمال قبول نہیں ہوتے۔ (۲)

۱۵ ... مومن سے کوئی عمل کامل ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ عمل کا ... عمل ... ایک عمل تو ... ہے ... ایک عمل ... ہے ... عمل کے بعد ... (۳)

۱۔ ولا تموتن الا وأنتم مسلمون۔ (البقرۃ: ۱۳۲)، عن سهل بن سعد قال قال رسول الله ... لعمل بعمل أهل النار وأنه من أهل الجنة ويعمل عمل أهل الجنة وأنه من أهل النار وإنما ... (أعمل بخواتيمه (صحيح بخاری: ۲ ۹۷۸)

... لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والأذى كالذي ينفق ماله رئاء ... ۲)، وويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون ... يدعون۔ (الماعون ۴ تا ۷)، فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا ... بعبادة ...

... لكل قول أي بل يعتقد المسئلة مسئلة مفصلا ... النصب) أي بجميع مراتبها (حسنة عن ... سيئة) أي بصغيره (والمعافى المتطلة) أي الساطة في الاشتهاء كالكبر والعجب و (سيئة الكبر ۷۷۔ ۷۸)

۳۔ ... يستوي عند بعض۔ (الانبياء/ ۲۳)، فعال لما يريد۔ (البروج ۱۶)، ويجوز العفاب ... على الصغيرة والعفو عن الكبيرة۔ (شرح عقائد/ ۸۷)، (ولا نقول إن حسناتنا مقبولة ... وسيئاتنا معفوة) كقول أهل الجنة لكن نقول المسئلة مسئلة مفصلة نقول (من عمل ... حسنة يثاب لنصب) (حتابه عن العجب المفسدة) والمعافى المتطلة ومن يشبهه حتى ... خرج من الدنيا، فإن الله تعالى لا يضيعها بل يعطيها له ويثيبه عليها۔ وما كان من

کفر

۱۶۔ ایمان و اسلام کی ضد کفر ہے۔ کفر کا لغوی معنی ہے چھپانا، ناشکری کرنا۔ اس کا اصطلاحی معنی ہے: "ضروریات دین میں سے کسی بھی ضروری کا انکار کرنا۔" (۱)

۱۷۔ کفر کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں، جو کہ کفر کی بڑی اقسام ہیں۔

ا۔ کفر انکار: ضروریات دین کی اس طرح تصدیق نہ کرنا نہ زبان سے اقرار کرنا جیسے تمام کفار دنیا کے لوگ نہ تو دل سے تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ (۲)

ب۔ کفر جحود: دل سے ضروریات دین کو حق اور سچ سمجھتا ہے لیکن دل سے قبول نہیں کرتا اور نہ ہی زبان سے اقرار کرتا ہے، جیسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے معجزات دیکھنے کے باوجود فرعون کا کفر اور شیطان کا کفر۔ (۳)

ج۔ کفر عناد: دل سے ضروریات دین کو حق سمجھنا، زبان سے اقرار بھی کرنا لیکن عناد اور تکبر کی وجہ سے دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوتا، یہ شخص بھی کافر ہے جیسے کوئی شخص تمام ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی یقین رکھتا ہو کہ یہودیوں کا دین صحیح مذہب ہے سمجھے تو یہ شخص کافر ہے۔ (۴)

د۔ کفر نفاق: دل سے ضروریات دین کا انکار کرتا ہے لیکن کسی مصلحت یا دنیوی منفعت کی خاطر زبان سے اقرار کرتا ہے، ایسے شخص کو منافق کہا جاتا ہے۔ منافق کا

۱۔ والکفر کفر النعمۃ، وھو نقیض الشکر مشتق من السقر۔ (لسان العرب: ۱۹۹/۵)
الکفر عدمہ الایمان عما من شانہ۔ (شرح المقاصد ۴۵۷/۳)

۲۔ والذین کفروا عما انذروا معرضون۔ (الاحقاف/۳)۔ أما الکفر الانکار فھو ان یکفر بقلبہ، ولسانہ، ولا یعتقد بالحق ولا یعترفہ۔ (فیض الباری ۷۱/۱)

۳۔ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر، وکان من الکافرین۔ (البقرۃ/۳۴)۔ واما کفر الجحود فھو ان یعترف الحق بقلبہ، ولا یقر بلسانہ ککفر ابلیس۔ (فیض الباری ۷۱/۱)

۴۔ [illegible] بقلبہ، ویقر بلسانہ ولا یقبل ولا یتدین بہ، ککفر ابی طالب۔ (فیض الباری: ۷۱/۱)

سے بھی بدتر ہوتا ہے۔(۱)

۵۔ کفر زندقہ یا کفر الحاد: یہ ایسا کفر ہے جس کا مرتکب ظاہر تو ضروریات دین و [illegible] ہے اور ظاہر میں معلوم ہوتا ہے لیکن کسی امر شرعی کی ایسی تشریح [illegible] ہے جو [illegible] یا قطعیات کے خلاف ہے جیسے [illegible] یا قطعیات کے خلاف ہوتی ہے [illegible] ایسے [illegible] زندیق کافر کہلاتے ہیں۔ (۲)

۱۹ [illegible] ایسی تاویل اس کو کفر سے نہیں بچا سکے گی۔(۳)

۵ [illegible]

۱۔ اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله۔(المنافقون، ۱)۔ واما كفر النفاق فمحله بقلبه ولسانه، وكفر جحده۔(فيض الباري ۱/۷۱)

۲۔ أنه مسؤول بعض الكتاب ويكفرون ببعض۔ (البقرة ۸۵)۔ ان اعترف به ظاهرا أو باطنا لكنه يفسر بعض ما ثبت بالدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون وأجمعت عليه الأمة فهو (الزنديق) كما لو اعترف بأن القرآن حق، وما فيه من ذكر الجنة والنار حق بمعنى الحالة الآنية - الذي يحصل بسبب الملكات المحمودة، ويعترف بأن [illegible] يحصل بسبب الملكات المذمومة، فليس في الخارج جنة ولا نار۔

احتمال ایمان کا منافی نہیں ہو چکے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے ایسا کلمہ کفر
زبان سے نکالا تھا، لیکن اس نے اس احتمال کفر کے مطلب سے انکار یا اس کی وضاحت
سے پہلے موت ہو گئی تو اس کا انجام کیا ہوگا اور اس کو وضاحت کرنے کا موقع ملا ہو
اس سے اس وضاحت کی بنا پر شریعت اس کا انکار کرتا ہے یا نہیں یقین کا ہے
اس کے متعلق یقین کا ہے
ہوں تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے۔(۱)

۲۰ جو شخص نیز شرعی قوانین و احکام کے فضل تحقیقات [illegible] سے خارج
ہے۔ اسی طرح جو شخص اسلامی قوانین کے برخلاف قانون کا قائل ہے [illegible]

وعلامانه ولم يصدر عنه شئ من موجباته۔(شرح فقه اكبر / ۱۵۴)

امرأته۔(شرح فقه اكبر / ۱۹۲)

اسلام سے خارج ہے۔(۱)

۲۱ اسلامی احکام کا بسبب اسلامی احکام مذاق اڑانا یا استہزاء کرنا کفر ہے۔ اگر ایسا کرنے سے کسی شخص کا استہزاء مقصود ہو، اسلامی احکام کا استہزاء مقصود نہ ہو تو کفر نہیں۔(۲)

شرک

۲۲ غیر کی ایک قسم شرک بھی ہے، شرک کہتے ہیں

''اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات، اس کی صفات یا اس کی عبادات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔''(۱)

۲۳. **شرک فی الذات:** شرک فی الذات کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور کسی کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا، جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں، آتش پرست دو خدا مانتے ہیں، ہندو بہت سے خدا مانتے ہیں یہ سب شرک فی الذات ہے۔(۲)

۲۴. **شرک فی الصفات:** شرک فی الصفات کا معنی ہے غیر اللہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی الوہیت اور خدائی میں تو شریک نہ ٹھہرایا جائے، جتنے اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ ہیں کسی کے لئے ثابت نہیں، ان میں دوسروں کو شریک کیا جائے۔ اس شرک کی چند معنوی اقسام ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

۲۵. **شرک فی العبادات:** [illegible]

المشرك لاتباعه الشريك في الألوهية۔(شرح المقاصد: ۳ / ۴۶۰)

۲۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقال المسيح يا [illegible] وربكم انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه ال[illegible] كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلثة وما من اله الا اله واحد۔ (المائدہ/ ۷۲۔۷۳)

[illegible]

فی العبادات ہے۔(۱)

۲۶ **شرک فی الحکم:** [illegible]

[illegible]

شرک فی الحکم ہے۔(۲)

۲۷ **شرک فی العلم** علم غیب اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت ہے، علم غیب اس علم کو

[illegible]

[illegible]

محدثا، و لعن اللہ من غیر منار الأرض (صحیح مسلم: ۲/۱۶۰)

[illegible]

(۲) أفحكم الجاهلية يبغون، ومن أحسن من الله حكما لقوم يوقنون ۔(المائدة / ۵۰)

خبر ہے، یہ شرک فی العلم ہے۔(۱)

۲۸. **شرک فی القدرت:** [illegible] قدرت [illegible] قدرت مطلق ہے [illegible] قدرت سے [illegible] اللہ تعالیٰ کی یہ صفت [illegible] سے ثابت [illegible] شرک فی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] (۱)

۳۰: شرک فی الصفات. [illegible]

[illegible] بخشش ہوگی، یہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔(۳)

[illegible] العجيبة الصادرة منه انما صدرت بكونه متصفا بصفة من صفات الكمال مما لم يعهد في جنس الانسان بل يختص بها رب جل مجده لا يوجد في غيره لا ان يجعل هو جبهة الالهية على عبد أو يعبى غيره في ذاته وينفي ذاته أو نحو ذلك مما يظنه هذا المعتقد من

۱۔ ان تدعوهم لا يسمعوا دعاءكم ولو سمعوا ما استجابوا لكم۔(فاطر / ۱۴)، واذا سألك عبادي عني فاني قريب أجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون۔(البقرة / ۱۸۶)، الله لا إله إلا هو ليجمعنكم إلى يوم القيامة لا ريب فيه ومن أصدق من الله حديثا۔(النساء / ۸۷)، ومن أضل ممن يدعو من دون الله من لا يستجيب له إلى يوم القيامة وهم عن دعائهم غافلون۔(الأحقاف / ۵)، ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك فإن فعلت فإنك إذا من الظالمين۔(يونس / ۱۰۶)، وإذا سألك عبادي عني فإني قريب أجيب دعوة الداع إذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون۔(البقرة / ۱۸۶

۳۲ [illegible] ہے [illegible] کافر و مشرک کی دعا قبول ہو سکتی ہے لیکن کفر و شرک سے [illegible] میں کسی کافر و مشرک کی دعا قبول نہیں ہوتی۔(۱)

یشرکون۔(العنکبوت / ٦٥)، فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء وتنسون ما تشرکون۔(الأنعام / ٤١)، ولو تری اذ وقفوا علی النار فقالوا یلیتنا نرد ولا نکذب بآیات ربنا ونکون من المؤمنین۔ بل بدا لھم ما کانوا یخفون من قبل ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ وانھم لکذبون۔(الأنعام / ٢٧ ـ ٢٨)

وجودِ باری تعالیٰ

۲ [illegible] محال یعنی ناممکن ہے۔

۳: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز واجب الوجود نہیں۔ (۱)

[illegible]

[illegible] واجب لذاته واجب الوجود من جميع جهاته كأسمائه وصفاته وقد ثبت أنه واجب الوجود [illegible] الذي يكون وجوده من ذاته غير ناشئ لوجوده [illegible] ولا يحتاج الى شيء اصلا أي في وجوده۔(شرح المواقف / ۹۶ - ۹۷)

وجود ذات وے باشد و آں خدائے تعالیٰ است وصفات وے حل شانہٗ۔(شرح المواقف / ۱۰۷)

ن قدرت سے ہے [illegible] (۱)

[illegible] ۲ [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

[illegible]

۱ [illegible] شکل وصورت سے پاک ہے۔(۲)

[illegible]

[illegible]

۱۔ فاستعذ بالله إنه هو السميع البصير۔(غافر / ۵۶)، ليس كمثله شيء۔(الشورى / ۱۱) عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال: كنا مع النبي ﷺ في سفر فكنا إذا أشرفنا على واد [illegible] فقال النبي ﷺ: يا أيها الناس اربعوا على أنفسكم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا إنه معكم إنه سميع قريب۔(صحيح بخاري: ۱/ ۴۲۰)، فإنه تعالى سميع بالأصوات والحروف والكلمات بسمعه القديم الذي هو ثابت له في الأزل۔(شرح فقه أكبر: ۱۸)، فإن في أنه حي سميع بصير شهدت به الكتب الإلهية وأجمع عليه الأنبياء، [illegible] ليس كمثله شيء۔(الشورى: ۱۱)، عن أبي [illegible] يا محمد ما إحسان؟ قال: أن تعبد الله كأنك [illegible] سمعه القديم الذي هو صفة في الأزل فلا يحدث له سمع بحدوث المسموع ولا بصر بحدوث المبصر، فهو السميع بسمع بصير بسمع ويرى، لا يعزب على سمعه سمع ولا عن بصره بصر ولا يحتجب عن رؤيته مرئي وإن دق في النظر، بل يرى بنور ليس كمثله شيء وهو على الجملة على الصفة التي لم يزل عليها في الأزل۔(شرح فقه أكبر: ۱۸)

[illegible] ثم فكرتم (يس: ۸۲)، هل من خلق غير الله يرزقكم من [illegible]

[illegible] يدل على أنه خالق لأعمالهم وكسوبهم۔(شرح عقائد: ۶۴)

[illegible] (۱)

[illegible] طرح نہیں ہے۔(۲)

[illegible] کرتا ہے۔(۳)

۱۔ الرحمن علی العرش استوی۔(طٰہٰ: ۵)، وھو مستغن عن العرش وما دونہ۔ محیط بکل شیء [illegible]

لأعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ الوصیۃ [illegible] أن اللہ علی العرش استوی من غیر أن یکون [illegible]

رحمہ اللہ حین سئل عن ذلک الاستواء فقال الاستواء [illegible] بکیف مجھول، والسؤال عنہ بدعۃ، والإیمان بہ واجب۔(شرح فقہ اکبر: ۳۸)

۲۔ یستخفون من الناس، ولا یستخفون من اللہ، وھو معھم (النساء/ ۱۰۸)، وھو معکم أین ما [illegible] واللہ بما تعملون بصیر۔(الحدید/ ۴)، قال النبی ﷺ: یا أیھا الناس أربعوا علی أنفسکم فإنکم لا تدعون أصم ولا غائبا إنہ معکم إنہ سمیع قریب۔(صحیح بخاری: ۴۲۰۵)

۳۔ وما من دابۃ فی الأرض إلا علی اللہ رزقھا۔(ھود: ۶) [illegible] فی ما سبقہ اللہ إلی مخلوق [illegible] فی أحد۔(س [illegible] تعالیٰ إلی المخلوق [illegible] اللہ وذلک قد یکون حلالا وقد یکون حراما، وھذا أولی من تفسیرہ بما یتعدی بہ لأنہ إن أراد بہ المعنی الصحیح فصفۃ الی اللہ تعالیٰ مع أنہ معتبر فی مفھوم الرزق۔(شرح العقائد: ۹۵)

۴۔ (ولیس لمطیع قربۃ منہ بلا کیف) أی من غیر التفسیر (ولا لعاصی بعد منہ بلا کیف) أی

چیز کا نفع اور نقصان اسی کے قبضہ میں ہے۔(۳)

وقال القاضي (أبو بكر الباقلاني رحمه الله) الكفر هو الجحد بالـ ...

۲۔ اللّٰه لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم۔(البقرة / ۲۵۵)، لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد۔(الإخلاص ۳ ـ ٤)، ألكم الذكر وله الأنثى تلك إذا قسمة ضيزى۔(النجم، ۲۱، ۲۲)، سبحان ربك رب العزة عما يصفون۔ الخ (الصف، ۱۸۰)

۳۔ قل الله خالق كل شيء وهو الواحد القهار۔(الرعد ۱۶)، يسقيكم مما في بطونه من بين فرث ودم لبنا خالصا (النحل ٦٦)، وإن يمسسك الله بضر فلا كاشف له إلا هو

٤۔ ألا إنه بكل شيء محيط(فصلت/٥٤)، وأنه هو أضحك وأبكى۔ وأنه هو أمات

رسول الله ﷺ قال ينزل ربنا ... تعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يمضي ثلث الليل

ينزل من السماء فقال ينزل بلا كيف (شرح فقه أكبر ۳۸)

۱۹ [illegible] ہونے والی ہے۔(۱)

۲۰ [illegible]

۲۱ [illegible]

۱۔ لا إله إلا هو كل شيء هالك إلا وجهه له الحكم وإليه ترجعون۔(قصص ۸۸)، كل من عليها فان، ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام۔(الرحمن / ۲۶ ـ ۲۷)، قال النبي اللهم أنت الأول فليس قبلك شيء [illegible] الآخر فليس بعدك شيء۔ [illegible]

متقاربان في المعنى والجمع بينهما في الذكر للتأكيد أن الله سبحانه وتعالى موصوف بصفات الكمال، صفات الذات وصفات الفعل۔(عقيدة طحاوية مع شرح ۱۱۳ ـ ۱۱۴)، (اسم يحدث له اسم و لا صفة) يعني أن صفات الله وأسماؤه كلها أزلية لا يحدث بها أسماء لا نهاية لها، لم يستحدث له تعالى صفة من صفاته ولا اسم من أسمائه، لأنه سبحانه واجب الوجود لذاته الكامل في ذاته وصفاته۔(شرح فقه اكبر / ۲۳)

۲۔ ليس كمثله شيء وهو السميع البصير۔(الشوریٰ ۱۱)، سبحانه وتعالى عما يصفون۔(الأنعام / ۱۰۰)، قال الشيخ في عقيدته الصغرى يعني الحق تعالى لا تحله الحوادث أو يحلها، وقال في عقيدته الوسطى اعلم أن الله تعالى واحد بجميع وجوه الواحد يتعالى أن يحل فيه شيء أو يحل في شيء أو يتحد بشيء۔(الميه قيب وانجد اهر ۱/ ۶۳)

۳۔ قل هو الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد۔(الإخلاص ۱ ـ ۴)، ولم تكن له صاحبة وخلق كل شيء۔(الأنعام / ۱۰۱)

توحید باری تعالیٰ

۱ اللہ تعالیٰ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔(۱)

۲ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اس کا کوئی نہ کوئی نام ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ازلی ہے ابدی ہے۔(۲)

۳ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی چیز سے نہیں بنی۔

۴ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی۔(۳)

۵ اللہ تعالیٰ کی ذات کسی چیز سے پیدا نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی جو چیز اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے وہ حلال و حرام قرار دے۔(۴)

۶ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ فعلیہ ہیں۔ صفات ذاتیہ وہ صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کبھی جدا نہیں ہوئیں اور صفات فعلیہ وہ صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کبھی جدا ہوئیں اور کبھی جدا نہیں ہوئیں۔ مثلاً قدرت علم ہونا، کلام، خلق، ترزیق، یہ صفات اللہ تعالیٰ سے کبھی جدا نہیں ہوئیں اور صفات فعلیہ وہ صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ سے کبھی جدا ہوئیں اور کبھی جدا نہیں ہوئیں۔

۱۔ لو كان فيهما آلهة إلا الله لفسدتا۔(الأنبياء / ۲۲)، قل هو الله أحد۔(الإخلاص / ۱)

۲۔ كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام۔(الرحمن / ۲۶۔ ۲۷)، وهو شيخ قديم بلا ابتداء، دائم بلا انتهاء هو معنى اسمه الأول والآخر وبعلمه ثبت للقديم لم يصغر مستمر في الفكر۔(عقيدة صحاوية مع الشرح / ۱۱۱)، لم كان لم يحب ما يصنع لم يحتج بعد أشاءه كيف به أرجا أبدي۔(شرح المقاصد ۱۶/۳)

فاعبدني۔(طه ۱۴)، إياك نعبد وإياك نستعين۔(الفاتحة / ۴)

۴۔ إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما أهل به لغير الله۔(البقرة ۱۷۳)، حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير۔(المائدة ۳)، قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده والطيبات من الرزق۔(الأعراف / ۳۲)، قل لا أجد في ما أوحي إلي محرما على طاعم يطعمه إلا أن يكون ميتة أو دما مسفوحا أو لحم خنزير فإنه رجس أو فسقا أهل لغير الله به فمن اضطر غير باغ ولا عاد فإن ربك غفور رحيم۔(الأنعام / ۱۴۵)

حرام حلال ہے حلال حرام ہے۔

(صحیح بخاری ۱ / ۴۳۸)

[illegible] (۱)

[illegible]

[illegible] (۲)

۱ [illegible] (۳)

۲ [illegible]

۱۔ اللّٰه لا اله الا هو الحي القيوم ۔(البقرة/ ۲۵۵)، وهو الذي احياكم ثم يميتكم ثم يحييكم۔

والفعلية أما الذاتية فالحياة والقدرة والعلم ۔(فقه اكبر مع الشرح / ۱۵۔ ۱۶)

ولا في السماء(ال عمران / ۵)، واللّٰه يعلم ما في السموت وما في الأرض ، واللّٰه بكل شيء عليم۔(الحجرات / ۱۶)، ويعلم ما تسرون وما تعلنون ، واللّٰه عليم بذات الصدور۔(التغابن/ ٤)، قالت من أنبأك هذا قال نبأني العليم الخبير۔(التحريم ، ۳)، (والعلم)

الجهر والسر وما يكون أخفى منه من المغيبات۔(شرح فقه اكبر/ ۱۶)

۳۔ ان اللّٰه سبحانه وتعالىٰ لم يزل متصفا بصفات الكمال ولا يجوز أن يعتقد أن له وصف بصفة بعد ان لم يكن متصفا بها، لأن صفاته سبحانه صفات كمال، وفقدها صفة نقص، ولا يجوز أن يكون قد حصل له الكمال بعد أن كان متصفا بضده۔(عقيد ، صحاوي مع الشرح/ ۱۲٤)

ہوئیں، ابذا صفات باری تعالیٰ ذات باری تعالیٰ کا عین نہ ہوں اور صفات باری تعالیٰ بھی
ذات باری تعالیٰ ہیں، ذات صفات میں سے ہیں ذات کے بغیر صفات موجود نہیں ہو سکتیں
صفات ذات کے بغیر اس لئے نہیں ہو سکتیں، صفات ذات سے تابع ہوتی ہیں اور تابع متبوع
کے بغیر موجود نہیں ہو سکتا، ذات باری تعالیٰ صفات کے بغیر اس لئے نہیں ہو سکتی، اس صورت
میں ذات باری تعالیٰ کا صفات میں سے بعض صفات سے بغیر ہونا کیسے ہو گا، یہ کیسے ہو سکتا ہے، لہٰذا صفات باری
تعالیٰ ذات باری تعالیٰ کا عین نہ ہوں، مختصر یہ کہ عقیدہ یوں بھی ہو سکتا ہے یا یوں کہا جائے کہ صفات
باری تعالیٰ نہ عین ذات ہیں نہ غیر ذات۔(۱)

• اللہ تعالیٰ صفت علم سے موصوف ہے تو علم اللہ تعالیٰ کی اپنی ذات میں بھی ایسا ہی
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں بھی ایسا ہی ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں قدیم ہے ویسے ہی اس کی
صفات بھی۔(۲)

۱) اللہ تعالیٰ کا علم غیر سے متعلق ہے۔(۳)

۲) اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں۔(۴)

بکثر الفقہاء تعریع علی عدم المغایرۃ۔(عراس / ۱۲۸)

لا هی دانه ولا هی صفاته ولا نظیر له ولا شبیه له۔(شرح فقه اکبر / ۱٤)

ویختار ما کان لهم الخیرة سبحانه وتعالی عما یشرکون۔(القصص / ٦٨)

محبوقة۔(شرح فقه اکبر / ۲۵)

۳ اللہ تعالیٰ صفت کلام سے بھی موصوف ہیں، کلام سے [illegible] ہیں
[illegible] اللہ تعالیٰ متکلم ہیں، کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک [illegible]
[illegible] یا قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ متکلم تھے۔ قرآن [illegible] کلام اللہ تعالیٰ کا
[illegible] ہوتا ہے [illegible] جب اس کا [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible] کلام سے [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible]

زبان ہے، وہ زبان سے پاک ذات ہے۔(۱)

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] صفات ثابت ہیں [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہے

(۵) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے نہ اس کی مخلوق اس کے مشابہ ہے۔ اس کی ذات، صفات اور افعال میں کوئی مخلوق اس کی مثل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے (اچھے ناموں) کے ساتھ اپنا نام رکھا ہے اور اپنی ذات کو ان ناموں کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو کسی مخلوق کی صفات کے ساتھ تشبیہ دینا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی مخلوق کی ذات کو تشبیہ دینا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ، چہرہ اور آنکھ کی صفات کو کسی مخلوق کے ہاتھ، چہرہ اور آنکھ کی صفات کے ساتھ تشبیہ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

(۶) اللہ تعالیٰ کے لئے کسی ایسی صفت کا اثبات کرنا جائز نہیں ہے جو اس کی مخلوق کی صفات میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے کسی ایسی صفت کا اثبات کرنا جائز نہیں ہے جو اس کی مخلوق کی صفات میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی ایسی صفت کا اثبات کرنا جائز نہیں ہے جو اس کی مخلوق کی صفات میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صفات کی نفی کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

(۷) اللہ تعالیٰ کی صفتیں ازلی اور ابدی ہیں۔ (۳)

(۸) اللہ تعالیٰ کی تمام صفتیں کامل اور تمام صفتوں سے متصف ہیں۔

ولا يرضى لعباده الكفر۔(الزمر / ۷)

خلق الخلق سليما من الكفر والايمان، ثم خاطبهم وأمرهم ونهاهم فكفر من كفر بفعله وانكاره وجحوده الحق بعد بيان الله تعالى اياه، وامن من امن بفعله واقراره وتصديقه بتوفيق الله تعالى اياه ونصرته له ... والايمان والكفر فعل العباد ... وجميع افعال العباد من الحركة والسكون كسبهم على الحقيقة والله تعالى خالقها۔(فقه اكبر مع شرح / ۴۹۔۵۰) فعل العبد واقع بقدرة الله تعالى ... وانما للعبد الكسب۔(شرح المقاصد ۲ / ۱۶۳)

كيف) أى بلا تعقل أنهما من صفات أفعاله أو من نعوت ذاته۔ والمعنى وصف غضب

على ما ذهب اليه جمهور السلف۔(شرح فقه اكبر / ۳۷)

بھر ظلم یا ناانصافی نہیں۔(۱)

۱۹ [illegible]

۲۰ [illegible]

۲۱ [illegible]

محتاج نہیں۔(۴)

۱۔ وھو الحکیم الخبیر۔(سبا / ۱)، وما اللّٰہ یرید ظلما للعباد۔(غافر / ۳۱)، وما ربک بظلام للعبید۔(حٰمٓ سجدہ / ٤٦)

[illegible]

ک: الاستواء والید والوجہ والعین ونحو ذلک والحق انھا محالات و تمثیلات۔ (شرح المقاصد: ۳ / ۱۲۸)، وفی کلام المحققین من علماء البیان ان قولک الاستواء محال عن الاستیلاء والید والیمین عن القدرۃ والعین عن البصر ونحو ذلک انما ھو لمعنی وھم نشہ

وقد بینا ذلک فی شرح التلخیص۔ (شرح المقاصد: ۳/ ۱۲۹)

[illegible]

لا شبیہ لہ ولا شریک لہ (ولا مثل لہ) أی لا شبیہ لہ ولا کفو ولا نوع لہ حیث لا جنس لہ۔(شرح فقہ اکبر / ۳٦)

و الأرض۔(الشوری / ۱۲) اللّٰہ الصمد۔(الاخلاص / ۲)

۲۲ [illegible]

۲۳ [illegible]

۱ بدائی العلم [illegible]

۲ بدائی الارادہ [illegible]

۳ بدائی امر [illegible]

۴ [illegible]

[illegible]

ما أراد۔ بداد در أمر وهو أن يامر بشيء ثم يامر بشيء بعده بخلاف ذلك۔

(تحفہ اثنا عشریہ مترجم/ ۲۸۲۔ ۲۸۳)

رسالت

نبی اور رسول خدا کی ان برگزیدہ ہستیوں کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرماتے ہیں۔ ہم نبی اور رسول پر ایمان لانا ضروری ہے۔(۱)

۲ نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے اس انسان کو کہا جاتا ہے جس پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ احکام و ہدایت خلق کے لئے مامور ہو، صاحب کتاب ہو یا نہ ہو۔

رسول نبی کے مقام میں ہوتا ہے اور کتاب ہوتا ہے۔ یعنی نبی کو وحی خصوصی اقتباس حاصل ہوتا ہے اور رسول بالذات مقتدائی اور صاحب کتاب ہوتا ہے اور رسول ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے مبعوث ہونے کا مقصد ہی ہوتا اور نہ مقاصد خدا سے مبعوث ہوتا ہے اور کتاب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں۔(۲)

۳ نبی یا وہ مبعوث ہوئے اور رسول کہ جن کی رسالت سے مطابق انبیاء و رسل علیہم السلام

وطاعتهم في كل ما أمروا به ونهوا عنه۔ (شرح عقيده سفاريني: ۲/۲۶۳)

والرسالة والاحكام۔ (حبالی حاشیه شرح عقائد/ ۱۴۰)

تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے اور رسل کی تعداد تین سو تیرہ یا زیادہ بیان کی گئی ہے۔(۱)

۴ نبی دنیا میں کسی سے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھتا، اسے براہ راست اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے علوم عطا کیے جاتے ہیں، اسی بنا پر وہ اپنے زمانے میں اور اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم والا ہوتا ہے۔(۲)

۵ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کا دین بنیادی اصول عقائد ایک ہیں اور شریعتیں بعض فروعی احکام میں جدا جدا ہیں۔(۳)

۶ نبی اپنے مقصد نبوت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد ذمہ داری نبھانے میں کامیاب اور سرخرو ہوتا ہے، کسی نبی یا رسول ایک شخص بھی ایمان نہیں لایا پھر بھی وہ نبی کامیاب

۔ قلت يا رسول الله من كان أولهم؟ قال ادم عليه السّلام۔

(شرح عقیدہ سفارینیہ: ۲/۲۶۳)

وعلمك مالم تكن تعلم۔(النساء/ ۱۱۳)

هو من مكارم الأخلاق واجتناب الرذائل۔ (روح المعاني: ۲۲/۲۴)

والا لارتفع الوثوق بالاداء واتفقوا على ان دالك لايجوز وقوعه منهم عمداوسهوا

سهوا عليه فيتهوا عنه وقد تبعه فيه كثير من المتاخرين۔(شرح المواقف ۲۹۰/۸)

أوجب سبحانه الايمان بكل ما أوتوا به۔ (شرح عقيده سفارينيه: ۲۶۴/۲)

شخص کا معتبر ہے جو انبیاء کرام پر ایمان رکھتا ہے۔(۱)

جہاں اللہ کا نبی نہ آیا ہو۔(۲)

۱۔ ... رسل فقد قص منهم اقوال احسنها ما تقدم
عن ابن عباس وقتادة ... ج وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد صلوات الله وسلامه عليهم فان وهم المذكورون في قوله تعالى: واذ اخذنا من ... ميثاقهم ومنك ومن نوح وابراهيم وموسى وعيسى بن مريم (الأحزاب / ۷)(عقيد ضحاويه مع ...

۱۔ والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالآخرة هم يوقنون ... أولئك على هدى ...

۲۔ ولقد بعثنا في كل امة رسولا أن اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدى الله ومنهم من حقت عليه الضلالة فسيروا في الأرض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين۔ (النحل ۳۶)، وان من امة الا خلا فيها نذير۔(فاطر ۲۴)

من ... من شيء۔(ال عمران / ۱۷۹)۔ الحاصل ان النبوة فضل من الله وموهبة ونعمة من ... يمنحها بكسبه ولا بمائها عن استعداد ولاية بل يخص بها من يشاء (من خلقه) ومن زعم ... و حسب العصمة والرسول قبل الحي كان رسولا نبيا وكذلك بعد الوحي۔ والدليل عليه قوله سبحانه وتعالى حبر عن عيسى بن مريم صلوات الله عليه تصديقا له حين كان في المهد صبيا قال: اني عبد الله اتاني الكتاب وجعلني نبيا۔ ومعلوم ان الحي لا يكون ... الصبيان والأطفال والكتاب لا يكون الا لنبي مرسل۔ وهذا نص من غير تأويل ولا تعريض ومن أنكر ذلك فانه يصير كافراً۔ (تمهيد أبي شكور سالمي / ۷۳)

۱۵ ۔ نبی صادق اور امین ہوتا ہے، جنت کی بشارت دینے والا اور دوزخ سے ڈرانے والا ہوتا ہے، اعلیٰ درجہ کے خلق کا مالک ہوتا ہے، اپنی قوم میں ہر فضل و کمال میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے، تبلیغ پر اُجرت نہیں لیتا، ہر قسم کے تکلفات سے بری ہوتا ہے، اللہ کی نعمتیں لوگوں پر ظاہر کرتا ہے، انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ (۱)

۱۔ انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا (مریم / ۵۴)، واتباک بالحق وانا لصادقون۔ (الحجر ۶۴)، ولکن ناصح امین۔ (الأعراف / ۶۸) فقد جاءکم بشیر ونذیر۔ (المائدہ ۱۹)، ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون۔ (الأعراف / ۱۸۸)، انک لعلی خلق عظیم۔ (القلم / ۴)، ولقد جئنہم بکتاب فصلناہ علی علم ہدی ورحمۃ۔ (الأعراف / ۵۲)، وما أسئلکم علیہ من أجر ان أجری الا علی رب العلمین۔ (الشعراء، ۱۰۹)، اذ بعث فیہم رسولا من أنفسہم یتلو علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ۔ (آل عمران ۱۶۴)، وکنتم کنوا مبشرین منذرین عن اللہ تعالیٰ لأن ہذا أی الأخبار والتبلیغ معنی نبوۃ والرسالہ قل ہو وبشر لأن النبی من ینبی أی یخبر والرسول من یبلغ وہی بکتۃ جیدۃ صادقین ناصحین للخلق أی یطلبون الخیر لہم۔ (شرح / ۲۸۲۔۲۸۳)

۱۲ ... نبی معصوم ہوتا ہے۔ معصوم کا معنی ہے کہ وہ کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا قصداً یا سہواً نبی سے سرزد نہیں ہوتا۔ عصمت یہ وصف ہے جو جبر کے بغیر اپنے اختیار سے انبیاء کرام کو ہر قسم کے گناہوں سے روکے رکھتا ہے۔ (۱)

۱۳ ... انبیاء کرام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہے۔ (۲)

[illegible]

شہرستانی و القاضی عیاض و الشیخ تقی الدین السبکی وغیرھم۔

۲۔ عن الاعرج المسربی رضی اللہ عنہ قال حرج الی رسول اللہ ﷺ رافعا یدیہ وھو یقول یا ایھا الناس استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ فو اللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ قالوا فھذا کان رسول اللہ یقولہ لانہ معصوم من الذنوب و ان غیرہ فلا ینبغی ان یقول ذالک لانہ غیر معصوم من العود فی ما تاب منہ (شرح معانی الآثار: ۳۶۷/۲)

ختمِ نبوت

[illegible]

[illegible] منه لا ترفعوا صواتكم فوق صوت النبي ولا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض أن تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون (الحجرات ٢)، يحب عليكم بحسبه تعظيمه ومراعاة ادابه وحفض الصوت بحضرته وخطابه بالنبي وارسول ونحو ذلك (تفسير مظهري ٩ ٤١)، والحاصل أنه لا شك ولا شبهة في كفر شاتم النبي ﷺ وفي استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة الأربعة [illegible] على ان حد من سب النبي ﷺ القتل (الصارم المسلول ٤)، قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى وكل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا جماعة من تكررت ردته على ما مر ولكفر بسب النبي ﷺ من الأنبياء فانه يقتل حدا ولا تقبل توبته مطلقا لو سب الله تعالى فتمة لأنه حق لله تعالى [illegible] ل حق عبد لا يزول بالتوبة (رد المحتار ٤ ٢٣١)

٢۔ [illegible] ثبت ان الله تعالى فضل بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات (البقرة ٢٥٣)، وأفضل الأنبياء محمد عليه السلام [illegible] لأنه أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر (آل عمران ١١٠)، والمعتمد المعتمد أن أفضل الخلق نبينا حبيب الحق، وقد ادعى بعضهم الاجماع على ذلك، فقد قال ابن عباس رضي الله عنه ان الله فضل محمدا على أهل السماء وعلى [illegible] فخر، راد أحمد والترمذي وابن ماجه عن أبي سعيد، وبيدي لواء الحمد ولا فخر [illegible] تنشق عنه الأرض فأكسى حلة من حلل الجنة ثم أقوم عن يمين العرش، أحمد [illegible]

علیہم السلام کے بھی نبی ہیں۔(۱)

لیکن عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔(۲)

حیث قال اللہ تعالیٰ، "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض"۔ وقال اللہ تعالیٰ، "ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض" أی بمزید العلم اللدنی لا بمجرد العلم الکسبی۔ وأما بحسب الحکم التعبدی فالأمر طبی۔(شرح فقہ أکبر ۱۱۴)

۱۔ وما أرسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔(سبا ۲۸)، فقد قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ان

ھما الاجماع فھو قول لم یعرف لہ مخالف من أھل السنۃ من من أھل القبلۃ کلھم علیہم

رواہ الترمذی۔ وقولہ أنا سید الناس یوم

اللہ ﷺ ھل تدرون من اجود جودا؟ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ تعالی اجود جودا ثم انا

اجود بنی آدم وجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیمۃ امیرا وحدہ او قال

۲۔ وادقال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم۔(الصف ۶)

وقالت النصری المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم۔(التوبہ ۳۰)

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔(المائدہ / ۱۷)

[illegible] نہیں ہوئی بلکہ زندہ ہی آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ قیامت سے قریب وہ آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، چالیس یا پینتالیس برس زمین پر رہیں گے پھر ان کا انتقال ہوگا۔ [illegible] علمائے اسلام کے متفقہ بیان کے مطابق ہے۔(۱)

[illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کی شریعت [illegible] آپ شریعت منسوخ کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، دجال، کذاب، مفتری، مرتد اور زندیق ہے، اور اس کے ماننے والے بھی سب کافر و مرتد ہیں۔(۲)

[illegible] حضرات انبیاء علیہم السلام میں آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، [illegible] کے بعد کوئی شخص اس مجھ سے کوئی نبوت سے متعلق یا مجھ سے کوئی مطالبہ کرے تو وہ بھی [illegible] کے دائرہ میں سے ہے۔ یہ عقیدہ ختم نبوت میں شک سے متعلق [illegible]۔(۳)

۱۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون۔(آل عمران/ ۵۹) قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیا قال کذلك قال ربك هو علی هین ولنجعله ایة للناس ورحمة منا وکان أمرا مقضیا۔(مریم/ ۲۰۔۲۱)

[illegible] بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزا حکیما۔(النساء/ ۱۵۷۔۱۵۸)، عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ والذی نفسی بیده لینزلن فیکم ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیة ولتترکن القلاص فلا یسعی علیها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال

[illegible] صلی الله علیه وسلم ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فینزوج ویولد له ویمکث

فرشتے

فرشتوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے قرآن و حدیث اور سابقہ کتب سماویہ میں فرشتوں کا ذکر موجود ہے۔(۱)

۲ فرشتوں کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔(۲)

۳ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں نور سے پیدا کیے گئے ہیں ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ نہیں ہے وہ ہر قسم کے پاک ہیں لطیف جسم والے ہیں جو نظر نہیں آتا مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تکوینی امور ان کے سپرد کیے ہیں۔(۳)

الایمان الاتباع الرسل۔ (عقیدہ طحاویہ مع الشرح / ۳۳۲۔۳۳۳)

اللیل والنہار لا یفترون۔ (الأنبیاء / ۱۹ ۔ ۲۰)، وعن عائشۃ رضی
رسول اللہ ﷺ خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجن من مارج من نار

شاقۃ، ھم عباد مکرمون یواظبون علی الطاعۃ العبادۃ، ولا یعصون ولا یکفرون
و لا یونثۃ۔(شرح المقاصد ۳/ ۳۱۹)

۲

۵

۶ سب سے زیادہ مقرب چار فرشتے ہیں:

سے اس کی مخلوق کو روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔(۴)

۱۔ بل عباد مکرمون، لا یسبقونہ بالقول وھم بأمرہ یعملون۔(الأنبیاء/ ۲۶۔۲۷)، کم من الأصنام انہم بنات اللّٰہ تعالی فمحال باطل وافراط أی تجاوز عن الحق فی جانب الکمال

۲۔ والقرآن مملوء بذکر الملئکۃ واصنافہم ومراتبہم وتارہ یذکر حفہم بالعرش وحفہم لہ، ومراتبہم من الدنو، تارہ بصفتہم بالاکرام والکرم، وتقریب والعلو والطہارۃ، القدس والاخلاص۔(عمدہ طحاویہ مع الشرح/ ۳۰۱)

۳۔ انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم أمین۔(التکویر ۱۹تا۲۱)، قیل ھو جبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللّٰہ۔(البقرۃ/ ۹۷)، علمہ شدید القوی ذو مرۃ فاستوی۔(النجم ۵۔۶)، عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ یجئ الا أخبرکم بافضل الملئکۃ جبریل۔(مجمع الزوائد ۳/ ۱۴۰)، فجبریل موکل بالوحی الذی بہ حیاۃ القلوب

موکل بالقطر الذی بہ حیاۃ الأرض والنبات والحیوان۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۳۰۱)

مستعد یطیر حول العرش مخافۃ أن یؤمر الصیحۃ قبل أن یرتد الیہ طرفہ کأن عینہ کوکب

حیث الحق بعد مماتہم۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۳۰۱)

[illegible] علیہ السلام [illegible] مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور وقت مقرر [illegible] ان کی روحیں قبض کرتے ہیں۔(۱)

[illegible] کرتے ہیں ان کی تعداد کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔(۲)

[illegible] فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں اور مقرر کیے ہوئے کاموں سے نہ پس و پیش کرتے ہیں نہ سستی۔(۳)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے مختلف کاموں پر مقرر ہیں اور ان کاموں کی وجہ سے ان میں مختلف رتبے ہیں۔ بعض فرشتے آسمانوں سے کسی کسی چیز پر مقرر ہیں بعض فرشتے ساری کائنات کے نگران ہیں بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول ہیں بعض فرشتے ہمیشہ قیام کی حالت میں ہیں بعض فرشتے ہمیشہ رکوع میں ہیں بعض فرشتے ہمیشہ سجدے میں ہیں بعض فرشتے بہت خوبصورت ہیں بعض فرشتے بہت ہولناک ہیں بعض فرشتے امت کی طرف سے [illegible] بعض فرشتے [illegible] پر مقرر ہیں بعض فرشتے قبر میں میت سے سوال کرنے پر مقرر ہیں بعض فرشتے [illegible] بعض فرشتے [illegible] بعض فرشتے مخلوق کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں، بعض فرشتے مخلوق کی عبادت کے نگران ہوتے رہتے ہیں جیسے کہ رکوع و سجود وغیرہ میں [illegible] بعض فرشتے [illegible] بعض فرشتے [illegible] فرشتے نگران ہوتے ہیں

ھو۔(عقیدہ واسطیہ مع الشرح / ۲۵)

وبعث الأنوثية۔(شرح فقه أكبر / ۱۲)

فرشتے جنت کے داروغوں کی خدمت کے لئے مقرر ہوں گے اور بعض فرشتے دوزخ میں دوزخیوں کو طرح طرح کا عذاب دینے کے لئے مقرر ہوں گے، ان میں سے بڑے فرشتے انیس (۱۹) ہیں۔ (۱)

۱۰ چار مشہور فرشتوں کے علاوہ بعض دوسرے فرشتوں کے نام بھی قرآن وسنت میں بتلائے گئے ہیں، مثلاً ہاروت، ماروت، رضوان، مالک اور منکر نکیر وغیرہ ہیں۔ (۲)

(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۳۰۰، ۳۰۱)

۲۔ ونادوا یا مالك لیقض علینا ربك قال انكم ماكثون۔ (الزخرف / ۷۷)

یقال لأحدهما منكر والآخر نكیر (جامع ترمذی: ۱/۳۲۲)۔

۱۱ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی فرشتے کو انسانی شکل عطا فرمائی تو اسے مرد کی شکل عطا فرمائی، کسی فرشتے کو نسوانی شکل میں ظاہر نہیں فرمایا حتیٰ کہ حضرت مریم علیہا السلام کے حجرے میں ان کے پاس آنے والا فرشتہ بھی مرد کی شکل میں آیا تھا۔ (۱)

۱۲ فرشتوں کے بارے میں مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں جابجا اس غلط عقیدے کی تردید فرمائی ہے۔ (۲)

۱۔ فأرسلنا إليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا۔ (مریم / ۱۷)

۲۔ فاستفتهم ألربك البنات ولهم البنون۔ (الصفت / ۱۴۹)
أم خلقنا الملئكة اناثا وهم شهدون۔ (الصفت / ۱۵۰)
ويجعلون لله البنات سبحنه ولهم ما يشتهون۔ (النحل / ۵۷)
أم له البنات ولكم البنون۔ (الطور / ۳۹)
وجعلوا الملئكة الذين هم عباد الرحمن اناثا۔ (الزخرف / ۱۹)

آسمانی کتابیں

۱ [illegible] (۱)

۲ [illegible] (۲)

۳ [illegible] علیہ السلام پر نازل فرمائے۔ (۳)

[illegible]

السجدة ٤٥)

[illegible]

عددها۔ (شرح فقه أكبر / ١٢)

موجود نہیں ہے۔(۱)

۵ قرآن مجید تحریف سے محفوظ ہے اور قیامت تک تحریف سے محفوظ رہے گا۔ اس میں تحریف کا قائل ہونا کفر ہے۔(۲)

۶ قرآن مجید سب سے آخری آسمانی کتاب ہے جو تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے اور قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب ہے۔(۳)

۷ موجودہ تورات، انجیل اور دوسری آسمانی کتابیں جو ہمارے پاس ہیں ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ اصل آسمانی کتابیں ہیں، کفر ہے۔(۴)

۸ پہلی آسمانی کتابیں کسی خاص قوم کے لیے تھیں اور قرآن مجید تمام مخلوقات کے لیے ہے۔ یہ قرآن تھوڑا تھوڑا تیئس برس میں نازل ہوا۔(۵)

لما جاءهم وانه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد۔(فصلت / ٤١، ٤٢)۔ يكتبون الكتاب بأيديهم ثم يقولون هذا من عند الله وهم يعلمون۔ (البقرة / ٧٥)

۲۔ انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔(الحجر / ٩)، يقول تعالى ذكره انا نحن نزلنا الذكر وهو القرآن وانا له لحافظون من ان يزاد فيه باطل ما ليس منه وينقص عنه مما هو منه

۳۔ نسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها (البقرة / ١٠٦)، قال النبي ﷺ والذي نفسي بيده ل النبي ﷺ كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي۔ (مشكوة المصابيح: ١/ ٣٠)

٤۔ يكتبون الكتاب بأيديهم ثم يقولون هذا من عند الله۔(البقرة / ٧٩)

٥۔ وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا(بني اسرائيل / ١٠٦) ان نحن نزلنا التوراة والانجيل من قبل هدى للناس۔(آل عمران / ٣)

۹ پہلی آسمانی کتابیں صرف مضمون کے اعتبار سے معجز تھیں اور قرآن مجید مضمون اور الفاظ دونوں کے اعتبار سے معجز ہے، لہٰذا قرآن مجید کی نظیر نہ مضمون کے اعتبار سے پیش کی جا سکتی ہے اور نہ ہی لفظوں کے اعتبار سے۔(۱)

۱۰ پہلی آسمانی کتابوں کا کوئی ایسا حافظ بھی موجود نہیں جبکہ قرآن مجید کے لاکھوں حافظ موجود ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے۔ ان شاء اللہ

۱۱ پہلی آسمانی کتابوں کے احکام بہت سخت تھے یا بہت نرم، قرآن مجید کے احکام انتہائی معتدل اور قرآن مجید رہنے تک مناسب ہیں، قیامت تک ان پر عمل ہوتا رہے گا۔(۲)

۱۲ پہلی آسمانی کتابیں کسی ایک مقررہ زمانے تک کے لئے ہوتی تھیں اور قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہے، اس کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہوا اور قرآن مجید قیامت تک باقی رہے گا۔

۱۳ پہلی آسمانی کتابوں کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا تھا جبکہ قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اس لئے وہ تحریف سے محفوظ ہے اور قرآن مجید باقی رہے گا۔(۳)

وفہ أکبر / ۱۵۲)

النور الذی انزل معہ(الاعراف/۱۵۷)

الاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء(المائدۃ/ ٤٤)

۱۴ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کا ذمہ نہیں لیا، بلکہ اس کے معانی اور تفسیر کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے، لہٰذا قرآن کریم قیامت تک اپنے الفاظ و معانی کے ساتھ باقی رہے گا۔(۱)

۱۵ قرآن مجید کے بہت سے نام ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں، مشہور قرآن مجید، قرآن کریم، قرآن مبین، قرآن عربی، فرقان، برہان، نور مبین، شفاء، رحمت، ہدایت، تذکرہ اور ذکر وغیرہ۔(۲)

۱۶ قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور اس کا لفظ و معنی دونوں کلام اللہ ہے، لہٰذا غیر عربی میں اس کی تلاوت، نماز یا غیر نماز میں یا عربی متن کے بغیر کسی دوسری زبان میں اس کا ترجمہ لکھنا ناجائز ہے۔(۳)

القرطبی۔ ۵/۱۰)

۱۔ یقول تعالیٰ ذکرہ انا نحن نزلنا الذکر وھو القراٰن وانا لہ لحافظون من ان یزاد علی السورۃ۔(السمعۃ القدسیۃ / ۳۱)

۲۔

۳۔

۱۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کی صفت سے اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کی طرح قدیم، غیر حادث اور غیر مخلوق ہے۔(۱)

۱۸۔ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب اپنے ترتیب نزولی کے مطابق نہیں ہے موجودہ ترتیب حضور ﷺ کے فرمان امر کے عین مطابق ہے۔(۲)

۹۔ قرآن مجید ہر زمانہ میں مسلسل طریق تواتر سے قیامت تک نقل تواتر کے ساتھ موجود رہے گا۔(۳)

۲۰۔ قرآن مجید کی حفاظت کا معجزہ اسلام کی حقانیت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔(۴)

۱۔ القرآن العظیم کلام اللّٰہ القدیم۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ: ۱/۱۷۷)

۔۔۔ قال کلام اللّٰہ تعالیٰ مخلوق فھو کافر باللّٰہ العظیم۔ (شرح فقہ اکبر/۲۶)

۔۔۔ الا فی السورۃ التی یذکر فیھا کذا و کذا۔(سنن ابو داؤد ۲/۷۸۶)

۔۔۔ المحفوظ۔(الاتقان / ۱۶۵)

۔۔۔ اصول بزدوی: ۱/۶۹، ۷۰)

۔۔۔ وجھہ و أولھم اعجزھم فھو معجز نفسہ لیس فی وسع البشر الاتیان بسورۃ من مثلہ۔(شرح عقیدہ سفارینیہ ۲/۲۹۱)

قیامت

۱ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لیے اس کی قیامت کا وقت مقرر کیا ہے۔ اس دن قیامت کا وقت
آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس شخص کو پیدا فرمائے گا اور اس کو زندہ کرے گا۔
اس کے بعد اس کی موت کا وقت ہے۔ اس کا نام قیامت ہے۔ (۱)

۲ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو اس کی آواز سے تمام مخلوق مر جائے گی۔
سوائے چند فرشتوں کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھے گا۔ پھر ان کو بھی موت آ جائے گی۔ (۲)

۳ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ اس کا کسی کو علم نہیں کہ کس
سال کس مہینہ کس تاریخ کس وقت قیامت آئے گی۔ (۳)

۴ حضرت جبرائیل علیہ السلام قیامت کے بارے میں پوچھنے سے پہلے اور بعد بھی
بہت سے لوگوں سے ملے تھے۔ ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا تھا۔ ان سب
میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر جواب دینے کا مرتبہ ان کو حاصل ہوا۔ (۴)

---

(۱) ... من السائل۔ (صحیح بخاری، ۱۲۱۱)، والبعث هل
باد يجمع أجزاءهم الأصلية ويعيد الأرواح إليها حين بعثه
شرح عقائد، ۱۰۲)

السموت ومن في الأرض إلا من شاء الله۔ (الزمر، ۶۸)

عة آتية أكاد أخفيها لتجزى كل نفس بما تسعى۔ (طه، ۱۵)، إن الله عنده علم
(۳) يسئلك الناس عن الساعة قل إنما علمها عند الله (أحزاب، ۶۳)،
ي هريرة رضي الله عنه قال

صور پھونکنے کا نام نفخۂ ثانیہ رکھا گیا ہے، اس سے دوبارہ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔ ( )

۵۔ قیامت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے رہے ہوں گے اور انبیاء کرام کی تعلیمات کو جنہوں نے اپنایا ہوگا ان کو اچھے سے نوازا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان اور انبیاء کرام کی تعلیمات سے انحراف کرنے والوں کو سزا دی جائے۔ ظالم سے انتقام لیا جائے اور مظلوم کی مدد کی جائے۔ دنیا میں جن لوگوں پر ظلم ہوا انہیں انصاف نہیں مل پایا انہیں انصاف فراہم کیا جائے۔ حق والے کو اس کا حق دیا جائے اور ظالم کو سزا دی جائے۔ (۲)

۶۔ قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے تک کے مراحل کے بارے میں قیامت کے ... (۳)

فصعق من في السموت والأرض ۔ ويبس البحتير أربعون عاما۔(سنن ابو داؤد: ۲/۸۰۰)

المفسرين وبين البحتين أربعون عاما۔(شرح عقیدہ سفارینیہ ۲/۱۶۴)

۲۔ ام حسب الذين اجترحوا السيات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصلحات سواء محياهم ... لعقاب يوم الجزاء فسوله يحب و جار العدم۔ لزم الخلف والكذب۔ (شرح المقاصد: ۳۷۵/۲)، وقد ينعم على العاصي ويبتلي المطيع في دار الدنيا للابتلاء، فلا بد من دار الجزاء، ... د جزاء العمل الصالح نعمة لا يشوبها نقمة، وجزاء العمل السيء نقمة لا يشوبها نعمة، ونعم الدنيا ممزوجة بالنقم، ونقمها بالنعم، فلا بد من دار يحصل فيها كمال الجزاء، ولانه قد يموت المحسن والمسيء قبل ان يصل اليهما ثواب أو عقاب فلو لا حشر ونشر يصل اليهما ...

خلق السموت والأرض وما بينهما لاعبين (شرح فقہ اکبر ۱۰۳/۱)

۳۔ وانما كانت هذه السور لثلاث احص بالقيامة لما فيها من انشقاق السماء وانفطارها وتكور شمسها وانكدار نجومها وتناثر كواكبها .. وخروج الخلق من قبورهم الى سجونهم او ...

۷: ... قیامت سے پہلے قیامت کی علامات ظاہر ہوں گی جو قرآن و حدیث میں بیان کی گئی ہیں، ان علامات کے ظاہر ہونے کے بعد قیامت آئے گی۔(۱)

۸: ... قیامت کی علامات دو طرح کی ہیں:

۱۔ علامات صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں

۲۔ علامات کبریٰ یعنی بڑی علامتیں

علاماتِ صغریٰ: قیامت کی وہ علامتیں ہیں جو [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے پہلے [illegible] ہیں۔

علاماتِ کبریٰ: قیامت کی وہ علامتیں ہیں جو [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی علامات یا تو [illegible] ہیں۔(۲)

[illegible] لرب العالمین۔ الرابع: لقیام الروح والملائکۃ صفا... الخ۔ (تذکرہ للقرطبی / ۱۸۷) یوم القیامۃ یوم البعث، وفی التہذیب: القیامۃ یوم البعث یقوم فیہ الخلق بین یدی الحی القیوم (لسان العرب: ۵۹۷/۱۲)۔

[illegible] علیہ وسلم سأحدثک عن اشراطہا اذا ولدت الامۃ ربہا واذا تطاول رعاۃ الابل البہم فی [illegible]

عظیمۃ، ودعواہما واحدۃ۔ (صحیح مسلم، ۳۹۰/۲)، عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الساعۃ لا تکون حتی تکون عشر آیات: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف فی جزیرۃ العرب، والدخان، والدجال، ودابۃ الارض، ویاجوج ومأجوج، وطلوع الشمس من مغربہا، ونار تخرج من قعرۃ عدن ترحل الناس۔ (صحیح مسلم ۳۹۳/۲) مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں (صحیح مسلم: ۳۹۱/۲ تا ۴۰۲)

۲۔ اشراط الساعۃ ہی علامات تدل علی قربہا فمنہا ما ہو موجود منذ عہد النبی ومنہا ما لم یقع بعد کالمہدی وعیسی والدجال ... (مرام الکلام / ۶۶)

قیامت کی علاماتِ صغریٰ

۹ قیامت کی علامات صغریٰ میں سے ہے پہلی علامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۲ [illegible]

۱۳ [illegible]

[illegible]

لعل الساعة قريب۔(شرح عقيده سفاريينه ۲/۳۵)

[illegible]

بها۔(صحيح بخاری ۱/۱۲)، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قال رسول الله ضاع الرجل روحه وعق امه وبر صديقه وجفا اباه (جامع ترمذی ۲/۴۹۱)

اط الساعة أن يرفع العلم و يثبت الجهل۔ (صحيح بخاری ۱)

مايعلم غير الذين (جامع ترمذی ۲ ۴۹۱)

[illegible] من الناس، فذالك من اشراطها۔ (صحيح مسلم

[illegible] وم الساعة حتى تعلو المحو

في اشراط الساعة وأكثر الرجل محافة شره۔(جامع ترمذی ۲ ۴۹۱)

۱۴ شراب کھلم کھلا پی جانے لگے گی۔

۱۵ [illegible]

آلات موسیقی بھی عام ہو جائیں گے۔(۲)

۱۶ [illegible]

۱۷ [illegible]

۱۸ [illegible]

۱۹ [illegible]

لوگ ذاتی دولت سمجھنے لگیں گے۔

۲۰ [illegible]

بن جائیں گے۔

۲۱ شرم وحیا بالکل ختم ہو جائے گا۔

۲۲ [illegible]

۲۳ [illegible]

[illegible]

۲۴ [illegible]

[illegible]

۲۵ [illegible]

۲۶ [illegible]

۲۷ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

۲۷ [illegible] نگران ہوگا۔

۲۸ قیامت سے پہلے حضور [illegible] کی امت میں تیس بڑے بڑے کذاب دجال [illegible] ایک [illegible] آخری نبی ہیں، آپ کے بعد نبی نہیں۔(۱)

۲۹ [illegible] ہوں گے [illegible] قتل ہو جائیں گے۔(۲)

۳۰ [illegible] مسلسل دانے گرنے لگتے ہیں۔(۳)

(۲۹-۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه [illegible] قال ان الایمان لیاز الی المدینة [illegible] رسول الله یکلیانی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر۔ (مسند احمد ۲: ۲۸۶)، قال السی [illegible] من أشراط الساعة أن یقل العلم، تظهر الجهالة، تظهر الزنا، وتكثر النساء ویقل الرجال حتیٰ یكون لخمسین امرأة القیم الواحد۔

[illegible] قال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یوشك اهل العراق ان لا یجبی الیهم قفیز ولا درهم قلنا من این ذاك قال من قبل العجم یمنعون ذاك ثم قال یوشك اهل الشام ان لا یجبی الیهم دینار ولا درهم قلنا من این ذاك قال من قبل الروم ثم سكت هنیهة ثم قال یوشك ان تكون فیكم فترة یكون فیها الرجل كالكلب الحارس یقول انا انا۔

[illegible] حسنا ومسحوقا وقدحا وآیات تتابع كاطام بال قطع سلكه فتتابع۔

قیامت کی علاماتِ کبریٰ

۳۱: ... ظہورِ مہدی علیہ السّلام

قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سب سے پہلی علامت حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کا ذکر بڑی تفصیل سے آیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السّلام حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ آپ کے والد ماجد کا نام عبداللہ ہوگا۔ آپ حضور ﷺ سے بہت مشابہت ہوگی۔ پیشانی کھلی اور ناک بلند ہوگی اور زمین عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسا کہ ان کی حکومت سے پہلے ساری دنیا میں پھیل جائے گی وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔(۱)

مہدی عربی زبان میں ہدایت یافتہ کو کہتے ہیں۔ ہر صحیح العقیدہ اور عامل عالم دین کو مہدی کہا جا سکتا ہے بلکہ ہر صحیح العقیدہ نیک مسلمان کو بھی مہدی کہا جا سکتا ہے۔ حضور پرنور ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی ہادی اور مہدی ہونے کی دعا دی ہے، اس سے بھی یہی لغوی معنی مراد ہے۔(۲)

یہاں مہدی سے مراد وہ خاص شخص ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ امام مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ آخری زمانہ میں جب مسلمان ہر طرف سے مغلوب ہو جائیں گے، مسلسل شکستیں ہوں گی، ہر میدان میں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ مسلمان ہر جگہ فیل ہو رہے ہیں، ہر جگہ مسلمان مغلوب ہو رہے ہیں، عرب میں بھی مسلمانوں کی باقاعدہ حکومت نہیں ہے، ہر جگہ سے آپ

من عترتی من ولد فاطمة، (سنن ابو داؤد ۲/۲۳۹)

(لسان العرب ۱۵/۴۱۳)، عن عبد الرحمن بن ابی عمیرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه قال لمعاویة اللهم اجعله هاديا مهديا (جامع ترمذی: ۲/۷۰۴)

کریں گے۔(۱)

۱۔ عن ام سلمة رضی اللّٰہ عنہا قالت: قال النبی ﷺ یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه و هو کاره فیبایعونه بین الرکن و المقام (سنن ابو داؤد: ۲ ۲۳۹)، وبادی ملاحم الساعة انهیال الناس علی ملک قطن عکة الحجاز و المدینة (شرح عقیدة سفارینی: ۲ ۸۰ ۸۱)

او بدابق فيحرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فيقتتلون فمطلعية

روى من حديث حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ وذكر فتنة تكون

۳۲:..... خروج دجّال

قیامت کی علامات کبریٰ میں سے دوسری علامت خروج دجّال ہے۔ احادیث مبارکہ میں دجّال کا ذکر بڑی وضاحت سے آیا ہے، ہر نبی دجّال کے فتنے سے اپنی امت کو ڈراتا رہا ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس کی نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں۔ دجّال کا ثبوت احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ہے۔ دجّال کا لغوی معنی ہے۔ مکار، جھوٹ، حق اور باطل کو خلط ملط کرنے والا۔ اس معنی کے اعتبار سے ہر اس شخص کو جس میں یہ اوصاف ہوں، دجّال کہا جا سکتا ہے۔ (۱)

یہاں دجّال سے ایک خاص کافر مراد ہے جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے کہ وہ ایک یہودی ہوگا، خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوا ہوگا، میں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ کی جگہ انگور کی طرح کا ابھار ہوگا، تین برس اس کا قیام چالیس دن ہوگا، لیکن ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن سال کے برابر، دوسرا دن مہینے کے برابر اور تیسرا دن ہفتے کے برابر ہوگا، باقی دن عام دنوں کی طرح دنوں کے بندوں سے امتحان لے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ سے مختلف خرق عادت امور اور شعبدے ظاہر فرمائیں گے، ۔۔۔ کو قتل کرکے زندہ کرے گا، ۔۔۔ آسمان حکم کرے گا تو بارش برسانے

ماخوذ من الدجل (شرح عقیدہ سفاریہ: ۲/۸۶، ۹۹)

کا، زمین دھنس جائے گا، زمین میں غدود کا سی، یعنی ہیبت سے گزرے گا اور سستے کا، اپنے خزانے نکال دے گا اپنے خزانے باہر نکالے گی، پھر وہ خزانے شہد کی مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے، آخر میں ایک شخص قتل کرے گا، پھر زندہ کرے گا اس کو دوبارہ قتل کرنا چاہے گا تو نہیں کر سکے گا، جبل یرمک زمین کا پہاڑ کا سے گا، کوئی شہر ایسا نہیں ہوگا جس میں دجال نہ جائے گا، سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کیونکہ ان دونوں شہروں میں فرشتوں کے پہرے کی وجہ سے وہ داخل نہیں ہو سکے گا، ان کا فتنہ تاریخ انسانیت کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ (۱)

حضرت امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو ان کی تشریف آوری میں کچھ لوگوں سے کہا جائے گا کہ مدینہ عراق سے زمین میں سے نکلیں گے، اپنے ہوت کا نوں سے کا دیہاں سے اصفہان پہنچے گا، اصفہان سے ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے، یہ خدائی کا دعویٰ شروع کر دے گا، اپنے لشکر کے ساتھ زمین میں فساد مچاتا ہوا شام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تک پہنچا ہے ان کے ساتھ جو لوگ ہیں ان سے یہاں سے مدینہ منورہ سے رہا ہوگا، مدینہ منورہ آپ آ جائے گا، مدینہ منورہ سے فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا اس لیے وہ مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا، یہ مدینہ منورہ سے رہا ہوگا یہاں بھی فرشتوں کا حفاظتی پہرہ ہوگا اس لیے مدینہ منورہ میں بھی داخل نہ ہو سکے گا، اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے مدینہ منورہ سے نکل

الدجال ذات عداة انه شاب قطط، عينه طافئة.

لارض؟ قال اربعون يوما كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة و سائر ايامه

مس أموالهم، ويمر بالخربة فيقول لها اخرجي كنوزك، فتتبعه كيعاسيب النحل

[illegible] (۱)

[illegible] (۲)

[illegible] (۳)

یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ۔ (صحیح مسلم: ۲/۴۰۵)، عن انس بن مالک

ثلاث رجفات یخرج الیہ منہا کل کافر و منافق۔ (صحیح مسلم: ۲/۴۰۵)

فیما یحدث بہ انہ قال: فیخرج الیہ یومئذ رجل ہو خیر الناس او من خیار الناس فیقول لہ

وغیرہ (صحیح مسلم: ۲/۴۰۱)

۳۳: نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

[illegible]

سمحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عنده بروله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ: ۲/ ۹۰)

ب ذكر أن ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الحرب

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد تمام انبیاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام سمیت جن سے آپ کی ملاقات ہوئی تھی کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہی ہوں گے۔ کیونکہ نبی منصب نبوت سے کبھی معزول نہیں ہوتا۔ لیکن اس وقت امت محمدیہ کے تابع مجدد اور عادل حکمران کی حیثیت میں ہوں گے۔

[illegible] قبل ترین کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے احوال کی نگرانی [illegible] اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں وفات پائیں گے جیسا کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد ان کی وفات ہوئی اس لیے ان کا بھی [illegible] ہوگا۔ مدینہ منورہ میں انتقال ہوگا اور حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک میں آپ کی جگہ ہے۔ آپ کے بعد قیامت تک کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے بعد کوئی نیا دین حکمران آئیں گے۔ بلکہ آپ تک [illegible] ہی دین پر عمل کرتے ہوئے [illegible]

(گذشتہ سے پیوستہ) عن الـ [illegible]

المسیح ابن مریم، فنزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین، واضعا کفیه علی [illegible] (امات، ونفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه باب لد فیقتله (صحیح مسلم، ۲/ ۴۰۱)

۱۔ عن النواس بن سمعان قال: قال رسول اللہ ﷺ فی حدیث الدجال: فیطلبه حتی یدرکه باب لد، فیقتله [illegible] فبینما هو کذلك اذ اوحی اللہ الی عیسی [illegible] فحرر عبادی الی الطور (صحیح مسلم: ۲/ ۴۰۱)، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن النبی [illegible] قال: لا تذهب [illegible] لارض فینزوج ویولد له ویمکث خمسا واربعین ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و [illegible] احد من اهل الشریعة وانما انکر ذلك الفلاسفة [illegible] وقد انعقد اجماع الامة علی السماء وان کانت النبوة قائمة به وهو متصف بها۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ، ۲/ ۹۰)

۳۴:..... یاجوج ماجوج

امام مہدی علیہ السلام کے انتقال کے بعد تمام انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آئیں گے اور نہایت اطمینان و آرام سے زندگی بسر ہو رہی ہوگی کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی کہ میں نے ایک قوم پیدا کی ہے جس سے ہاتھ کی مقابلہ کی طاقت نہیں ہے آپ میرے بندوں کو طور پر لے جائیں۔ اس قوم سے یاجوج ماجوج کی قوم مراد ہے۔(۱)

یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ یہ قوم یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے۔ ان کی طرف خروج مجدد سے آگے یہ قوم آباد ہے۔ ان کی طرف جانے والا راستہ یہاں سے دشوار ہے۔ اس وجہ سے حضرت ذوالقرنین نے تانبا پگھلا کر سیسہ سے تختے جوڑ کر بند بنایا تھا۔ ان کی تعداد قوم عاد و ثمود سے بہت زیادہ ہے۔ ان میں نہایت مستحکم جسم والے ہیں۔ پچھلے حصہ سے قیامت کے قریب [illegible] یہ قوم نکل کر ان کی طرف کھیتوں جائے گی اور فساد برپا کرے گی۔(۲)

یاجوج ماجوج اگلی دیوار ٹوٹنے کے بعد بلندی سے دوڑتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جب ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ سے گزرے گی تو اس کا پانی پی جائے گی اور جب دوسری جماعت گزرے گی تو وہاں پانی کی [illegible] یاجوج ماجوج کی وجہ سے لوگ

۱۔ عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث [illegible] یسلط (صحیح مسلم ۲/۴۰۱)

[illegible]

[illegible] والترکی والصقالبۃ ویاجوج و ماجوج۔ (شرح عقیدہ سفارینیہ ۲/۱۱۴)

[illegible]

۳۵:..... دھویں کا ظاہر ہونا

قیامت کی [illegible]

[illegible]

۱۔ قال النبی ﷺ فی حدیث الدخال فیمر الثلهم علی بحیرة طبریة، فیشرب ما فیها، [illegible] راس الثور لأحدهم خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرعف بنی الله عیسیٰ واصحابه، [illegible]

ذکر قرآن کریم میں ہے۔

[illegible] آسمان صاف ہو جائے گا۔(۱)

۳۶: زمین کا دھنس جانا

قیامت سے پہلے [illegible] ایک جگہ مغرب میں اور ایک جگہ جزیرہ عرب میں۔(۲)

۳۷: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کی علامات [illegible]

۱۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین (الدخان/ ۱۰)، عن حذیفة ابن اسید قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة لا تکون عشر آیات: خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب والدجال (صحیح مسلم، ۲/ ۳۹۳)، (۲۔ سبب آیة الدخان): الدخان ثابتة بالکتاب والسنة اما الکتاب فقوله سبحانه و تعالیٰ (فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین) قال ابن عباس و ابن عمر رضی الله عنهم و الحسن وزید بن [illegible] یمکث فی الارض اربعین یوما فاما المؤمن فیصیبه منه [illegible]

(شرح عقیدہ سفارینیہ ۲/ ۱۲۸)

۲۔ عن حذیفة ابن اسید رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان الساعة (لا تکون حتی تکون عشر آیات (منها) خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب (صحیح مسلم ۲/ ۳۹۳)

[illegible] جائے گی تو سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اور سورج کی حالت ایسے ہوگی جیسے اس کو گہن لگا ہوتا ہے۔ اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور کسی کا ایمان یا نیکیوں سے توبہ قبول نہ ہوگی۔ سورج آسمان کے وسط میں جائے گا اب اتنا ہی عرصہ ہوگا جتنا دن رات سے چھ پہلے ہوتا ہے تو واپس مغرب کی طرف غروب ہونا شروع ہو جائے گا اور گھڑیوں کے مطابق غروب ہو جائے گا جیسے روزانہ طلوع، غروب ہوتا ہے کہ مغرب سے سورج طلوع ہونے والا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے لئے صور پھونکا جائے گا۔(۱)

۱۔ ھل ینظرون الا ان تاتیھم الملائکۃ او یاتی ربک ، تی بعض آیات ربک یوم یاتی بعض ایات ربک لایسفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا قل انتظروا انا [illegible] الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت وراھا الناس اجمعون فذالک حین لا یسفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا۔ (صحیح بخاری: [illegible] وعند البیھقی من حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما مرفوعا عاقدر لیلتین او ثلاث فینتظر [illegible] (قد قامت الجمعۃ مکانھا ثم [illegible] علیھم من مغربھا فیصیح الناس صیحۃ واحدۃ حتی اذا صارت فی وسط السماء رجعت وصنعت من مطلعھا۔ قد [illegible] عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ یمکث الناس بعد طلوع الشمس من مغربھا عشرین ومائۃ سنۃ۔ شرح عقیدہ سفاریہ ۲/ ۱۳۳۔ ۱۴۱)

[illegible]

۳۸: صفا پہاڑی سے جانور کا نکلنا

قیامت کی بڑی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا ہے۔ اس کا ذکر آیات علامات کبریٰ میں موجود ہے۔

مغرب سے طلوع ہونے والے واقعے کے بعد جلد ہی دوسرا واقع یہ ہوگا کہ صفا پہاڑی سے ایک عجیب و غریب جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا۔ اس کا قد بہت لمبا ہوگا۔ اس کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ اس کی پیشانی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے یہ لکھا ہوا ہوگا کہ جس کے چہرے پر یہ نشان ہوگا وہ مومن ہوگا اور جس کے چہرے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے یہ لکھا ہوا ہوگا کہ جس کے چہرے پر یہ نشان ہوگا وہ کافر ہوگا۔ اس کے بعد وہ غائب ہو جائے گا۔ (۱)

۳۹: ٹھنڈی ہوا کا چلنا اور تمام مسلمانوں کا وفات پا جانا

صوتہ ما زال السماء کما ہو اما یاتیا لا یوفود) ونسم الناس المؤمن والکافر فاما المؤمن فیری

علیہ کافر۔ (شرح عقیدہ سفاریہ ۲/۱۴۷، ۱۴۸)

[illegible] رہ جائیں گے۔(۱)

۴۰: حبشیوں کی حکومت اور بیت اللہ کا شہید ہونا

[illegible] بیت اللہ شریف [illegible] (۲)

۱۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: لا یکون من ذی سنۃ مائۃ اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من فی قلبہ مثقال حبۃ خردل من ایمان، فیبقی من لا خیر فیہ [illegible] کم دخن فی کبد جبل لدحلته علیه حتی تفضحه [illegible] فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر وحلام

۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ [illegible] أکثروا من النطف فی البیت قبل أن یرفع ویمسی الناس مکانه وأکثروا تلاوۃ القرآن من قبل أن [illegible] یسمون قول لا الہ الا اللہ [illegible] وأخرج ابن ماجہ من حدیث حذیفۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا عن [illegible] یبقی علی کتاب اللہ تعالی فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منہ آیۃ۔(شرح عقیدہ سفارینیہ ۲ ۱۳۲)

۴۱۔ آگ کا لوگوں کو ملک شام کی طرف ہانکنا

۴۲۔ صور پھونکا جانا اور قیامت کا قائم ہونا

۱۔ عن حذیفہ ابن اسید قال قال رسول اللہ ﷺ ان الساعۃ لا تکون حتی تکون عشر آیات ومنہا

المغرب ومن الیمن الی مہاجر ابراہیم علیہ السلام وہو ارض الشام وفی حفصۃ نحو

فسماہ بمعنی ان اسماء الذی ہو المحشر معرب بالمسۃ الی المشرق فیکون ابتداء خروجہ

فعرعدن من الیمن فاذا خرجت انتشرت الی المشرق فتحشر اہلہ الی المغرب الذی ہو اسماء

وہو المحشر۔(سر - عقیدہ سعدیہ: ۲ ۱۴۹، ۱۵۰)

[illegible] نہیں ہوگا۔ قیامت قائم ہو جائے گی۔(۱)

قیامت حضرت [illegible] علیہ السلام کے صور پھونکنے سے برپا ہوگی جس کی آواز پہلے بہت ہلکی اور پھر اس قدر بلند ہوگی کہ اس سے سب جاندار مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ آسمان پھٹ جائیں گے، پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائیں گے۔ چالیس سال بعد [illegible] حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس سے سب زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہو جائیں گے۔(۲)

[illegible] بینهما فلا یتبایعانه ولا یطویانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لوحته [illegible] الی فیه فلا یطعمها۔(صحیح بخاری: ۱۰۵۵/۲)

[illegible] ینفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله۔ (رقم/۶۸)، باب ما بین النفختین [illegible] الساعة شیء عظیم یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وترى الناس سکری وما هم بسکری ولکن عذاب الله شدید۔(حج/۲)، یوم یخرجون من الاجداث سراعا کانهم الی نصب [illegible]

عن ابی هریرة قال رسول الله ﷺ: ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا هریرة، اربعین یوما؟ قال أبیت، قلنا اربعین شهرا؟ قال أبیت، قالوا اربعین سنة؟ قال أبیت، ثم ینزل الله من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل۔(صحیح مسلم ۲/ ۴۰۶، ۴۰۷)، اخرج ابو الشیخ فی کتاب العظمة عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قد سارسول الله ﷺ ان الله لما فرغ من [illegible] الی العرش ینتصر متی یؤمر۔ فبینما هم علی ذلک انصدعت الارض فانصدعت من [illegible] سحومها و انصدعت شمسها وقمرها۔(شرح صدور بحوالہ سنن سعید بن منصور: ۱۶۱/۲) وقد روی ابن المبارک عن الحسن قال: قال رسول [illegible] بین النفختین اربعون سنة الاولی یمیت الله بها کل حی والاخری یحی الله بها کل میت، وقال الحلیمی اتفقت الروایات علی ان بین النفختین اربعین سنة۔ (تذکرہ للقرطبی/ ۱۶۵)

عالم آخرت

۱۔ میدانِ محشر

قیامت قائم ہونے کے چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پہلے صور پھونکنے سے تمام مخلوق تباہ و برباد ہو جائے گی، تمام فوت شدہ مرجانیں سے حتیٰ کہ اسرافیل علیہ السلام پر بھی موت طاری کر دی جائے گی، اللہ تبارک و تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دیں گے۔ اس دوسرے صور کی آواز سے تمام مخلوق دوبارہ زندہ ہو جائے گی، یہ زمین کی دوسری زمین سے تبدیل کر دی جائے گی، لوگ قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع ہونا شروع ہو جائیں گے، بعض تو قسم قسم کی سواریوں پر سوار ہو کر میدان محشر میں پہنچیں گے، بعض دوڑتے بھاگتے پہنچ جائیں گے، اور بعض پیروں کے بل گھسٹ گھسٹ کر میدان محشر میں جمع ہوں گے، تمام مرد و عورت حساب میں اللہ کے حضور پیش ہوں گے، جو شخص قیامت کے دن کا انکار کرتا ہوگا، یقین کر لے کہ تمام مخلوق جمع کر دی جائے گی، اور کوئی بھی اس کی حاضری سے مستثنیٰ نہیں ہوگا اور جب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ قیامت کا وہ ایک دن بیچاری [illegible] ہوگا، اس دن [illegible] کے بہت قریب ہوگا، جس کی تپش اور گرمی سے لوگوں کے [illegible] ہو جائیں گے۔ [illegible] کا اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوگا۔ اس میدان میں جمع ہونے [illegible] ہوں گے۔ (۱)

۱۔ ... سلون (یس/۵۱)، فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ۔ (المعارج/٤)، یوم تبدل الأرض غیر الأرض۔ (ابراھیم/٤٨)، وإذا القبور بعثرت علمت نفس ما قدمت [illegible] یقول الانسان یومئذ أین المفر۔ کلا لا وزر الی ربك یومئذ المستقر۔ (القیامۃ/۱۰ تا ۱۲)، ولقد جئتمونا فرادی۔ (الانعام/۹٤)، یوم یقوم الناس لرب [illegible] حرس فی صعید واحد [illegible] وتدنو الشمس۔ (صحیح مسلم/۱/۱۱۱)، (بقیہ اگلے صفحے پر)

بھر عن ابیہ عن جدہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ تحشرون ... مشاۃ وراکبا وعلی وجوھکم تسعون علی اللّٰہ تعالیٰ، وعلی افواھکم الطعام (مسند احمد ۴/۵) عن عبد اللّٰہ ابن

قصہ (تاریخ بغداد للخطیب بغدادی ۳/۴۲۲)

[illegible]

[illegible] فسائم أو مر بقتلها، نفسی، نفسی، اذهبوا الی عیسی علیه السلام، فیاتون عیسی، وروح منه، فاسمع بنا الی ربنا، الا نری ما نحن فیه؟

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۲:۔ تجلی حق تبارک وتعالیٰ

حساب وکتاب شروع ہونے سے پہلے آسمان سے بہت زیادہ فرشتے اتریں گے اور زمین وآسمان کی طرف سے گھیرے میں لے لیں گے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا عرش تیار کیا جائے گا۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تجلی ہوگی جس سے تمام مخلوق بے ہوش ہو جائے گی۔ سب سے پہلے حضور ﷺ عرش میں آئیں گے، آپ ﷺ دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام عرش سے لپٹے ہوئے ہیں گے۔ یہ معلوم نہیں ہوگا کہ انہیں حضور ﷺ سے پہلے ہوش آیا ہوگا یا وہ بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں گے۔ انہیں میدان محشر میں بے ہوشی سے مستثنیٰ فرما دیا جائے گا۔ پھر ساری مخلوق ہوش میں آجائے گی اور حساب وکتاب شروع ہو جائے گا۔ (۱)

---

(۱) [illegible]

الجنة من أمتي، من لا حساب عليه، من الباب الأيمن من أبواب الجنة، وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الأبواب، والذي نفس محمد بيده، إن ما بين المصراعين من

[illegible]

۳:..... اعمال ناموں کی تقسیم

حساب و کتاب شروع ہونے سے پہلے ہر بندے کو اس کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا نامہ اعمال دینے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اعمال ناموں کو تولا جائے گا جس کا نامہ اعمال ازنہ ہوگا اس سے ہاتھ میں پکڑا جائے گا۔ یعنی مومنوں کا نامہ اعمال ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا کافروں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ یہ نامہ اعمال پڑھنے کا حکم ہوگا۔ نامہ اعمال کا دائیں ہاتھ میں ملنا اس کا بہشتی اور جنتی ہونے کی علامت ہوگا۔ اور نامہ اعمال کا بائیں ہاتھ میں ملنا اس کا دوزخی اور جہنمی ہونے کی علامت ہوگا۔ ( )

۴:..... حساب و کتاب کا آغاز

نامہ اعمال کی تقسیم سے بعد نیکیوں سے تولنے کا حکم ہوگا۔ جب ہر شخص اپنا اپنا نامہ اعمال پڑھ لے گا اور دیکھ لے گا تو اس کا حساب شروع ہوگا۔ اس کا نیکیوں و بدیوں کا پیش کیا جائے گا۔ نیکیوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ نبی علیہ السلام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کا حساب پیش کیا جائے گا۔ حساب کتاب کی بعض آیتیں میں ہاتھ پاؤں اور زبان سے کئے ہوئے اعمال کی گواہی دیں گے۔ (۲)

۱۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ۔ انی ظننت انی ملق حسابیہ۔ فھو فی عیشۃ

یحاسب حسابا یسیرا و ینقلب الی

یدعو ثبورا۔ ویصلی سعیرا۔ الانشقاق

۵: وزن اعمال

[illegible]

۶:..... وزن اعمال دو مرتبہ ہوگا

[illegible]

[illegible] یوم یتذکر الناس فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون۔ (الاعراف/ ۸)، ونضع الموازین القسط یوم القیامة فلاتظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین۔ (الانبیاء/ ۴۷)، فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یره۔ ومن یعمل مثقال ذره [illegible] فسئل السماء اب والارض لوسعت، فتقول الملائکة: یارب لمن ترید هذا؟ فیقول الله لمن [illegible] فد کشف الاحادیث عنها فهو مبراء له لسان و کفتان توضع الحسنات فی احداهما [illegible] من الف سنة واحدی کفتیه من نور والاخری من ظلمة و هذا ثقیل [illegible]

۷:۔ قیامت کے دن اعمال ہی کا وزن ہوگا

قیامت کے دن [illegible] کا وزن ہوگا یعنی قولی، فعلی، مدنی، مالی [illegible] کے اعمال کو تولا جائے گا۔ وزن اعمال سے اعمال نامے وقت [illegible] اعمال یعنی [illegible] مراد نہیں ہے۔ (۱)

[illegible] اعمال تو [illegible] کا وزن [illegible] اسے کیسے تولا جا سکتا ہے؟

[illegible] بات تو یہ [illegible] کہ [illegible] پر [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible]

۹ وزن اعمال کے بارے قائم کیے جانے والے اس قرار کی حقیقت تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس پر تو اجمالی ایمان کافی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ وزن اعمال کے لئے ایک ترازو قائم فرمائیں گے، جس کے دو پلڑے ہوں گے۔ ایک میں نیکیاں اور دوسرے میں برائیاں تولی جائیں گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ترازو ہو اور یہ احتمال بھی ہے کہ کئی سارے ترازو ہوں۔(۱)

۱۰: پل صراط

جہنم کے اوپر ایک پل کایا گیا ہے، جسے ہر ایک نے عبور کرنا ہے۔ متقین میں سے بعض اسے پلک جھپکنے میں عبور کریں گے، بعض بجلی کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض ہوا کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض پرندوں کی رفتار سے عبور کریں گے، بعض عمدہ گھوڑوں کی

۷۵۔(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۴۱۹۔۴۲۰)

(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۴۲۱)

رفتار سے ہوں گے، جیسی ان کی رفتار اس کے ایمان و اعمال کے بقدر ہوگی۔ جنہیں جنت میں جانا ہوگا وہ اس پل کو عبور کرکے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ اور جہنمی لوگ پل صراط پر لگے ہوئے کانٹوں اور کنڈوں سے کھنچ کر جہنم میں جا گریں گے۔ سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے ساتھ اس پل کو عبور کریں گے، پھر باقی انبیاء و رسل اس پل سے گزریں گے۔ نیک لوگوں کی زبان پر یہ ورد ہوگا:

"رب سلم رب سلم"

پل صراط ایک حقیقی پل ہے جو قیامت کے دن محشر سے جہنم تک ہوگا، ولی یا نبی اس سے نہیں گزرے گا بلکہ اس کی اصل حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (۱)

۱۱:..... حوض کوثر

حدیث کی بیان میں یہ آیا ہے کہ اللہ رب العزت نے آنحضور ﷺ کو ۱۰۰۰ یعنی ایک ہزار حوض عطا فرمائی ہے جس سے آپ آخرت کی تمام قسم کی تکلیفیں دور فرمائیں گے اور ان حوضوں میں سے ایک حوض کوثر ہے جو آپ کو میدان محشر میں عطا فرمایا گیا

جهنم . فاكون اوّل من يجيز و دعا الرسل يومئذ اللهم سلم سلم و به كلاليب مثل ... ث شعبة رضي الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ شعار المؤمنين على الصراط، رب سلم سلم. المؤمنين حتى ان منهم من يجوزه بنور عليه كالبرق الخاطف الخطف السلب والبرق الشديد بعلب البصر فكالك بسلبه وهذا عبارة عن السرعة الشديدة ومنهم كا... السريعة من ذهوب بانفسهم، هو سرعة الريح ومنهم كالجواد المس... كالشاد والشد بالعارسيه دويدن ومنهم كالماشي فهذا حال عور اشلحاه... فمنهم من يزحف على ايته كالصبي بل روى ان بعضهم يعرد على وجهه ثم انعاد اما بحبرسالها وامر محبرو حاضر شوك و كلاليب على جانبي الصراط ويحفظ بعض المؤمنين العصاة في النار بي ان يحبه الله سبحانه والتفصيل في كتب الحديث۔

۱۲: شفاعت

الذی أعطاه الله یاه۔ (صحیح بخاری: ۲/۹۷٤)، عن سهل بن سعد قال النبی ﷺ ابی

و یعرفونی ثم یحال بینی وبینهم - قال ابو حازم: فسمعنی النعمان بن ابی عیاش فقال

والدی یشفع عنده الاثنان۔ (البقرة / ۲۵۵)، عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول

ثم أوّل من یشفع عنه القبر وأول شافع

۳ شفاعت صرف وہی لوگ [illegible] جنہیں [illegible] کی اجازت ہو اجازت ملی شفاعت نہیں کر سکتے۔ شفاعت کی [illegible] تبدیل [illegible] قرآن [illegible] ہیں۔ ( )

۱۴ اقسام شفاعت

۔ شفاعت کبریٰ [illegible] شفاعت [illegible]

[illegible]

[illegible] حساب و کتاب میں سہولت اور آسانی کا معاملہ کیا جائے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] شفاعت انہیں جہنم سے باہر نکالنے کے لئے ہوگی۔

[illegible]

۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ مرفوعاً قال فیقول اللہ تعالیٰ شفعت الملائکۃ وشفع النبیون [illegible] الحسن (صحیح مسلم ۱ ۱۰۳) عن علی رضی اللہ عنہ قال [illegible] من اللہ یبلغ من قرأ القرآن فاستظهره [illegible] فاحل حلالہ وحرم حرامہ۔ (مسند احمد ۱ ۱۸۵) عن الحسن قال قال [illegible]

[illegible]

[illegible] ف [illegible] ومقامهم عند ربهم يشفعون ويشفع

[illegible] (احیاء [illegible] ف الآثار على ثلث وهو امر حق

[illegible] ۲۰۹ ۲)

حاصلہ، وحالھوا فصاعدا ھا من المقامات، مع تواتر الأحاديث فيها. النوع السادس

حسنة" النوع الثامن. شفاعته في أهل الكبائر من أمته، ممن دخل النار، فيخرجون منها،

الى الجنة ، شفاعة في اخراج المدبرين من النار، وهذه الشفاعة الثانية لا يتدافعها الأسماء

س يشفعه د ويشفع العلماء، قال القاضي عياض: شفاعات نبينا ﷺ يوم القيامة خمس

الا سحق في العقلي المبني على التحسين والتقبيح الا فيمن دخل النار من الحدس

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۵ شفاعت صرف اہل ایمان کے لئے ہوگی، بیوقوف اہل ایمان بھی قابل معافی ہونگے [illegible] کافروں، مشرکوں اور ان دشمنوں سے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ہوگا، ان کیلئے کسی کی شفاعت نہیں ہوگی۔(۱)

(المدثر:۴۸) قيل له (لا تنفع في الخروج من النار كعصاة المسلمين الذين يخرجون منها ويدخلون الجنة۔(تذكرة للقرطبي' ۲۱۹، ۲۲۰)

[illegible] وجد المؤمنون من يشفع لهم فمن يشفع لنا؟ فيقولون ما هو غير ابليس

[illegible] أصابتنا، فمور فيثور من مجلسه أنتن ريح شمه أحد ثم يعظمهم لحمهم ويقول عند ذلك (وقال الشيطن لما قضي الامر ان الله وعدكم وعد الحق ووعدتكم فاخلفتكم)

[illegible] ة للقرطبي ۲۲۱)

جنت

۱ جنت کل ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اعلیٰ مخلوق ہے۔ اس کی ابدی زندگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔(۱)

۲: جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔(۲)

۳۔ اہل جنت جنت میں قیامت کے بعد داخل ہوں گے قیامت سے پہلے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہوا ہے [illegible] جنت میں رہیں گے۔(۳)

۱۔ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والأرض اعدت للمتقین (آل عمران/ ۱۳۳) وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید۔(ق/ ۳۱)، والجنۃ حق والنار حق لان الایات والاحادیث الواردۃ فی اثباتھما اشھر من أن تخفی و اکثر من أن تحصی۔ (شرح عقائد، ۱۰۵)

۲۔ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السموٰت والأرض اعدت للمتقین۔ (آل عمران/ ۱۳۳) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ "الماحق اللہ تبارک و تعالی الجنۃ قال یا جبرائیل اذھب انظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای [illegible] لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلھا"۔(مستدرک حاکم: ۳۵/۱)

[illegible] حیث الجنۃ وکلا منھا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ [illegible] باب الجنۃ یوم القیامۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت؟ فاقول محمد فیقول بک امرت لا افتح لاحد قبلک۔(صحیح مسلم: ۱۱۲/۱)، عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ وانا اوّل من یقرع باب الجنۃ۔(صحیح مسلم ۱۱۳/۱)، ولا قدرۃ لعباد علی أن یسکنوا الجنۃ قبل الوقت المعلوم۔ (سراج/ ۲۲۱)

۴ جنت دائمی ہے، جنتی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اہل جنت کبھی جنت میں ہمیشہ ہمیشہ میں رہیں گے۔(۱)

۵ جو شخص جنت میں داخل ہوجائے گا وہاں سے کبھی نکالا نہیں جائے گا۔(۲)

۶ جنت میں اہل ایمان ہی داخل ہوں گے، جو شخص حساب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے، وہی کافر ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔(۳)

۷ جو شخص جنت سے انکار کرے گا وہ کافر ہے۔

۸ جو شخص جنت کی متعدد آیات سے جنت کا ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنا ثابت ہے۔(۴)

خلدین۔(الزمر/ ۷۳)، عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال: یدخل اهل الجنة الجنة و هم ا...

والأرض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ الآیة أی غیر مقطوع۔

(عقیدہ طحاویہ مع الشرح/ ۴۲۵)

تحتها الانهر خلدین فیها أبدا۔(التغابن/ ۹)

۳۔ ولایدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (الاعراف/ ۴۰)

ابی در"۔(صحیح مسلم. ۱/۶۶)، عن جابر قال اتی النبی ﷺ رجل فقال یارسول الله ما الموجبتان؟ قال: من مات لایشرك بالله شیئا دخل الجنة ومن مات یشرك بالله شیئا دخل النار"۔(صحیح مسلم. ۱/۶۶)

۴۔ واما الذین سعدوا ففی الجنة خلدین فیها ما دامت السموت والارض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ۔(هود: ۱۰۸)، خلدین فیها ابدا وعد الله حقا ومن اصدق من الله قیلا۔(النساء ۱۲۲)، فاما ابدیة الجنة وانها لاتفنی ولا تبید فهذا مما یعلم بالضرورة من

والارض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ والآیة ای عن... ولا ینافی ذلك قوله الا ما شاء ربك و اختلف السلف فی هذا الاستثناء ... و علی تقدیر فهذا الاستثناء من المتصل...

۸ جو شخص جنت و جہنم کو اللہ کی مخلوق نہیں سمجھتا بلکہ جنت و جہنم کو انسانی جہان کے تغیر و تبدل، اور حقیقت جنت کا مکمل طور پر ادراک نہ ہونے کی وجہ سے خارج ہے۔ ( )

۹ جنت اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام عیش و آرام کی جگہ ہے۔ جنت میں ملنے والی نعمتوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جنت کی جو نعمتیں قرآن کریم یا طریق متواتر سے معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ اہل جنت میں کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔ جنت میں ملنے والی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوں گی۔ ان نعمتوں کی مقدار میں کمی یا زوال نہیں ہوگا۔ جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا پیدا ہونا جنت سے بڑھ کر ہے۔ جنت سے نکالا جانا کبھی جنت سے نہیں نکالا جائے گا۔ جنت میں چار نہریں ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ جنت کی نہر جس کا ذکر نہیں ہے کا پانی تمام نہروں سے افضل ہے۔ جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ اہل جنت کے لیے جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبیٰ ہے۔ اہل جنت کے لیے جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ اہل جنت جنت میں بالکل خوش و خرم رہیں گے۔ جنت میں کسی قسم کی بیماری نہیں ہوگی۔ جنت میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ جنت میں کسی قسم کی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔ جنت میں کسی قسم کی نیند نہیں ہوگی۔ جنت میں کسی قسم کا بول و براز نہیں ہوگا۔ جنت میں مختلف قسم کے میوے ہوں گے۔ جنت میں مختلف قسم کے پرندے ہوں گے۔ جنت میں مختلف قسم کے درخت ہوں گے۔ جنت کی نعمتوں کی تفصیل قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے۔ ان نعمتوں کی تفصیل احادیث متواترہ میں بیان کی گئی ہے۔ جنت میں سب سے افضل نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ (۲)

حماد ولا من ائمة المسلمين ولا من اهل السنة وانكره عليه عامة اهل السنة وكفروه بهذا (عقيده طحاويه مع الشرح/ ۳۴۱) فمن قال انهم يخرجون منها... وانها تفنى و تزول، فهو جاهل - على مقتضى العقول و مخالف لما جاء به الرسول، وما اجمع عليه اهل السنة

ما نوى ونصبه جهنم وساءت مصيرا. (تذكره للقرضي/ ۳۷۷)

۱۰ جنت کی بعض نعمتیں احادیث میں بیان کی گئی ہیں، ان پر بھی ایمان لانا ضروری ہے، تاہم ان کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔(۱)

۱ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی کو نصیب نہیں ہوگا، جنت میں ہر جنتی کو اللہ تعالیٰ کا دیدار

سلسبيلا وانهار من عسل مصفى۔ (محمد/ ۱۵)، فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز۔ (آل عمران/ ۱۸۵)، من يصرف عنه يومئذ فقد رحمه وذلك الفوز المبين۔ (الانعام/ ۱۶) ونزعنا مافي صدورهم من غل تجري من تحتهم الانهر۔ (الاعراف/ ۴۳)، ونزعنا ما

۱۴)، يحلون فيها من أساور من ذهب ولؤلؤا ولباسهم فيها حرير۔ (فاطر/ ۳۳)، يحبون

ممدود وماء مسكوب۔ (الواقعة/ ۳۰، ۳۱)، عينا يشرب بها عباد الله يفجرونها

يهود في جنس هذه المسألة وقال يا محمد أنت تقول: ان أهل الجنة يأكلون ويشربون، من يأكل ويشرب لابد له من خلاء۔ فقال النبي ﷺ: "رشح كرشح المسك"۔ ويحب

۱۔ ولا يكفر منكر حبر الأحد في الأصح۔ (شرح عقيده سفارينيه، ۱۹/۱)

الدر المنثور للسيوطي، ۵۱۴، حليه الأولياء: ۳۰۷/۳)

۱۰ اور دیدار الٰہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہوگی۔ ( )

۱۲ تمام اہل جنت جنت میں داخل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے جہنم سے نکالے جائیں گے اللہ تعالیٰ پر واجب اور لازم نہیں۔ (۲)

۱۳ جنت کافر مشرک منافق اور منافق کے لئے حرام ہے۔ کوئی کافر مشرک اور منافق جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (۳)

لحسنی وزیادۃ۔(یونس / ۲۶)، وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ(القیامۃ / ۲۲_۲۳)، ... اذادخل أهل الجنة الجنة، قال يقول الله تبارك و تعالى ... ألم تبيض وجوهنا ألم تدخلنا الجنة و تجارنا النار؟ قال ... با احب اليهم من النظر الى ربهم عزوجل۔ (صحيح مسلم ...

مر هاعن المقابلة والجهة والمكان۔ (شرح المقاصد: ۱۳٤/۳)

۲۔ لايسئل عما يفعل وهم يسئلون۔ (الأنبياء/ ۲۳)، عن عائشة رضي الله عنها قالت: ... فاربوا وسددوا، فانه لن يدخل الجنة احدا عمله، قالوا ولا انت يارسول الله قال: ولا انا، الا ان يتغمدني الله منه برحمة(صحيح مسلم ۲ /۳۷۷)، فمن شاء منهم الى الجنة فضلا منه و من شاء منهم الى النار عدلا منه۔ (عقيده طحاويه مع الشرح ٤٣١)

۳۔ انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة و ماواه النار۔(المائدة / ۷۲)، و لايدخل الجنة ... يتخبطه الشيطان من المس و كذلك حتى تحشر ... الآخرة

اعراف

[illegible]

(۱)

[illegible]

(۲)

(معالم التنزیل: ۲/ ۱۶۳)

۳ اصحاب الاعراف جنتیوں کو دیکھ کر ان کو سلام کریں گے اور جنت میں جانے کی تمنا اور آرزو کریں گے، اور دوزخیوں کو دیکھ کر ان کے عذاب سے پناہ مانگیں گے، گویا ایک وقت جنت اور جہنم کے حالات کا مشاہدہ کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ (۱)

حرف عليكم ولا انتم تحزنون فيدخلون الجنة۔ (معالم التنزيل ۲/۱۶۲)

جہنم

۱ جنت کی طرح جہنم بھی حق ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی جگہ ہے، یہاں ہر طرح کا اور تبدیدِ قسم کا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ جہنم پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ (۱)

۲ جنت کی طرح جہنم بھی پیدا کی جا چکی ہے اور اس وقت موجود ہے۔ (۲)

۳ جہنم میں اہل جہنم قیامت سے بعد ہی داخل ہوں گے اس سے پہلے برزخ کا عذاب ہوگا۔ (۳)

۴ جہنم کا عذاب کافروں کے لیے دائمی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہوگا گنہگار مسلمانوں کے لیے عارضی عذاب ہوگا، وہ اگر اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئے تو یہ نہیں ہمیشہ وہاں رہیں گے بلکہ نکال لیے جائیں گے اور بالآخر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔ (۴)

۵ جہنم میں داخل ہونے والے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو سکتے ہیں جیسے گنہگار مسلمان۔ لیکن جنت میں داخل ہونے والے شخص کو نہ تو جنت سے نکالا جائے گا اور نہ ہی کبھی جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ (۵)

واکثرھم الدنیا۔ (براس / ۲۱۹)

۴۔ یریدون ان یخرجوا من النار وما ھم بخرجین منھا ولھم عذاب مقیم۔ (المائدۃ / ۳۷)

۲ جہنم اور اس کا عذاب: اہل کفر اور اہل شرک کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اہل توحید میں سے بعض گناہگار بھی اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے۔ (۱)

۳ یہ کہنا کہ جو شخص ایک مرتبہ بھی جہنم میں داخل ہوگا وہ کبھی جہنم سے نہیں نکلے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ یہ قول باطل ہے۔ اہل توحید میں سے جو لوگ جہنم میں داخل ہوں گے وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ (۲)

۱ جہنم کی سزا ایک حقیقی مقام اور عذاب کی جگہ ہے۔ جو شخص جہنم کو حقیقی نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ یہ کوئی مجازی یا وہمی چیز ہے وہ درحقیقت جہنم کا منکر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ (۳)

۹ جنت کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔ اس سے فنا کا قول باطل ہے اور یہ کفر ہے۔ (۴)

شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك بالله شيئا دخل النار۔ (صحيح مسلم: ۱/۶۶)

ما كانوا يفترون۔ (آل عمران / ۲۴)

هذا التاويل يكفرهم لانه كانكار النصوص۔ (شرح / ۲۱۹)

ما شاء ربك۔ واما الذين سعدوا ففي الجنة خالدين فيها ما دامت السموات و الارض الا

ثالثها ان اهل النار يخرجون من النار احياء الى الزمهرير و اهل الجنة يعرفون بما يشفعهم عن الجنة وهو الرؤية، راسعها الا سمعي سوى وليس ما دلت السمعيات و لا نص كتابه على التابيد بل السمعي سوى ما شاء من الزيادة العبر المناهية على مدة بقاء السمعيات و لا نص

ولا فناء لهما (شرح فقه اكبر/ ۹۹)، أجمع المسلمون على خلود اهل الجنة في الجنة وخلود الكفار في النار۔ (شرح المقاصد ۳/ ۳۸۰)

۱۔ ووقفهم عندك لحجيم۔ فضلاً من ربك ذلك هو الفوز العظيم (الدخان ۵۶، ۵۷)، فيهم من يشاؤن عندربهم ذلك هو الفضل الكبر۔ (الشورى ۲۲)، الذي احسادار لمقامة من فضله لايمسنا فيها نصب ولا يمسنا فيها لغوب۔ (فاطر/ ۳۵)، ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم۔ (المائدہ/ ۱۱۸)، وان الله ليس بظلام للعبيد

(عقيدہ طحاويہ مع الشرح/ ۴۳۱)،

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں شرح المقاصد ۳/ ۳۷۴

کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کرنا کوئی ظلم نہیں بلکہ عین عدل و انصاف ہے۔(۱)

۱۲ جہنم میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا۔ جو عذاب قرآن کریم یا طریق متواتر سے ثابت ہے اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ مثلاً جہنم میں آگ کا عذاب ہوگا، آگ کا یہ حال ہوگا کہ جہنمیوں کے [illegible] پھوٹتا ہوا [illegible] جائے گا جس سے ان کے پیٹ اور جھلیاں جل جائیں گی [illegible] عذاب کی وجہ سے جہنم کے کنارے پر ہیں گے کبھی نکل نہیں سکیں گے [illegible] پیٹ اور سینہ ہوگا جہنمی نے گناہ کئے ہیں اسے کئی گنا [illegible] نہیں سکے گا [illegible] امت کا [illegible] رہیں گے [illegible] جہنم میں [illegible] ہوگا جنہیں سے [illegible] جہنم میں [illegible] ہے گا [illegible] جہنم میں [illegible] ہوگا [illegible] ہوگ

[illegible] جہنم میں ڈالا جائے گا اور ان سے ہمیشہ کی جائے گی جنہیں سے [illegible] آگ سے سایہ ہوں گے اور پینے کی آگ سے سایہ ہوں گے ایسا کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا جس سے انتڑیاں کٹ جائیں گی اور آنتیں کٹ جائیں گی جہنم کی آگ اس قدر تکلیف دہ ہوگی کہ [illegible] اور ہلاکت کریں گے۔

جہنم کے یہ تمام عذاب قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں اور ان سے [illegible] ان عذابوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا فرض ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ ان میں سے کسی بھی عذاب سے انکار کرنے یا اس میں شک کرنے سے آدمی [illegible] خارج ہو جاتا ہے۔(۱)

صديد يتجرعه ولا يكاد يسيغه۔ (ابراهيم/ ۱۷)، وقل الحق من ربكم فمن شاء فليؤمن ومن
يشوي الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا۔ (الكهف/ ۲۹)، يأتيه الموت من كل مكان
وما هو بميت ومن وراءه عذاب غليظ۔ (ابراهيم/ ۱۷)، وادلالعلان في اعناقهم والسلسل

۱۳ [illegible]

[illegible]

(السجدة ۱۳)، الذين يحشرون على وجوههم الى جهنم اولئك شر مكانا واضل سبيلا۔

وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين

منهم حرف مفسوم۔ (الحجر/ ٤٤)، وماوهم جهنم كلما خبت زدنهم سعيرا۔ (بني اسرائيل/٩٧)، انه من يات ربه مجرما فان له جهنم لايموت فيها ولا يحيى۔(طه/ ٧٤)، ثم لا يموت فيها ولا يحيى۔ (الاعلى/ ١٣)، وبرزت الجحيم للغاوين۔ وقيل لهم اين ما كنتم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقدیر

[illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible] (خیر و شر) ی بعمه وحده و حلوه و

[illegible] (لا تغییر للتقدیر، فیجب الرضا بالقضاء والقدر، وهو

[illegible] شی توجد من حسن وقبح و نفع و ضر، وما یحیط به من مکا

[illegible] (شرح فقه اکبر / ۱۳)

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: لسان العرب / ۸۷/۵، شرح المقاصد ۳ / ۸۲

۲۔ فعال لما یرید۔ (البروج ۱۶)، وربك یخلق ما یشاء ویختار۔ (القصص ۶۸)، وهو [illegible] بیع بعضه فلا یحد او یعدم سبحانه من الممکنات عندنا الامر [illegible]

(شرح عقیدہ سفارینیہ ۲ / ۱۵۵۔ ۱۵۶)

۳۔ انا کل شیء خلقناه بقدر۔ (القمر / ۴۹)، واللہ خلقکم وما تعملون۔ (الصافات ۹۶)، [illegible] ها۔ (الشمس / ۸)، قل کل من عند اللہ۔ (النساء ۷۸)، (الحد

[illegible] وبعین کل مخلوق بمشیته التی توجد من حسن وقبح ونفع وضر، [illegible] ثبت علیه من ثواب و عقاب۔ (شرح فقه اکبر ۱۳)

[illegible]

(بقرہ / ۱۱۷)، وهو الذی خلقکم من طین ثم قضی أجلا۔ (انعام ۲)، ان الله [illegible] وهو حلوه و مره کل منه سبحانه وتعالی بخلقه

(فلا رد للقضاء والقدر) [illegible] حکمه لا احد [illegible] اکبر، ۴۱)

۵ عقیدہ تقدیر و تعلیم دینے سے انسان مجبور محض نہیں ہوجاتا بلکہ اس میں عزت نفس اور اختیار باقی رہتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ میں یہ بات ہے کہ وہ اپنے اختیار سے جو کام چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کا ہاتھ نہیں روکتا۔ (۱)

۶ تقدیر دو قسم کی ہے

اول تقدیر مبرم: یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہوتی ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا ہے جو ہونے والی ہے۔

دوم تقدیر معلق: یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل نہیں ہوتی بلکہ اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ اس تقدیر کا علم [illegible] کے ساتھ معلق ہے بعض [illegible] کا علم ہوتا ہے اور بعض کا علم نہیں ہوتا مثلاً زید نے اپنے والدین کی خدمت کی تو اس کی عمر [illegible] خدمت نہ کی تو اس کی عمر [illegible]

۷ تقدیر کی یہ دونوں قسمیں بندوں کے اعتبار سے ہیں ورنہ اللہ کے نزدیک تقدیر مبرم ہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں [illegible] کے ساتھ معلق نہیں ہے بلکہ وہ قطعی طور پر [illegible] ہے۔ (۲)

۱۔ وملخص الكلام ما اشار اليه الامام حجة الاسلام الغزالي، وهو انه لمناط الحر المحصور بقدرة الله تعالى اختراعاً، وبقدرة العبد على وجه احرص لتعلق بعزمه عندنا بالاكتساب۔ (شرح مقاصد: ۳/۱۶۶، ۱۶۷)، ان العبد مختار مستطيع على الطاعة والمعصية وليس بمجبور،

المعبر عنه بام الكتاب او معلقا كان يكتب في اللوح المحفوظ فلان يعيش عشرين سنة ان لا يطيع ربه فيها كذا ذكره ابن حجر في كلامه حقاء اذ المعلق والمبرم كل منهما

۱ تقدیر کے چار درجات اور مراتب ہیں

۱۔ وہ امور جن سے متعلق اللہ تعالیٰ نے ازل میں یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ان امور سے متعلقہ تقدیر کو تقدیر ازلی کہتے ہیں۔

۲۔ وہ امور جنہیں اللہ تعالیٰ نے عرش و پانی وغیرہ کے پیدا کرنے سے قبل اور زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے طے فرمایا۔

۳۔ وہ امور جو حضرت آدم علیہ السلام سے قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں۔

۴۔ وہ امور جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں جب وہ ان سے پیدا ہوتے ہیں۔

تقدیر کے ان چار درجات میں سے پہلے دو درجات تقدیر کے ان امور سے متعلق ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور تیسرا اور چوتھا درجہ تقدیر کے ان امور سے متعلق ہے جو ظاہر ہو چکے ہیں۔[۱]

۹ عقیدہ تقدیر پر ایمان لانے کے بعد ہمیں ان امور سے بچنا چاہیے جو ہمیں اس عقیدہ سے دور کر دیں۔ ان امور کو اختیار کرنا چاہیے جو ہمیں اس عقیدہ پر ایمان میں مدد دیں۔ ان امور میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ وجہ ممکن مراعاۃ للمصالح ونائبہ۔ انہ قدر المقادیر، ویروی انہ کتب مقادیر الخلائق کلہم، والمعنی واحد قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ ونالہا: انہ لما خلق ادم علیہ السلام لیکون ابا للبشریۃ، وسدأمہ نوع الرسال احدث فی عالم المثال صورتیہ ومثل سعادتہم وشقاوتہم بالنور والظلمۃ وجعلہم بحیث یکلفون، وجعل فیہم معرفتہ والاخبات لہ وزاعہا حین یفع الا بحسبہ وخامسہا قبیل حدوث الحادثۃ، قبیل الامر فی حضرۃ القدس ویستقل شیئ مالی تسلط احکامہ فی الارض۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ۱ ۱۵۳ ۱۵۵) (وتقدیرہ) ای بمقدار قدرہ او (وکتبہ فی اللہ المحفوظ وحررۃ نبیا، وظہرہ فی ارضہ ناشا، ثم یحریہ حرفا وافیا فی عالم العقبی وابعا۔ (شرح فقہ اکبر ۵۳)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: العقیدۃ الواسطیۃ مع الشرح۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹

[illegible]

[illegible] سے بالا ہیں۔(۲)

ثم قال صلکم من احدا لا قد علم قال وکیع لقد کنت مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ

[illegible]

نعم ان للہ حجۃ علیہ [illegible] الکتب و بعثۃ الرسول، قال ا [illegible]

حجۃ داحضۃ باطلۃ لا یعاقب کل ذی عقل (عقیدہ اسفلیہ مع شرح/۲۸۱)

۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ الرمان فقال بھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم لا تنازعوا فیہ (جامع ترمذی ۲ ۴۸۰)، عن عائشۃ قالت اسمعت رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] ۹)، "التعمق والنظر فی ذلک ذریعۃ الخذلان" (عقیدہ طحاویۃ ۱۹)

برزخ وعذابِ قبر

[illegible]

ہے اس لئے اُس کو عالم برزخ کہا جاتا ہے۔(۱)

[illegible]

مجازاً قبر ہوگی۔(۳)

[illegible]

۲۔ ولا یحصل علی احد منهم مات ایذاء لا بعد علی قبره لهم کفروا بالله [illegible]

لأخرجه هـ في برزخ (سنده ص ۱۵۸)، قال العلماء: عذاب القبر هو عذاب البرزخ، [illegible] صنف إلى القبر لأنه المعاين له الأكثر من [illegible] فمن مات ولم يصل أو عمل في بحر أو دبر في تربة۔ (شرح الصدور ۱۶۴)

۳۔ فما سوى ذلك مكروه وبكره فعل أهل السنة [illegible] وفي بعض نسخ أو المصنف أو مهجور البرزخ بعد أن أخرجه في البرزخ۔ (سبل الهدى والرشاد ۲ ۱۳۸)، ذكر العلماء في هذا الحديث في بعض نسخ [illegible] المصنف في البقاء بعد ذلك ولم يصح عنه (شرح ۲۱۰)

[illegible]

عقيدة صفية ۲ ۹، شرح الصدور ۱۶۳ ۱۹۰

[illegible] جاتا ہے۔ نیک شخص کو عالم برزخ میں
راحت اور آرام ملتا ہے اور اسے اعمال سے فوز حاصل ہوتا ہے، اور برے شخص کو برزخ میں اور
اسے عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔(۱)

[illegible] عالم برزخ میں روح اور جسم دونوں کو ثواب اور عذاب سے یا اذاب روح اور جسم دونوں کو
باقی رہتے ہیں اور یہ ثواب اور عذاب [illegible] میت [illegible] ثواب اور عذاب محسوس ہوتا ہے۔(۲)
[illegible] موت کے وقت [illegible] سے نکل جاتی ہے۔ روح کبھی فنا نہیں ہوتی، [illegible]
[illegible] کے لئے [illegible] ضرورت ہوتی ہے۔ میت کو جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی
روح واپس جسم میں لوٹا دی جاتی ہے پھر روح کا جسم کے ساتھ تعلق ختم ہو
جاتا ہے اس کے بعد قیامت کے دن عذاب محسوس ہوتا ہے۔(۳)

سعید رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ انما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من
حفر النار۔ (جامع ترمذی ۲ ۵۲۴)

۲۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال النبی ﷺ ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ أصحابہ،

قد مایتألم ویتلذذ ویشهد بذلك الكتاب والاخبار والآثار [illegible] وقد اتفقوا على أن الله تعالى
[illegible] فلهذا لايعرف حياته كمن اضاءته سكنة۔

"ان العبد اذا احتضر أتاه ملك فی أحسن
[illegible] وأطيب ريح، فحسن عنده نفس روحه، وأتاه بكفان يحنوط من الجنة [illegible]

هذه الروح الطيبة التي فتحت لها أبواب السماء؟ وتسمى بأحسن الأسماء التي كانت

عندي في الأرض [illegible]

انصرفي يا أعداء الله عنه من الثواب، ويفتح له باب عند رأسه الى النار، فيقال له انصرف
صرف الله عنك من العذاب ثم يقال له [illegible] فرة العين، فليس شيء أحب إليه من قيام
[illegible] أن أهل الحق اتفقوا على أن الله يحيي في
[illegible] عنه ما يتألم به ويتلذذ۔ (فقه اکبر / ۱۰۱)

۷: انسان اور جنات کے علاوہ باقی مخلوق میت پر عذاب ہونے کی حالت میں اس کی چیخ وپکار کو سنتی ہے۔(۱)

۸ [illegible] جنات سے برزخ کے تمام احوال پوشیدہ میں رکھے گئے ہیں تاکہ ایمان بالغیب باقی رہے۔

۹ [illegible] برزخ کے احوال اس وقت بھی پوشیدہ ہیں جب کہ دنیا کا جہان اور برزخ کا جہان ایک ہی جہان ہے تمام لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے اور نظر نہیں آتے [illegible] جہان کے احوال کو نہ تو حواس نہ ہی نظر نہ آنے والی قوتیں میں سے استعداد ہے۔(۲)

۱۰ قبر میں ہر آدمی کے ثواب اور عذاب [illegible] مومنین کو [illegible] راحت اور آرام حاصل ہوں گے اور کافرین کو [illegible] عذاب دیا جائے گا اور عذاب میں مبتلا ہوں گے۔(۳)

تسمعه البهائم كلها (صحيح بخاري: ٢/٩٤٢)، عن ام مشرء أن رسول الله ﷺ [illegible] استعيذوا بالله من عذاب القبر قلت: يا رسول الله، وانهم ليعذبون في قبورهم؟ قال نعم، عذابا تسمعه البهائم. (مسند احمد: ٦/٣٩٥)، عن انس رضي الله عنه قال: قال النبي ﷺ ثم يقمعه قمعة بالمطراق يسمعها خلق الله عز وجل كلهم غير الثقلين

[illegible]

القبر ما أسمع. ولما كانت هذه الحكمة منتفية في حق البهائم سمعته وأدركته. (عقيده طحاويه مع الشرح/ ٤٠١)، فبحسب اعتقاد ثبوت ذلك والايمان [illegible] ولا تتكلم هو عيته، لكونه لا عهد له به في هذا الدار [illegible] قال عود الروح الى الجسد ليس [illegible] اليه اعادة غير الاعادة المألوفة في الدنيا. (عقيده طحاويه مع الشرح ٣٩٩)، وانه حي لا مرية فيه، وبدلك، يتمير المؤمنون بالغيب من غيرهم. (عقيده طحاويه مع الشرح/ ٤٠٠)

۳۔ عن انس، قال قال رسول الله [illegible] العبد اذا وضع في قبره [illegible] أتاه ملكان فيقعدان له فيقول اشهد انه عبدالله ورسوله فيقال [illegible] فقد ابدل الله به [illegible] الحلق غير النفس۔" (مسند احمد ٣/١٥٥)

١ـ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من صلى على عند قبري سمعته ومن

۱۲ [illegible] ختم کر دیا جائے گا۔(۱)

[illegible] جانتے ہیں۔(۲)

[illegible] رضی اللّٰہ عنہما ان سعد بن عبادۃ توفیت امہ وھو غائب عنھا فاتی رسول اللّٰہ [illegible] رسول اللّٰہ، ان امی ماتت وأنا غائب، اینفعھا ان تصدقت بہ عنھا؟ قال نعم، قال، فانی أشھدک، أن حائطی المخراف صدقۃ علیھا۔(صحیح بخاری: ۱/۲۸۶)

قال ابن القیم: ثم عذاب القبر قسمان: دائم وھو عذاب الکفار ولبعض العصاۃ ومنقطع، وھو عذاب من حقت حرائمھم من العصاۃ، فأنہ یعذب بحسب جریمتہ، ثم یرفع عنہ وقد یرفع عنہ بدعاء أو صدقۃ أو نحو ذلک۔(شرح الصدور/ ۱۶۴)

[illegible]

لأول [illegible] في بعض الأمم۔

[illegible]

الرابع [illegible] في البرزخ، فانھا وان کانت قد فارقتہ بالموت، فانھا لم تفارقہ فراقا کلیا بحیث لم یبق لھا الیہ التفات۔

[illegible]

في فناء البعض عند القیامۃ واتفقوا علی بقائھا بعد موت جسدھا۔

(الیواقیت والجواھر ۲/۱۳۵)

حیاتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

۱ حضور اکرم ﷺ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی یہ حیات برزخی ہے اور جسمانی ہے۔(۱)

۲ حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کی قبور مبارکہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو شخص صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے، آپ سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔(۲)

یفوقہ من حیث النظر کون الشہداء احیاء بنص القرآن والانبیاء افضل من الشہداء

ثبت فی الحدیث ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔ رواہ البزار و صححہ البیہقی (نیل الاوطار ۳/۲۶۱)، لان الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام احیاء فی قبورھم۔ وقد اقام السکیر علی افتراء ذلک ابو القاسم القشیری (رد المحتار: ۳/۳۶۶)، لاشک فی حیاتہ

فمقتضاھا حیاۃ الابدان حالۃ الدنیا مع الاستغناء عن الغذا (وفاء الوفاء ۲/۷۰۴)

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ/۳۷۳)

۳ انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات اپنی قبور مبارکہ میں مختلف مشاغل اور عبادات میں مصروف ہیں۔ ان کی یہ عبادات تکلیف شرعیہ کے طور پر نہیں بلکہ حصول لذت کے طور پر ہے۔ (۱)

۴ حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات وقبر مبارک میں حاصل ہونے والی حیات اس قدر قوی اور دنیوی حیات سے مشابہ ہے کہ یہ حضرات ظاہری حیات کے احکام کی طرح احکام حیات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات وفات کے بعد بھی جاری ہوتے ہیں مثلاً ازواج مطہرات سے نکاح جائز نہ ہونا، ان کی میراث تقسیم نہ ہونا، امت کے سلام سننا وغیرہ۔ (۲)

هو من باب التكليف الذي يمتحن به العباد(

سے بھی افضل ہے۔(۲)

ترین عبادت ہے۔(۳)

حدیث ۶۵۵۳)، انه (عیسی) علیه السّلام یاخذ الاحکام من نبینا ﷺ شفاها بعد نزوله و

و علی من الصدقة فیه فان صلوتکم معروضة قال قلت و کیف تعرض صلوتنا علیك و قد ارمت فقال ان اللّٰه حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء(سنن نسائی ۱/ ۲۰۴)،

علی نائب بلغته(کنز العمال: ۱/ ۴۹۲)، وقدروی ابن ابی شیبة والبزار فصی عنه من صلی

لصلوة والسّلام علیه من البعد قدرواه اهل الیمن من عبر وجه(فتاوی ابن تیمیه ۲۷/ ۱۱۶)

(شرح زرقانی علی المواهب ۱۲/ ۲۳۴، ۲۳۵)

الاعلام (شرح ابرزقانی علی المواهب ۱۲/ ۱۷۸)

٨ [illegible] آنحضرت ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے۔(۱)

٩ [illegible]

١٠ [illegible]

الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیامة (معجم کبیر للطبرانی: ۲۲۵/۱۲)، مسجدی کنت له حجتك مبرورتا وهو فی مسند الفردوس)(وفاء الوفاء: ۱۳٤۷/٤)، وقد جمع المسلمون علی استحباب زیارة القبور، کما حکاه النووی والوجیه الطاهرة، فزیارته ﷺ مطلوبة بالعموم والخصوص لما سبق ولان زیارة القبر تعظیم صاحبه ﷺ واحب ولهذا قال بعض العلماء: [illegible] زیارة مسجده الشریف، الصلاة فیه (شرح الزرقانی علی المواهب، ۱۲/۱۸۳، ۱۸٤)

٢۔ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما (النساء: ٦٤) السلام واخبره انهم مسلمون وقل له علیك الکیس الکیس فاتی الرجل عمر رضی الله عنه الفتوح الذی رأی المنام المذکور، بلال بن الحارث المزنی احد الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه ومحل الاستشهاد طلب الاستشفاء منه ﷺ وهو فی الفرج ودعاؤه لربه فی هذه الحالة غیر ممتنع وعلمه بسؤال من یسأله قد ورد فلا مانع من سؤال الاستشفاء وغیره منه

۲/۲۳٦تا ۲۳۹) وکذلك ایضا ما یروی ان رجلا جاء الی قبر النبی صلی الله علیه وسلم فشکا الیه الجدب عام الرمادة فرآه وهو یامره ان یاتی عمر فامره ان یخرج فیستسقی بالناس (اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیه ۳۷۳)

طلب، سیدہ اور استشفاع کے وقت بھی منہ چھپا کر ان کی طرف ہی رخ کیا جاتا ہے۔ (۱)

۱۱ حضور اکرم ﷺ اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات وفات کے بعد اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح نبی و رسول ہیں جیسا کہ وفات سے پہلے دنیوی زندگی میں تھے، اس لئے نبی کی وفات سے اس کی نبوت و رسالت ختم نہیں ہوتی۔ (۲)

۱۲ حضور اکرم ﷺ پر نعت سے درود شریف پڑھنا مستحب اور افضل ترین نیکی ہے۔ یہ ان افضل درودوں میں سے ہے جس کے الفاظ آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں، وہ درود منقول ہو یا غیر منقول، کسی بھی وقت سے خالی نہیں ہے، تاہم جمعہ کے دن کا مخصوص صحیح ہے۔ (۳)

۱۳ سب سے افضل درود ابراہیمی ہے، جسے نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ (۴)

وهو الذي ذكره أصحاب الشافعي واظنه منقولا عنه (فتاوى ابن تيمية: ۱۱۷/۲۷)

الملل والنحل ۸۸/۲

شاءة عليه الصلاة السلام من الله عزوجل (روح المعاني: ۷۷/۱۲)

وهي الموافقة لما في الصحيحين وغيرهما (رد المحتار ۵۱۲/۱)

۱۴ حضور ﷺ کی پیدائش کی حالت میں سے کہ آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا اسی لئے آپ ﷺ کی نیند سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔(۱)

۱۵ حضور ابراہیم ﷺ اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا اپنے لخت جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے کے پر چھری چلا دی تھی۔(۲)

اعینهم ولا تنام قلوبهم (صحیح بخاری: ۵۰۴/۱)

اذا نام لم یوقظه حتیٰ تکون هو یستیقظ لانا لا ندری مایحدث له فی نومه

توسّل

۱۔ توسل کا معنی ہے ذریعہ اور وسیلہ۔ (۱)

۲ [illegible] کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز ہے۔ (۲)

۳ [illegible] جائز ہے۔ (۳)

۴ [illegible]

۱۔ وسل: الوسيلة: المنزلة عند الملك والوسيلة الدرجة والوسيلة: القربة۔ ووسل فلان الى الله

۲۔ وقال السبكي يجوز التوسّل بالنبي صلى الله عليه وسلم الى ربه ولم ينكره احد من السلف والخلف الا ابن تيميه فابتدع مالم يقله عالم قبله (ردالمحتار ۵ / ۲۵۰)، ان التوسّل بجاه غير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا بأس به ايضا ان كان المتوسّل بجاهه معتقدا ان له

ويستفاد من قصة العباسؓ استحباب الاستشفاع باهل الخير والصلاح واهل بيت

منافعها بجواز التوسّل في الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء

توسّل الیك بنبيك فاسقنا قال فيسقون (صحيح بخاري: ۱ / ۱۳۷)، عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر اتى النبي ﷺ فقال ادع الله ان يعافيني قال ان شئت صبرت

والتوسّل بالنبي ليستجاب (حجة الله البالغه: ۲ / ۶)

[illegible] سمجھنا شرک ہے۔(۱)

[illegible] توسل جائز ہے۔(۲)

[illegible] (۳)

[illegible]

قال منهم من قصد بزيارة قبور الانبياء والصلحاء ان يصلي عند قبورهم ويدعو عندهم ويسألهم الحوائج وهذا لا يجوز عند احد من علماء المسلمين قال العبادة وطلب الحوائج والاستعانة لله وحده (مجموعہ بحار الانوار ۲/ ۷۳)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: حجۃ اللہ البالغہ: ۱/ ۱۲۲

۲۔ وما جاء في الصحيحين من "حديث الغار" ان ثلثة نفر فدا حدهم انطر فصلوا الى غار في الجبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل الى ان فرج الله عنهم بتوسل صالح

[illegible] بهذا على انه يستحب للانسان ان يدعو في حال كربه وفي دعا الاستسقاء وغيره بصالح عمله وبه توسل الى الله تعالى به لان هذا فعله فاستحب لهم ذكره اسى

[illegible] عليهم وجميل فضائلهم (شرح نووی علی مسلم ۲/ ۳۵۳)، فالتوسل الى الله بالنبي هو التوسل به لا بسماعه بهم وطاعتهم كالصلوة والسلام عليهم ومحبتهم وموالاتهم

۳۔ فانه توسل وشفع واتخذه الاستعانة بالنبي ﷺ وسائر الانبياء والصالحين ليس لها معنى في قلب المسلمين عبر دين ولا يقصدونها احدمنهم سواء فعل لم يسر صدره بذلك فلست على نفسه (شفاء السقام ۱۲۹ بحوالہ تسکین الصدور ۴۰۵)

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں زیارۃ القبور ۱۱۸، انعام عیسی ۴۱

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ

۱ [illegible] ہے [illegible] نے حالت ایمان [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی [illegible] حالت ایمان [illegible] اس کا نام تبع تابعین ہے۔(۱)

۲ [illegible] اسلام کے بعد قیامت تک آنے والوں میں سب سے افضل [illegible] رضی اللہ عنہم ہیں۔(۲)

۳ [illegible] سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، پھر باقی چھ صحابہ [illegible] سے افضل ہیں۔ ان چھ کے نام یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم۔ پھر اصحاب بدر، پھر اصحاب احد، پھر اصحاب بیعت رضوان، پھر فتح مکہ سے پہلے [illegible] اور غزوات میں شریک ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم، پھر فتح مکہ کے بعد [illegible] والے صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔(۳)

[illegible] كالمكفوفين مسلمانهم مات على الاسلام (سراس/۳۲۸۰۸)

[illegible] (سراس/۳۰۰)

[illegible]

[illegible] كلاوعبدالله الحسني (شرح فقه اكبر/۱۲۰)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: الاصابۃ ۱/ ۲۴، البواقیت والجواہر: ۲/ ۷۶

۴ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم عادل و مؤمن کامل و جنتی ہیں۔(۱)

۵ قیامت تک ولی بڑے سے بڑا ولی کسی اولی صحابی کے مرتبے نہیں پہنچ سکتا، نہ کسی غیر صحابی ولی یا صحابی کسی نبی کے مرتبہ نہیں پہنچ سکتا۔(۲)

۶ تمام صحابہ بلا تفریق معیار حق و تنقید سے بالا تر ہیں۔(۳)

۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات و مشاجرات امارت، دیانت، تقویٰ، دینیت کی بنا پر اختلاف اجتہادی کی بنا پر ہیں، ان میں سے جن سے خطا اجتہادی ہوئی وہ بھی بڑے اجر کے مستحق ہیں اس لئے کہ مجتہد کو بھی ایک اجر ملتا ہے اور جس سے خطا اجتہادی پر ہوئی ہیں معاف ہے نہ آخرت میں۔(۴)

جاهدوا في سبيل الله والذين اووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة ورزق كريم (الأنفال/٧٤)، والسابقون الاولون من المهاجرين

مصدقا لظواهر الكتاب وسنة واجماع من يعتد به (مرقات: ٥/٥١٧)، ليس في الصحابة من

الشرح/٤٦٩)

السفهاء (البقرة ١٣)

نبي عليهم واوصى امته بعدم سبهم وبغضهم واذاهم، وما ورد من المطاعن

۸ ۔ ۔ ۔

[illegible]

[illegible]

۱۳: خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

[illegible]

۱۔ نعم لاشك فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنہا او انکر صحبة الصدیق او عثمان او الستة الباقین او علی او ان حسنا علی فی الوحی و نحو ذلك مما [illegible] لمخالف للقرآن ولکن لو تاب تقبل توبته۔ (ردالمحتار ۴: ۳۳۷)

[illegible]

۳۰۹/۶، بحر الرائق ۵: ۲۱۳، فتاوی عالمگیریہ: ۲: ۲۶۴

۲۔ عن العرباض قال قال رسول اللّٰہ ﷺ: علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین [illegible] الخلافة بعدی ثلاثون سنة (سنن ابو [illegible] ۲: ۲۹۳)، قال ابن رجب حنبلی: السنة هی الطریق المسلوك فیشمل ذلك التمسك بما کان علیه هو و خلفاء الراشدون من الاعتقاد و العمل و الاقوال و الاخلاق و غیرها من الدین بما [illegible] (جامع العلوم والحکم ۱: ۲۳۰)

۱۴: خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کا نام عمر، لقب فاروق اور کنیت ابو حفص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں حضور [illegible] سے جا ملتا ہے۔ آپ کا ننھیال اور ددھیال دونوں قبیلہ عدی سے تھے۔ آپ کی پیدائش بعثت سے تیرہ سال قبل مکہ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ تھیں جو ابو جہل کی چچا زاد بہن تھیں۔ آپ کے والد خطاب بن نفیل مکہ کے معزز ترین لوگوں میں سے تھے۔ آپ کا شمار مکہ کے ان سترہ افراد میں ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے۔ آپ نے نسب، تاریخ اور ادب کی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ آپ نے شہسواری اور پہلوانی کی تربیت بھی حاصل کی

کی شہادت کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے، تقریباً پونے پانچ سال منصب خلافت سنبھالا۔ ۴۱ھ رمضان المبارک ۶۶۰ء میں عبدالرحمن بن ملجم کے ہاتھوں کوفہ میں شہید ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔(۱)

۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین مقرر ہوئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ تک خلیفہ رہنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلافت راشدہ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلامی سلطنت کے پہلے بادشاہ حکمران ہوئے تاہم تاریخ میں۔(۲)

۱۸:۔۔۔ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم

اہل بیت سے مراد بیوی، بچے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات، تین صاحبزادے، چار صاحبزادیاں، داماد، نواسے، نواسیوں کی اولاد آپ کے اہل بیت ہیں۔(۳)

۹ ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ہے جن میں سے ۱۰ نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں وصال فرمایا، ایک حضرت خدیجہ ۱۰ھ کی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (۹) ازواج مطہرات آپ ﷺ کی وفات کے وقت حیات تھیں۔

ذیل میں ازواج مطہرات کے اسماء گرامی بترتیب نکاح دیئے جاتے ہیں

۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما

۴۔ حضرت حفصہ بنت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۔ حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۷۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔ تاریخ الخلفاء/ ۱۳۱، ۱۳۴، شرح فقہ اکبر/ ۶۸، ۶۹، الاکمال/ ۶۱۵

۳۔ تفسیر حاشیہ شیخ زادہ: ۶/ ۶۳۵

۸۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۹۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۱۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا

[illegible]

۱۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۔ حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۔ حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا(۱)

۲۰ [illegible] کا سلسلہ نہیں چلا۔(۲)

[illegible]

[illegible]

سلسلہ الشریف منها فقط من جهة السطين اعنى الحسين (شرح فقه اكبر / ۱۱۰

الحديجة و هو ابن بضع و عشرين سنة و ولد له منها قبل مبعثه القاسم و رقية و زينب و ام كلثوم و ولد له بعد المبعث الطيب و الطاهر و فاطمة عليه السلام

(اصول کافی / ۲۷۹ کتاب الحجة باب مولد النبی صلعم)

فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۲۱ [illegible]

۲۲ [illegible]

۲۳ [illegible]

۲۴ [illegible] طریقوں کو گمراہی اور بدبختی سے تعبیر کیا۔(۴)

۲۵ [illegible]

۲۶ [illegible] قرار دیا۔(۶)

[illegible]

استوکلیں (آل عمران/۱۵۹)

[illegible]

صفو الدین و الامر (تفسیر کبیر. ۸/۴۱۳)

[illegible]

٤۔ فان امنو بمثل ما آمنتم به فقداهتدوا، وان تولوا فانما هم فی شقاق (البقرہ/۱۳۷)

٥۔ اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى لهم مغفرة و اجر عظيم (الحجرات/۳)

[illegible]

۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ورسول اللہ ﷺ کا متبع اور پیروکار قرار دیا۔ (۱)

۲۸ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود ان کے اوصاف بیان فرمائے کہ وہ آپس میں بڑے مہربان اور کافروں پر بڑے سخت ہیں، وہ بڑے عبادت گزار ہیں، اللہ کی خوشنودی کے طلبگار ہیں، تورات اور انجیل میں بھی ان کی مدح بیان فرمائی، ان کو کامیاب اور جنتی قرار دیا۔ (۲)

۲۹ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی امت میں سب سے بہتر قرار دیا۔ (۳)

۳۰ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کو اپنے ساتھ محبت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض کو اپنے ساتھ بغض قرار دیا۔ (۴)

۳۔ مثل احد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه (صحيح مسلم: ۲/۳۱۰)

فضائل اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم

۳۱ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کو دیگر تمام عورتوں سے افضل قرار دیا اور انہیں ہر قسم کی ظاہری و باطنی گندگی سے پاک قرار دیا۔ ( )

۳۲ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو عیبات یعنی پاکیزہ عورتیں قرار دیا اور ان پر الزام تراشی کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں لعنت اور عذاب عظیم کا مستحق قرار دیا۔ (۲)

۳۳ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو اہل بیت سے محبت کا حکم دیا اور فرمایا کہ مجھ سے محبت کی بنا پر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔ (۳)

۳۴ حضور اکرم ﷺ نے اہل بیت کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مثل قرار دیا کہ جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی نوح علیہ السلام پر سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہو گیا۔ (۴)

اسی طرح جس نے اہل بیت سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے اہل بیت سے بغض رکھا وہ گمراہ ہوا۔

۳۵ حضور اکرم ﷺ نے قرآن مجید اور اہل بیت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں پہلی چیز کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت و نور

اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔ (الاحزاب / ۳۲۔۳۳)

يوم تشهد عليهم ألسنتهم وأيديهم وأرجلهم بما كانوا يعملون ۔ يومئذ يوفيهم

للطيبين والطيبون للطيبت أولئك مبرؤن مما يقولون لهم مغفرة ورزق ك

(نور ۲۳۔۲۶)

رسول الله ﷺ أحب الله مما يعدلكم من بعده

٤۔ عن ابي ذر رضي الله عنه قال: سمعت رسول ... يقول: مثل اهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركبها نجا، ومن تخلف عنها غرق۔ (مستدرك حاكم: ۳۳۴/۲، ۱۲۴۳/٤)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں عباسؓ سے ہوں۔(۳)

[illegible]

۱۔ عن یزید بن حیان قال انطلقت انا و حصین بن سبرة و عمر بن مسلم الی زید بن ارقم فلما جلسنا قال قام رسول اللّٰہ یخطبنا یوما فینا خطیبا ثم قال اما بعد الا ایها الناس فانما انا

عصبی۔(صحیح بخاری: ۱/ ۵۳۲)

۳۹　حضرت حسن سے متعلق ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں سے درمیان صلح کرائیں گے۔(۱)

۴۰　حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے متعلق ارشاد فرمایا: میں جس سے جنگ کروں گا میری ان سے جنگ ہوگی اور جو ان سے صلح کرے گا میری ان سے صلح ہوگی۔(۲)

المسلمین۔ (صحیح بخاری: ۱/۵۳۰)

حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم۔(جامع ترمذی: ۲/۷۰۶)

معجزات

۱ [illegible] (۱)

۲ [illegible] ہوتا ہے۔(۲)

۳ [illegible] (۳)

۴ [illegible]

[illegible] (کتاب التعریفات للجرجانی/۱۷۶)، المعجزة من العجز [illegible] فی التحقیق المعجز فاعل العجز فی غیره هو الله سبحانه(مرقاة [illegible] ۵۳)، معجزه عبارت است از امر خارق عادت که بر دست مدعی نبوت بمقتضای مکریں نبوت صادر شد و کسے مثل او کردن نتواند(مجموعه فتاوی: ۱۸/۲)

[illegible]

دالك سل امس ناول وهلة نما جاء به رسوله لقوة نصبه من الایمان فاستحاب بایسر مس وامامن لیس له نصب فی الایمان لم یستحب بالمعجزات ولا بغیرها قال تعالی من یردان یضله

۵ دجال کے ہاتھوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے عادت کا خلاف ظاہر ہوگا جیسا کہ دجال کے بیان میں گزر چکا ہے لیکن وہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور کانا ہونے کے خدائی کے دعویٰ کی حقیقت ہر انسان پہچانتا ہے۔ ( )

۶ انبیاء علیہم السلام سے جو معجزات بطور قطعیت کے ثابت ہیں ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے ایسے قطعی معجزات میں سے کسی بھی سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ید بیضا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے [illegible]

انبیاء کرام علیہم السلام سے صادر ہونے والے معجزات کو قطعی دلائل سے ثابت نہیں ہوتا، ۱۵/۱۱۸۔

ضلالت وگمراہی ہے۔(۱)

۷ معجزہ کسی نبی اور رسول کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا، جب چاہیں اسے ظاہر کر دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں اور جو معجزہ چاہتے ہیں اسی کے ہاتھوں ظاہر فرما دیتے ہیں۔(۲)

۸ اللہ تعالیٰ نے بعض مرتبہ نبی سے مطالبہ کے مطابق نبی کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر فرمایا اور بعض مرتبہ نبی کی طرف سے مطالبہ کے باوجود بھی نہیں فرمایا، اس میں حکمت الٰہی ہے، یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔(۳)

۹ [illegible] قیامت تک باقی رہیں گے، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نبی نہیں آئے گا

[illegible]

تعالیٰ و درمعجزہ کسب بزار بندہ بیست (مدارج النبوۃ: ۱۹۶/۲)

[illegible]

رسولا (بنی اسرائیل/ ۹۰تا۹۳)

[illegible] سے بعد وحی آسمان کی طرف سے [illegible] دلیل پر [illegible] سے [illegible] دلیل [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]

کرامات

۱ امت اس خرق عادت کا نام رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی تائید کے لئے ان سے ظاہر فرماتے ہیں۔ (۱)

۲ [illegible] ظاہر ہونا حق ہے۔

۳ [illegible] ولی ہونے سے [illegible] کرامت کا پایا جانا ضروری ہے، ہاں جس شخص سے کرامات ظاہر ہوں وہ [illegible] (۲)

[illegible] اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کرامات ظاہر فرماتے ہیں۔

[illegible] کی قدرت کاملہ کے [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] (۳)

۱۔ والکرامۃ خارق للعادۃ لانہا غیر مقرونۃ بالتحدی وھی کرامۃ للولی (شرح فقہ اکبر/۷۹)

(و الکرامات للاولیاء حق) ای ثابتۃ بالکتاب والسنۃ والولی ھو العارف باللہ و صفاتہ بمایکمل لہ المواظبۃ علی الطاعات المجتنب عن السیئات المعرض عن الانہماک فی لذات و الشہوات و انفعلات (شرح فقہ اکبر/۷۹)

یشہد بصدق ایمان الکفرین و خرق العادات فیری ذلک منک فی ظاہر العقل و الحکم

او در حقیقت فعل حق است کہ بردست ولی ظہور یافتہ چنانچہ معجزہ بردست نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ فتوح الغیب/۷۰، ۲ مقالہ ۴۶، بحوالہ راہ ہدایت/۵۵) بل ہو فعل

اختیار او لاختیار لاحد فی افعال اللہ تعالیٰ و تقدس (فتاوی رشیدیہ/۲۵)

ولی ہونا اور ہر ولی کا صاحب کرامت ہونا ضروری نہیں ہے۔(۱)

۲ کسی ولی کی کرامت درحقیقت اس نبی کا معجزہ ہوتی ہے جس کی امت میں سے یہ ولی ہے، یہ ولی اس امتی کی اپنے نبی سے پیروی کی علامت ہے۔(۲)

۳ ہر نبی کی علامت کا خارق عادت ہونا ضروری ہے، کرامت تمام مسلمان ولیوں میں ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ تمام صفات کمال میں ہر امتی کو اپنے نبی کی تمام نبی میں سے ہر نبی کا معجزہ اور ہر امت ہر نبی کے ولیوں میں سے ہر ولی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔(۳)

۴ اولیاء اللہ کی کرامات کا ثبوت قطعیہ سے ثابت ہے، ان کا انکار ان لوگوں کا کام ہے جو قرآن و حدیث کے قطعی نصوص کا انکار کرتے ہیں، یہ قطعی نصوص کرامات میں سے کسی چیز سے ثابت ہونے کا انکار کرتے ہیں، جو ثابت ہو جاتا ہے۔ مثلاً کتاب و سنت کی نصوص میں ثابت ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بے موسم پھل کا آنا، وغیرہ۔(۴)

تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں، شرح فقہ اکبر / ۸۰

اللہ علیہ وسلم (فتاویٰ ابن تیمیہ. ۲۷/۱۱)

احاط بکل شیء علماء وھو علی کل شی قدیر، وھو حی عن الظلمین

فارسول ربك لاهب لك علاما زكيا قالت انى يكون لى علام ولم يمسسنى بشر ولم اك بغيا قال كذلك قال ربك هو على هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا(مریم/۱۹/۲۱)، كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا قال يامريم

عیسیٰ علیہ السلام ومن صاحب سلیمان علیہ السلام ... وبعد ثبوت الوقوع لا حاجة الى

[illegible] امور [illegible] سے ثابت ہیں، انکی تعمیر کرنا بھی ضروری ہے لیکن
[illegible] کا انکار صحابہ کرام نے۔( )

شعبدہ بازی

۱ [illegible] ہاتھوں [illegible] سے ڈھیل ہے یا شعبدہ بازی ہے۔(۲)

۲ [illegible] ہوتی ہے [illegible] نہیں کرسکتا۔(۳)

۳ [illegible]

۔ لان خبر الواحد محتمل لا محالة و یقین مع الاحتمال و من انکر هذا فقد سفه نفسه

مومن فاسق و مما یجب ان یعلم ان من واظب علی الریاضات الشاقة ظهرت عنه الخوارق ولو کان کافرا و هذا امتحان شدید لضعفاء المسلمین و سبب لضلالهم و سواء اعتقد هو

علی وفق عرضه سمی به لانه یوصله بالتدریج الی النار (سراج ۲۷۲)، واعلم ان فرق السحر انما یکون علی وجوه کثیرة ولیس مراد نا هنا الا خرق العاده من نحت استفامة علی

(۲۱۶، ۱

سماء یلتقط بها ذاکرها فیظهر عنها ذلک الفعل المسمی خرق عادة فی ناصر عین الحرلین

۳ شعبدہ بازی ایک اختیار ہے جس سے [illegible] اختیار سے بوقت [illegible] جاتا ہے۔ یہ شعبدہ شعبدہ باز کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے [illegible] ہے جب چاہیں [illegible] ظاہر کر دیں۔(۱)

وعصمناه ملاد والشعبذة انما يروح امرها على الصغار وضعفاء العقول وجهة

بخلاف الكرامة فان صاحبها لا يتحدى بها ولا يظهرها وقت الدعوى كانت شعبذه

على اعين محصوصة ممن شاء ان يعميها لمع قبه مدع غيره ويأتي بمثل ما اتى به

جنات

[illegible] مخلوقات میں سے ایک قدیم مخلوق ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش سے بہت پہلے آگ سے بنایا تھا۔(۱)

۲ [illegible] تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کی وجہ سے [illegible] (۲)

۳ [illegible] جنات اور انسان سے [illegible] جنات اور انسان [illegible] (۳)

۴ [illegible] جنات مختلف شکلیں اختیار کرتے ہیں۔ اسی لیے [illegible] کتے کی شکل اختیار کرتے ہیں۔(۴)

عصی (الیواقیت والجواهر ۱/ ۳۶)، ليس ابليس بأب للجان والجان خلق من اسم لاشكله [illegible] هو الذي هو الانسان (اليواقيت والجواهر ۱/ ۱۴۴)

۳۔ [illegible] (الاعراف/۲۷)

هو الذي جعل الجن بحيث يبصرون الجن فلا ندركهم لاعصار الا متجسدين [illegible]

۴۔ عن ابي سعيد رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الجن ثلاثة اصناف فصنف لهم اجنحة [illegible] فهافي الهواء وصنف حيات وكلاب وصنف يحلون ويضعون [illegible]

۱ ۱۳۶)، معناه والله اعلم من حيث لا نراهم في الصورة التي خلقهم الله عليها ونراهم اذا تشكلوا في غير صورهم من كلب وهر فالامر بل هو واقع كثيرا (اليواقيت والجواهر ۱ ۱۳۵)، وقد اقدر الله تعالى الجن على ان يظهر وافي اي صور شاؤ كما اقدر الانسان يصير في اي شكل شئتا [illegible] وانما يتشكل بصورة الرجل بواسطة الهواء المتكاثف لان الهواء اذا تكاثف امكن ادراكه كالسراب (اليواقيت والجواهر ۱/ ۱۳۵)

۵ مجموعی لحاظ سے جن انسان سے زیادہ قوی ہیں لیکن بعض قوتیں ایسی ہیں جن میں انسان جن پر سبقت لے جاتا ہے اور انسانی جسم میں حلول کرجاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔(۱)

۶ جنات کی عمریں انسانوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہیں کئی کئی سو سال ان کی عمریں ہوتی ہیں۔(۲)

۷ انسانوں کی طرح جنات بھی عقل و شعور رکھتے ہیں اور مکلف ہیں اللہ کے احکامات کے پابند ہیں۔(۳)

۸ انسانوں کی طرح جنات میں بھی اچھے برے فرقے اور گروہ ہیں ان میں بھی مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہیں۔(۴)

۹ جنات میں بھی انسانوں کی طرح توالد و تناسل کا سلسلہ ہے۔(۵)

۲۔ ان الجن یموتون قرنا بعد قرن (تفسیر طبری: ۶۲/۸)

۳۔ یامعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا (الانعام: ۱۳۰)، تالثھا ان یعلم القوم ان الجن مکلفون کالانس (تفسیر کبیر ۶۶۵/۱۰)

من الخلق الناطق یاکلون ویتناکحون ویتناسلون (الیواقیت والجواھر ۱۳۴/۱)

۱۰ جنات میں شریر لوگ بھی ہیں جنہیں قرآن و حدیث میں اس قسم سے جنات و شیاطین کہا گیا ہے۔(۱)

۱۱ جنات بھی دیگر مخلوقات کی طرح کھانے پینے سے محتاج ہوتے ہیں اس لئے احادیث میں مذکور ہے کہ جنات نے آپ سے توشہ طلب کیا۔(۲)

۱۲ [illegible] جنات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] آپ سے توشہ طلب کیا [illegible] آپ نے ان کے لئے [illegible] دعا فرمائی [illegible] جنات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] (۳)

۱۳ [illegible] جنات کی [illegible] آپ کی [illegible] عبد اللہ بن مسعود [illegible] آپ سے [illegible] آپ نے [illegible]

[illegible] سعید قال تعالی الا ابلیس کان من الجن ای من هذا الصنف المخلوق من النار (تفسیر ابن کثیر ۱/ ۱۳۸)

۲۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قدم وفد الجن علی النبی ﷺ فقالوا یا محمد ان امتک [illegible] فاستطعمه [illegible] فقال لهم رسول الله ﷺ لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه يقع في أيديكم أوفر ما يكون لحما وكل بعرة علف لدوابكم فقال النبي ﷺ فلا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه طعام اخوانكم الجن (جامع ترمذی ۱/ ۱۰)

[illegible] مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر کبیر ۱۰/ ۶۷۰

۴۔ وانه كان رجال من [illegible] يعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا (الجن ۶)، فقد روى ابن وهب قول جمهور المفسرين ان الرجل في الجاهلية اذا سافر فامسى في قفر من الارض قال اعوذ بسيد هذا الوادي من اولاد هذا المكان من شر سفهاء قومه فيبيت في جواره [illegible]

۱۴ [illegible] ہے۔ [illegible] سے بعض جنات [illegible] ہیں اللہ تعالیٰ [illegible] آگ [illegible] کا تصرف بھی حاصل ہے۔ (۱)

۱۵ [illegible] ان جنات میں پائی جاتی ہیں جیسا کہ [illegible] ان میں بھی [illegible] پائی جاتی ہیں۔ (۲)

۱۶ [illegible] جنات [illegible] سے [illegible] کے ساتھ [illegible] یا [illegible] قیامت تک [illegible] جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (۳)

۱۷ [illegible] سے [illegible] ہے۔ (۴)

سمجرہ هربا وانا لما سمعنا اما به فمن یومن بربه فلا یخاف بخسا ولا رهقا وانا ما

(تفسیر قرطبی ۱۰/ ۶۷۱)

جهنم ملئ و ممن تبعك منهم اجمعین (ص / ۸۵)

جادو

۱ جادو وہ عملیات ہیں جن کے ذریعے شیاطین سے مدد حاصل کی جاتی ہے۔ اس کا سبب تو ہمیشہ خفیہ ہوتا ہے اور بعض اوقات ظاہر بھی ہوتا ہے۔ اس کا ارتکاب کرنے والا شیاطین کی عبادت کرتا ہے اور ان سے مدد حاصل کرتا ہے۔ (۱)

۲ جادو میں شیاطین اور جنات سے کئی مختلف صورتیں ہیں

۔ ایسے منتر پڑھے جاتے ہیں جن میں شرکیہ کلمات ہوتے ہیں اور شیاطین کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

ب۔ ستاروں کی پرستش اور ان کی عبادت کی جاتی ہے جس سے شیاطین قریب ہوتے ہیں۔

ج۔ ایسے عمل کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ ہوتے ہیں جن سے شیاطین قریب ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی ولی کو قتل کرنا یا کسی سے قتل کروانا یا مسلسل جنابت کی حالت میں رہنا یا پاخانہ کی جگہ میں نماز پڑھنا یا نجاست کی جگہ میں جانا یا نجاست سے اجتناب نہ کرنا۔

جادو کے سب کام ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق شیاطین سے ہوتا ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والے شیاطین سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ اور ان سے ایسے امور طلب کرتے ہیں جن کی مدد سے وہ کام ہوتا ہے۔ (۲)

۳ جنات اور شیاطین اس جادو میں سے کسی طریقہ سے اس کی مدد کرتے ہیں اور ان سے مدد لیتے ہیں اور ان کو خوش کرتے ہیں جس سے تقرب حاصل کرنے کی عبادت یہ ہے

اعمال سے کرتے اور خلاف اعمال سے بچنے کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے علم سے ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کے کام بنا دیتے ہیں۔(۱)

جادو سے بسا اوقات ایک چیز کی حقیقت ہی تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً انسان کو پتھر یا گدھا بنا دیا جاتا ہے بسا اوقات صرف نظر بندی ہوتی ہے یعنی آنکھوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے کہ جس نے جو چیز موجود نہیں اور حقیقت نہیں بدلتی اور بسا اوقات حقیقت بدل جاتی ہے اور جو چیز موجود نہیں اسے موجود محسوس خیال کرتے ہیں۔(۲)

جادو کے ذریعے محبت یا نفرت پیدا کی جاتی ہے یا جادو کے ذریعے بیوی اور خاوند میں جدائی ڈالی جاتی ہے یا جادو کے ذریعے بیماری پیدا کی جاتی ہے یا جادو کے ذریعے تندرستی تبدیل ہو جاتی ہے یا جادو کے ذریعے موت واقع ہو جاتی ہے۔(۳)

جادو کے بعض کلمات میں کفر ہوتا ہے بسا اوقات صرف جادو کے کلمات سے آدمی کافر ہو جاتا ہے بعض جادوگر جادو کرنے کے لئے شیطان کو پکارتے ہیں جادو کے کلمات سے مراد ہے بعض کلمات جن کو شیاطین اور جادوگروں کی طرف نسبت کیا جاتا ہے جو انسانی بدن میں اثر انداز ہوتے ہیں۔(۴)

الحقیقی فی کل ذلك هو الله تعالیٰ۔ (روح المعانی ۲۳۹/۱)

وتخییل (تفسیر بغوی، ۹۹/۱)

وحدہ (شرح المقاصد: ۳/۳۳۳)

۹ [illegible]

۱۰ [illegible]

۱۱ [illegible]
سے متاثر ہونا اور ڈرنا خود قرآن کریم میں موجود ہے۔(۳)

او الشر الخطہ، وبانہ قد تتصدی لمعارضتہ، وبذل الجہد فی الاتیان بمثلہ، وباء صاحبہ وہم [illegible]

۱۔ کذلک الشاطین لا تعدو الا الاشرار المتظہرین بہم فی الحالۃ المحسۃ قولا و فعلا واعتقادا، و بہذا یتعبر السحر عن السی والوثی (روح المعانی: ۱ ۳۳۹)، وبای طریق یتعبر اصحاب الکرامات من السحرۃ الکفار ولذاتت ان السحر لا یتب الا من کل مشرک [illegible]

۲۔ فرق بین السحر والمعجزۃ بافتراد المعجزۃ بالتحدی بخلافہ فانہ لا [illegible]
الاشیاء علی بدہ لئلا یحصل التلبیس (تفسیر کبیر: ۱ /۶۲۷)، انہ تعالی لا یصدق الکاذب [illegible]

۳۔ یحتمل انہ من سحرہم أنہا تسعی فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ فلما لاتخف انک انت [illegible]
سحر جاء فی الصحیح عن عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث طویل فی ذکر سحر رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ (صحیح بخاری: ۲/۸۵۸)

۱۲ جادو میں [illegible] کفر و شرک ہے اور ایسا جادوگر بلاشبہ کافر ہے۔

۱۳ [illegible] جاتا ہو تو یہ بھی شرک ہے۔(۱)

۱۴ [illegible] ہو تو جائز ہے۔(۲)

۱۔ والعقد اکثیرھم علی ان ما کان من جنس دعوۃ الکواکب السبعۃ او غیرھا او خطبہ او السجود لھا والتقرب الیھا بما یناسبھ من اللباس والحوائیم والبخور ونحو ذلک فانہ کفر وھو من اعظم انواع الشرک فحب علقہ، بل سدہ (عقیدۃ طحاویہ مع الشرح ۵۰۵)
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر کبیر ۱۰/ ۶۱۹

۲۔ وکذلک الکلام الذی لا یعرف معناہ لا یتکلم بہ لاحتمال ان یکون فیہ شرک لا یعرف (عقیدہ طحاویہ مع الشرح ۵۰۵)

۳۔ فیتعلمون منھما مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ (البقرہ ۱۰۲/)

۴۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال: قال رسول اللہ ﷺ اذا فزع احدکم فی نومہ فلیقل بسم اللہ اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وسوء عقابہ، ومن شر عبادہ، ومن شر الشیاطین وان یحضرون فانھا لن تضرہ وکان عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ یعلمھا [illegible] بالمداد الصاح ویغسل ویسقی کمایامر علی ذلک احمد وغیرہ (فتاوی ابن تیمیہ ۱۹ ۶۴)،
[illegible] ھو الارجح، والمسالۃ للفقہاء اشبہ واللہ اعلم (شرح المقاصد: ۳/ ۳۳۴)،
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں فتاوی ابن تیمیہ ۱۹/ ۶۴، ۶۵، مرقاۃ ۸/ ۳۱۸ تا ۳۲۱،

[illegible] آل رسول میں بلکہ تمام ان مسلمانوں پر جو شفاعت اور زیارت سے انکار کرتے ہیں اور جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی آزمائش اور امتحان کے لئے انکار کرتے تھے [illegible] ان کو یہ جواب دیتے تھے تاکہ وہ جواب سے باخبر ہو کر اس سے فائدہ حاصل کریں اور وہ جواب سننے سے پہلے اس پر عمل کیا کرتے تھے، ان سے اس عہد و پیمان کے بعد جو جواب دینے کے بعد کیا گیا اس کا عدول کرنا یہ ان کا عمل تھا۔ [illegible] جو جواب ان سے کافی ہو گیا تھا اس سے بالکل بری الذمہ ہیں۔(۱)

---

(۱) [illegible] المحنة التي نها بتميز المطيع عن العاصي (تفسیر کبیر ۱/۶۳۲)

تقلید واجتہاد

۱۔ وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیهم فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

دلیل کان هذا المنع جعل قول الغیر او فعله قلادة فی عنقه من غیر مضا

(کشاف اصطلاحات الفنون ۱۱۷۸)

۲۔ واذا جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم (النساء/۸۳)۔ فقد حوت هذه الایة معانی منها ان فی احکام الحوادث مالیس بمعلوم بل علیه دلیل مدلول علیه و منها ان علی العلماء استنباطه واثبات

الحوادث (احکام القرآن ۲/ ۲۱۵)، واما الاحکام فضربان احدهما مایعلم بالضرورة من دین الرسول صلی الله علی وسلم کالصلوات الخمس والزکاة وصوم شهر رمضان والحج وتحریم الربا وشرب الخمر وما اشبه ذلك فهذا لا یجوز التقلید فیه لان الناس کلهم یشترکون فی ادراکه والعلم به فلا معنی للتقلید فیه، وضرب لا یعلم الا بالنظر والاستدلال

٣ تقليد في فروع الشريعة

[illegible]

---

١ - فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون (النحل/٤٣)، ان من الناس من جوز التقليد للمجتهد بهذه الاية فقال لمايكن احد المجتهدين عالما وجب عليه الرجوع الى المجتهد العالم قال لم يجب فلا اقل من الجواز (تفسير كبير ١٩/ ١٩)، ولم يختلف العلماء ان العامة عليها تقليد علمائهم وانهم مرادون بقول الله عزوجل فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون - واجمعوا على ان الاعمى لا بد له من تقليد غيره ممن يثق بعلمه كمثل من لا علم له ولا بصر بمعنى مايدين به لا بد له من تقليد عالم

[illegible]

[illegible]

مما تشتمله المجتهدون. كلها مقتبسة من شعاع نور الشريعة التي هي الاصل او ليصح ذلك ان نور الشريعة المطهرة هو النور الواضح ولكن كلما قرب منه يحدد نوعا من غيره وكلما بعد عنه في سلسلة التقليد يحدد اقل نور الشمس حتى اقرب من غير

۵۔ تقلید صرف فروعی مسائل شرعیہ میں ہوتی ہے، چنانچہ جو امور شریعت قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان میں تقلید نہیں ہوتی، ان سے بھی ان عقائد میں تقلید نہیں ہوتی جو قرآن و سنت کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہیں، غیر منصوص میں بھی تقلید نہیں ہوتی، غیر مجتہد غیر مجتہد ہے۔ (۱)

۶۔ [illegible] مجتہد [illegible] ہے۔ (۲)

۷۔ [illegible] ہے۔ (۳)

۸۔ [illegible]

احدهما مايعلم بالضرورة من دين الرسول ﷺ كالصلوات الخمس لا يجوز التقليد فيه

صحيح وعنده دليل طني ان وجده المجتهد اصاب وان فقده اخطأ والمجتهد غير مكلف باصابته كما ذهب بعضهم ممن ذهب الى الاحتمالات انما [illegible] فصدق كلا المجتهدين معذور، فلم اصاب اجران ولمن اخطأ اجر واحد كما ورد في

۳۔ منع الائمة عن التقليد انما هو في حق القادر على اخذ الاحكام عن الادلة

(فتاوی ابن تیمیہ ۲ ۲۰۲)

۴۔ وصرف لا يعلم الا بالنظر والاستدلال كفروع العبادات والمعاملات والمناكحات وغير

۹ [illegible]

۱۰ [illegible]

۱۔ کان التقلید موجودا فی عهد الصحابه و التابعین کانوا یعملون بالتقلید للمفتی من غیر التزام لمذهب امام معین و کان التقلید الشخصی فیهم نادرا ولکن لما تغیر الزمان و کثرت الاهواء و فسدت الافکار اختار العلماء الخیر المجتهدین ان یلتزموا مذهب امام معین لانه کان حکما شرعیا بل لکف الناس عن اتباع الهوی فان الرجل العامی اذا حصلت له الحریة لتصدر الدین لعبة فی ایدی المتلعبین وهذا مما لا یبیحه احد فکان حکم التقلید الشخصی سدا للذریعة لا تشریعا عالم یثبت من الصحابة و التابعین۔ (اصول الافتاء ۱/۱۴)، و بعد المائتین ظهر فیهم التعصب للمجتهدین باعیانهم وقل من کان لا یعتمد علی مذهب مجتهد بعینه و کان هذا هو الواجب فی ذلک الزمان (الانصاف ۵۲)، فی وقت یقلدون من یصلح للنکاح وفی وقت یقلدون من یصححه بحسب الغرض والهوی ومثل هذا لایجوز (فتاوی ابن بسیه، ۲/۲۴۰)

[illegible] الله یکثر السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة کان اتباعها هو السواد الاعظم (عقد الجید مع سلک مروارید ۳۳)، ان هذه المذاهب الاربعة المدونة قد اجتمعت الامة او من یعتد بها علی جواز تقلیدها الی یومنا [illegible] من المصالح مالا یخفی لا سیما فی هذه الایام التی قصرت عنها الهمم جدا [illegible] واعجب کل ذی رای برایه (حجة الله البالغة، ۱/۱۵۴)، علی هذا [illegible]

(التحریر فی اصول الفقه، ۵۵۲)

۱۱ [illegible]

۱۲ [illegible]

۱۳:..... اجتہاد

[illegible] یہاں تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔ (۳)

۱۴ [illegible]

۱۔ فان کان انسان جاهلا فی بلاد الهند... وجب علیه ان یقلد بمذهب ابی حنیفة و یحرم علیه الخروج من مذهبه۔ (اسعاف ۷۰)

۲۔ فان اهل السنة والجماعة قد افترق بعد القرن الثلثة او الاربعة علی اربعة مذاهب و [illegible] فروع المسائل سوی هذه المذاهب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان [illegible] جهه (تفسیر مظهری ۲ / ۶۴)، فعلیکم یا معشر المؤمنین با[illegible] باهل السنة والجماعة فان نصرة الله فی موافقتهم و خذلانه فی مخالفتهم و معنی فی مخالفته وهذه الصفة الشریفة قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة الحنفی و [illegible] کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار (ضحاوی علی الدر المختار ۴ / ۱۵۳)

[illegible] لعلمه المدون بستنبطونه منهم (النساء / ۸۳)، وفی هذه الآیة دلالة علی وجوب العمل بالقیاس واجتهاد الرای فی الحکام الحوادث (احکام القرآن ۲ / ۳۶۲)، واما شرطه فهو بحسب علم الکتاب بمعانیه وعلم السنة بتعرفیها متونها ووجوه معانیها مما یعرف به وجوه القیاس (کشف الاصول الی معرفة الاصول ۲۷۸ بحواله الکلام المفید ۶۵)

پر حجت نہیں ہوتا۔(۱)

کرنے پیش آمدہ مسائل کا حل نکالیں۔(۲)

حرمیم شئی او وجوبه او استحبابه او کراهیته فلا سبیل لاحد الی مخالفته(الیواقیت الجواهر ۲، ۹۹)،مع الائمة عن التقلید انما هو فی حق القادر علی احد الاحکام عن الادلة(فتاوی ابن تیمیه ۲، ۲۰۳)

۲۔ قال النبی ﷺ ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذالشاذة والقاصیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة(مشکوة المصابیح ۱، ۳۲)،ان الامة اجتمعت علی ان یعتمدوا علی السلف فی معرفة الشریعة فاینما دار اعتمدوا فی ذلک علی

فهمهم والعقل یدل علی حسن ذلک لان الشریعة لا یعرف الا بالنقل والاستنباط والعقل لا یستقیم الا بان یاخذ کل صفقة عمل فیلها بالاتصال (عقدالجید،۳۶)، اما شرطه فهو بحیوی علم الکتاب بمعانیه وعلم السنة بطرقها ومتونها ووجوه معانیها وان یعرف وجوه القیاس (کفر الوصول الی معرفة الاصول: ۲۷۸ بحوالہ تکلاہ المقلد ،۶۵)

۳۔ قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للشارع وکل لایجوز الاتباع لمن حدث مجتهدا مجانه

تصوف وتزکیہ

[illegible] (۱)

۲ [illegible] (۲)

۳ [illegible] (۳)

[illegible]

(حلاق الورد: تصعقة القلب عن الاعراض الدنیة (کشف الظنون: ۱/ ۴۱۳)

۲۔ قد فسح من ترکی (الاعلی ۱۴)[illegible]
وبعضهم بالکتاب والحکمة (ان عم

لتصریقه، متشابعة، یطها الحقیقة فطرت الحقیقة فی الشریعة کحصول المقصد فی ما لا یتصور سبیل بدون صحبته، المراد من الثلثة اقامة العبد به علی اوحد المراد من العمل

عبد ودل (قصد الارشاد ۵۴۴)، مرجع الطریق کلها الی تحصیل هیئة نفسانیة تسمی عندهم بلسنة (بها انفاس وارتباط بالله عزوجل بالسکینة وبالنور حقیقتها کیفیة حالة فی نفس ناطقة من باب التشبه بالملائکة او تطلع الی الجبروت (شفاء العلیل ۱۱۳) مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل / ۴۰، شمعات / ۱۵)

مقصد ہے کہ ...ت باطن کا تزکیہ اور حق تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو۔(۱)

تصوف سے طریق ...کا سلسلہ ایسے شیخ ومرشد سے شروع ہوتا ہے ...ت کی بنیاد ...ورانی تعلیم سے ہوتا ہوا نبی ... تک جا پہنچتا ہے۔ ...ن طریق کے بارے میں یہ ...ضروری ہے کہ ...یقہ کامل ہو، اس ...خصوص مقصد تک ...ے کا راستہ ...ن یہ ...ضروری ہے کہ ...ن طریق کامل ہو جو ...س سے ...یقہ سے ...ثیب ...بات ...مقامات اور معارف ...کا مشاہدہ ...ہو اور ...ے سے ...ت اور ...(۲)

تصوف ...اس کا ...ہے کہ ...ن ...ہے کہ ...ن ...ہے ...ہے ...مقصد ...بات میں سے ایک اہم ترین مقصد تک ...ہے ...اس کا انکار ...یا اس ...بدعت ...ہے ...خطرناک ...ہے۔(۳)

الا بهذه الاشغال بل هذه طرق لتحصيلها من غير حصر فيما وعالم الراى عندى ان

العمل وتصحيح الاخلاص والاحسان والذى نفسى بيده هذا الثالث (وفى المشاهد

هو المتواتر عن رسول الله ﷺ من طريق مشائخنا لا شك فى ذلك واختلف الاء

واختلفت طرق تحصيلها (القول الجميل /۳۱)

۳۔ ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة (آل عمران ۱۶۴)، قد افلح من زكىٰه قد خاب من

من زكى (الاعلى ۱۴)، علامة ملا على قارئ عن امام مالك من تفقه ولم يتصوف

فقد فسق ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بينهما فقد تحقق

(مرقاة ۱/ ۵۲۶)، وان التفقه فرض عين ولا يمكن الا بمعرفة حدوده واسباب

والاحسان الذين هما اصلا الدين الحنيفى الذى ارتضاه الله لعباده قال الله

کرنا غلط ہے۔(۱)

۱۔ یعنی ان جملہ امور پر بیعت علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبیعتھن (الممتحنہ ۱۲)، عن جریر رضی اللہ عنہ قال: بایعت رسول اللہ ﷺ علی قام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والنصح لکل مسلم (صحیح مسلم: ۱/ ۵۵)، عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ ﷺ فی مجلس فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ

[illegible] من ذلک فستر [illegible] بایعہ رسول اللہ ﷺ [illegible] الزکوٰۃ

[illegible] ولا یسرق ولا یقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق (صحیح مسلم: ۲/ ۷۳)۔

یحدثون من تلقن عنہ الایمان والقرآن کما

[illegible] بذلک یحصل [illegible] النفس

[illegible] بحیوۃ فکتبت لہ من یومہ ذلک

۲۔ وعند اہل الحق الذین یحتذون علی الامر الاول [illegible] اولئک یحرون بمعرفۃ من حضروا بعقل فیہا بحیہ وسلما (الفرقان ۶۳ تا ۷۵)، قال عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذھبنا مذھب [illegible] بالکتاب والسنۃ فمن لم یقرأ القرآن ولم یکتب الحدیث لا یقتدی بہ فی مذھبہ وصریحا (الغنیۃ: ۱/ ۱۱۳)، الی [illegible] المعارف باللہ تعالیٰ وتصفیۃ [illegible] [illegible] الزم علی الطاعات حتی قبل ان الله [illegible] لا

۹ یات سے مقصود شیخ کامل کی توجہ سے اپنے قلب کو اس کے قلب سے
صاف یات ۔ شیخ کامل کی صحبت سے فیض حاصل ہوتا ہے اور اپنے مقصد یات
حاصل ہوتے ہیں ۔ شیخ کی صحبت میں رہتے ہوئے اپنے کو فنا سمجھنا
میں مشغول رہنا چاہئے ۔(۱)

فی بدہ (المهند علی المفند/

انه ینبغی ان یعتصم وجوده وان یفوض نفسه الیه بالتمام وان یعتقد سعادته فی معاشه

سعادة معنوحا وبدونها لا نتیجه للصحبة ولا ثمرة للمجالسة

(المکتوبات الربانیه: ۲/ ۱۸۹۔ المکتوب الثانی والتسعون والمائتان)

فرقِ باطلہ

۱:..... قادیانی ولاہوری

[illegible] بعد قیامت تک [illegible] ہے بعد جو شخص [illegible] ہے وہ مرتد اور زندیق ہے۔ (۱)

مرزا غلام محمد قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں [illegible] ہے ۱۹۹۰ء میں ختم ہوئی، [illegible] نے ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ (۲)

مرزا [illegible] ان تمام [illegible] کافر و مرتد اور زندیق ٹھہرا اور [illegible] والے بھی کافر و مرتد اور زندیق ٹھہرے۔ (۳)

مرزا [illegible] سے دو گروہ ہوئے ہیں

۱۔ قادیانی ۲۔ لاہوری

قادیانی مرزا [illegible] میں [illegible] ہوئے [illegible] شریعت [illegible] قادیانی [illegible] مرتد اور زندیق ہیں۔ (۴)

[illegible] اور قادیانی [illegible] بعد [illegible] قادیانی [illegible] کہتے ہیں [illegible] کافر [illegible] ہیں [illegible] مرزا [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

۲: بہائی

بہائی فرقہ مرزا محمد علی شیرازی کی طرف منسوب ہے۔ محمد علی ۱۸۲۰ء میں ایران میں پیدا ہوا۔ اثنا عشری فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اسماعیلی مذہب کی پیروی کی۔ محمد علی نے اپنے کو ایک نبی کہا اور دعویٰ کیا کہ وہ امام مہدی سے باب (دروازہ) ہے۔ اس فرقے والے اسے باب بھی کہتے ہیں۔ یہ بہائی کہلاتے ہیں۔ یہ بہائی ہیں۔ اس سے پہلے [illegible] چلا آرہا ہے۔ [illegible]

محمد علی کے دعووں میں سے ایک دعویٰ یہ تھا کہ وہ امام مہدی ہے۔ اس بات کا بھی مدعی تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر حلول کیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی مخلوق سے [illegible] ہے۔ وہ قریب قیامت میں نازل ہوگا۔ [illegible] میں اس بات کا بھی قائل تھا کہ [illegible] میں اس کے علاوہ بھی [illegible] کا قائل نہیں ہے۔ وہ اپنے بارے میں اس بات کا بھی مدعی تھا [illegible] ولو العزم میں سے [illegible] کے زمانے میں نبی ہوں گے۔ [illegible] کے زمانے میں نبی ہوں گے اور جس طرح [illegible] کے زمانے میں نبی تھے اور حضور [illegible] کے زمانے میں نبی ہوں گے۔ (معاذ اللہ)

ان کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ [illegible] میں [illegible] نہیں ہوں گے۔ [illegible] کی [illegible] کا بھی مدعی تھا۔ اس نے [illegible] کتاب بھی لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام [illegible] ہے۔ اس کتاب کے [illegible] کے بارے میں [illegible] کا دعویٰ تھا کہ یہ کتاب [illegible] کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ اس نے [illegible] کے [illegible] کے بارے میں [illegible] کا دعویٰ کیا۔ یہ کتاب [illegible] کے خلاف ہے۔ بہت سے [illegible] کا انکار کیا ہے۔ [illegible] کے بعد اس کا بیٹا [illegible] کے بعد اس کا خلیفہ مقرر ہوا۔

یہ فرقہ بھی [illegible] کی بنا پر [illegible] سے خارج ہے۔ (۱)

۳: اسماعیلی و آغا خانی

اسماعیلی مذہب [illegible] کے خلاف داخلی عناصر کی مدد اور قرآن و سنت سے من مانی تاویلوں پر مشتمل مذہب ہے۔

اس مذہب کے بانی [illegible] ہیں جنہوں نے [illegible] اور اسماعیلی مذہب کا [illegible] ہے۔

اسماعیلی مذہب کا کلمہ یہ ہے

"اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ واشہد ان امیر المؤمنین علی اللہ"(۲)

اسماعیلی مذہب کے عقیدہ امامت سے متعلق عجیب و غریب نظریات ہیں، ان کے نزدیک [illegible] اسماعیلی خدا نے اسماعیلی قرآن نے اسماعیلی خانہ کعبہ [illegible] ہے اس سے مراد بھی امام زمان ہی ہے۔(۳)

اسماعیلی [illegible] اسماعیلی مذہب سے [illegible] اسماعیلی [illegible] اسماعیلی [illegible] اسماعیلی

اسماعیلی مذہب میں قرآن ریم اور قیامت کا انکار کیا گیا ہے قرآن عام زمان وقت دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ حضرت قائم قیامت سے زمانہ پیچھے وقیامت قرار دیا گیا ہے۔(۱)

اسماعیلی مذہب کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۱۔ ہمیشہ جماعت خانہ میں حاضر ہونا اور وہیں عبادت کرنا۔

۲۔ آنکھ کی نظر پاک ہونا۔

۳۔ سچ بولنا۔

۴۔ پانی سے چلنا۔

۵۔ سب اموال۔(۲)

اسماعیلی مذہب میں نماز نہیں ہے، اس کی جگہ دعا ہے، روزہ فرض نہیں ہے، حج نہیں ہے بدلے اس کا سالانہ جشن ہے، اور سالگرہ امام زمان کا دن ہے، حج نہیں ہے اس کے بدلے میں امام زمان کا دیدار ہے، یہ اسماعیلیوں کا حج ہے ایران میں ہوتا تھا اب انگلینڈ میں حج کرنے جاتے ہیں۔(۳)

اسماعیلی مذہب کی خرابیت کی بنا پر ایران و مسلمان انجمنیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا جائز نہیں۔(۴)

۴:..... ذکری فرقہ

ذکری فرقے کی بنیاد ۱۱ویں صدی ہجری میں بلوچستان سے علاقہ تربت میں رکھی گئی۔ ملا محمد اکبی نے اس کی بنیاد رکھی جو ۹۷۶ھ میں پیدا ہوا اور ۱۰۲۹ھ میں وفات پائی۔ ملا محمد اکبی نے پہلے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا پھر نبوت کا دعویٰ کیا۔ آخر میں خدا نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

ذکری فرقے کا بانی ملا محمد اکبی سید محمد جونپوری کے مریدوں میں سے تھا، اس کی وفات

۱۔ فرمان نمبر ۱۴ از فرامین سلطان محمد شاہ نمشی وازی، وجہ دیں / ۶۶۔۶۷

۲۔ فرمان نمبر ۸۳ ریجنار / ۱۳۔۹۔۱۸۹۹ء

۳۔ [illegible]

۸۳ ریجنار، ۱۳۔۹۔۱۸۹۹ء

۴۔ امداد الفتاوی: ۱۱۴/۶، فتاوی حقانیہ: ۳۸۵/۱

سے بعد اس نے ذکری فرقے کی بنیاد رکھی۔ سید محمد جونپوری ۸۴۷ھ میں جونپور صوبہ [illegible] میں پیدا ہوا، اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے پیروکاروں کو "فرقہ مہدویہ" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس فرقے کے بہت سے غلط عقائد ہیں، مثلاً سید محمد جونپوری کو مہدی مانا فرض ہے، اس کا انکار کفر ہے، محمد جونپوری کے تمام ساتھی، آنحضرت ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں، احادیث نبوی کی تصدیق محمد جونپوری سے ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔

سید محمد جونپوری نے افغانستان میں "فرہ" کے مقام پر وفات پائی۔ جونپوری کے فرقے [illegible] فرقہ کہا ہے۔ ان دونوں فرقوں کے مابین بعض عقائد میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ بعض عقائد کا تضاد میں فرق ہے۔ مثلاً مہدویہ کے نزدیک سید محمد جونپوری مہدی ہے [illegible] مہدویہ کے نزدیک سید محمد جونپوری "[illegible]" میں وفات پا گیا [illegible] مہدویہ کے نزدیک مہدی ہے مہدویہ کے نزدیک آنحضرت ﷺ [illegible] میں [illegible] مہدویہ سے نزدیک آپ [illegible] خاتم النبیین نہیں۔ مہدویہ کے نزدیک قرآن [illegible] آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا۔ آپ [illegible] بیان کردہ [illegible] مہدویہ کے نزدیک قرآن سید محمد جونپوری پر نازل ہوئے [illegible] میں [illegible] قرآن [illegible] سید محمد جونپوری سے روایت ہے [illegible] مہدویہ کے نزدیک قرآن [illegible] مہدویہ کے نزدیک [illegible] سے [illegible] مہدویہ [illegible] سے [illegible] تمام [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] وفات کا نام [illegible] ہے [illegible] اب [illegible] ہیں۔

ذکری فرقہ [illegible] سید محمد جونپوری کی وفات کے بعد [illegible] بعض نے [illegible] بعض [illegible] میں [illegible] ہے۔ [illegible] میں سے ایک [illegible] ہے [illegible] میں [illegible] اس وقت [illegible] سید کہلاتے تھے۔ ملا محمد اعلیٰ نے اس فرقے سے بیشتر ان سے بات چیت کی، مہدویہ [illegible]

عقائد کا جائزہ لیا جائے تو اس کے نتیجے میں ایک نئے فرقہ "ناری" کے وجود میں آنے کا امکان ہے۔ محمد الٰہی اپنے آپ کو مہدی آخر الزمان کا جانشین کہتا تھا۔

اس فرقہ کا کلمہ ہے۔ "لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ"

قرآن و سنت کے برخلاف عقائد و اعمال پر اس فرقہ کی بنیاد ہے، چنانچہ یہ فرقہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ ان کے مذہب میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ جیسے ارکان اسلام منسوخ ہیں۔ ناری جمعہ مخصوص اوقات میں اپنا خود ساختہ ورد کرتے ہیں۔ ان کی عبادت کو ناری عبادت کہا جاتا ہے۔ ان کے عقائد میں عقیدوں والی بات کہی جاتی ہے۔ یہ روزہ رکھتے ہیں اور عید بھی مناتے ہیں۔ رمضان المبارک کے روزوں کی بجائے اپنے پیشوا کے روزے رکھتے ہیں۔ ان کا عید الفطر شوال کی بجائے رمضان المبارک کی [illegible] میں منعقد ہوتا ہے۔ مخصوص قسم کے کھانے کھاتے ہیں۔ اس دن یہ اپنے مذہبی پیشواؤں کو قربانی کا جانور بھی پیش کرتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ان کا پیشوا محمد مہدی ناری تھا۔ عالم برزخ میں چلا گیا ہے۔ وہ وہاں سے ناری بادشاہ ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عرش پر بیٹھا ہوا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ محمد مہدی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ عرش پر بٹھایا ہوا ہے۔ (معاذ اللہ)

ناری مذہب کے چند مخصوص رسوم اور خرافات کا مجموعہ ہے۔ ان کی بیعت کا طریقہ بھی نرالا ہے۔ اس میں مرد و عورت اکٹھے ہو کر رقص کرتے ہیں۔ ان کی بیعت کی مجلس [illegible] ہے۔ اس مجلس سے فارغ ہونے کے بعد [illegible] یہ مخصوص کلمات پڑھتے ہیں۔ یہ کلمات پڑھتے ہوئے یہ مرد و عورت ایک دوسرے کو بوسہ دیتے ہیں۔ اس میں بھی مخصوص کلمات پڑھتے ہیں۔ یہ تمام مجلس ان کلمات کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

ناری فرقہ عقیدہ ختم نبوت کا [illegible] کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اس فرقہ کے [illegible] عقائد کی وجہ سے تمام مسلمان جماعتوں نے ان کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

حاشیہ

۵:۔ ہندو

ہندو ازم دنیا کا قدیم ترین اور مقبول مذہب ہے، اس مذہب کا کوئی ایسا مدون یا پیغمبر نہیں جس پر مذہب اسلام، عیسائیت اور یہودیت وغیرہ کا ہے۔ ہندو ازم میں کوئی ایسا متفق علیہ عقیدہ، فلسفہ یا اصول نہیں ہے جس کا ماننا تمام ہندوؤں پر لازم ہو۔ ہندو ازم عبادات خود ہندو ازم کی ایک مقدس کتاب وید میں مذکور عبادات اور طریقہ کار سے بہت مختلف ہے۔ (۱)

ہندوستان میں ۱۰۰ سے زائد مذہبی فرقوں کا پتہ چلتا ہے، ان کے بعد بھی ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں آباد ہونے والی قومیں اپنے مخصوص اور روایتی کلچر کے ساتھ ہندوستان اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں ہندو ازم کا حصہ ہیں۔ (۲)

ہندو مذہب کی قدامت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس لفظ سے متعلق کائنات کا نظریہ [illegible] سے ہندوستان سے ۲۳۰۰ سال قبل ملتا ہے۔ (۳)

ہندو دھرم کی مختلف تعریفیں

ہندو ازم کے جو حصے ویدوں، اپنشدوں اور پرانوں وغیرہ سے مستفاد ہیں وہ بھی ہر زمانہ اور قدر مطلق وغیرہ متعلق ہونے میں شدید اختلاف رکھتے ہوئے مختلف روپ اختیار کرنے کی بھی بات ہے اس کے کسی نظریہ یا محل کا قائل نہیں ہوتا، جو ہر زمانہ کے لوگوں سے ایک نہیں ہوتا اس سے قدیم دھرم کو تعمیر کرنے سے ساتھ متعلق (متعدد مورتیوں) وسعت نہیں کرتا، جو مذاہب دنیا میں پائے جاتے ہیں ان کی راہ [illegible] ہندو ازم کو ان کے پیچھے اور ہندو کی کائنات الگ ہوتا ہے۔ (۴)

ہندو ازم کا اصل ماخذ وحی کی کتب ہیں، بقیہ ماخذ اور بنیادیں انہی پر مبنی ہیں۔

دھارمک کتب کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱۔ سرتی ۲۔ سمرتی

۳۔ دھرم شاستر ۴۔ دھرم سوتر ۵۔ رزمیہ تخلیقات

۶۔ پران ۷۔ اپنشد، ویدانت، وغیرہ

۱۔ ہندو ازم / ۳ ناشر دار العلوم دیوبند ۲۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۰۰

۳۔ ہندو ازم / ۱۰ ناشر دار العلوم دیوبند

۴۔ ہندو دھرم ڈاکٹر رام پرشاد / ۱۰۲۔۱۰۳ بحوالہ ہندو ازم / ۸ ناشر دار العلوم دیوبند

ان میں بنیادی کتب یعنی ۱۸ ہیں جن کو سرتی اور ثانوی درجہ کی کتب کو اپ
تحت جانتی ہیں۔

* سرتی کا معنی ہے روایتی باتیں۔ اس سے مراد ہیں ویدانگ، اپنشد، ویدوں کی
تشریح، ویدوں کی تاریخ، طریقہ پوجا، نجوم، علم الاعداد، شاستر وغیرہ۔ ان سب کو
انہیں سرتی کتب کہا جاتا ہے۔

* سمرتی کا معنی ہے یاد رکھنا۔ ویدوں سے علاوہ تمام کتب کو سمرتی میں شمار کرتے ہیں۔ (۱)
ویدوں سے علاوہ تمام کتب مصنفین کی ہیں۔ ویدوں کے مقابلہ میں ان
کی کوئی حیثیت نہیں۔ ان میں وقتی ضرورتوں کے لیے ضابطہ اخلاق کی باتیں ہیں۔
بنیادی کتب قانون، رامائن، مہابھارت وغیرہ ہیں۔

* دھرم شاستر، سمرتی کی وہ قسم ہے جو کہ قانون سے متعلق ہے۔ مختلف قوانین
جو کہ مختلف زمانوں میں بنائے گئے ہیں۔ ان کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ یہ قانون کا
بہت قدیم ذخیرہ ہے۔ اس کی تاریخ ۲۰۰ ق م سے ۲۰۰ ء تک ہے۔

* "پران" کو بہت قدیم کہتے ہیں۔ "پران" ویدانت ایک ہی چیز ہے۔ پران
میں اپنشد کا معنی ہے علم الٰہی حاصل کرنے کے لیے استاد کے پاس بیٹھنا۔ اپنشد بھی
کہا جاتا ہے۔ ویدانت کا مطلب ہے ویدوں کا آخری حصہ۔ (۲)

ویدوں کا تعلق ہندوؤں میں سب سے قدیم اور بنیادی کتب سے ہے۔ وید
سنسکرت لفظ وِد سے بنا ہے جس کے معنی ہیں علم و معرفت حاصل کرنا۔ ویدوں کی
تعداد چار ہے۔ ہر ایک کے چار حصے ہیں جن کو سنہتا کہتے ہیں۔ یہ چار وید ہیں

۱۔ رگ وید ۲۔ یجروید
۳۔ سام وید ۴۔ اتھروید

ان چاروں میں سے ہر وید کے چار حصے ہیں جن میں سے منتر میں، تشریحی
رسوم اور معلومات کو الگ الگ کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

ہر وید کا خاتمہ اپنشد پر ہوتا ہے جو کہ ان کی تدریج و تشریح پر مشتمل ہے۔ ان میں مختلف

۱۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ ۱۰۱، ص ۱۴
۲۔ ایضاً ص ۱۴۔

فلسفوں اور نظریات پر مبنی ہے، فروعی مسائل، مثلاً توحید، شرک، ولایت، عبادت، وجود، نظریہ تشبیہ جس میں وہ اپنے معتقدین کے لیے ماخذ رکن دیدو مانا جاتا ہے۔

ہے دید سے شتی تا ہے اور مصنف اپنی زندگی سے مختلف دیوتاؤں کو مخاطب کرتے ہوئے ہیں۔ تین سو تین سے قریب رشیوں نے تین سے قریب دیوتاؤں کی مدح میں منتر گائے ہیں اس میں سے مندرجہ ذیل دیوتا خاص طور پر قابل ہیں

ن اندر، دیو، ورن، متر، اندرانی، پرتھوی، وشنو، دیوتن، آپ، سوتا، سوما، رودر، راکا، سوریہ، ادتیہ، دیوی، ہوتر، دیو، بھید، وشو دیو، ورسوتی، دیوی، رہ، ندی دیوتا سے ہیں، ہندو عقیدے سے مطابق ہی دیوتا ہیں ان میں سے دیوتاؤں سے ہزاروں نام ہندو نے اس سے سارے اور دیوتا بنا لیے جاتے ہیں، ہندو ایک ہی قوت دیوتا مانا جاتا ہے، وہ ہی پوجا اور عبادت کا فریضہ ادا کیا جاتا ہے۔

ہے دید کا بیچ دید سے جو اس مت میں رگ دید کا اتباع ہے۔ اس کا بیشتر حصہ نثر کی ہے چند منتر ہیں قربانیوں سے متعلق پڑھا جاتا ہے۔

تیسرا دید سام دید ہے۔ اس دید میں رگ دید کی اکثریت ہیں۔ ہندوستانی موسیقی کا بنیاد یہی دید ہے۔ یہ رگ دید سے نصف ہے۔

یہ تیسرا دید ہے۔ یہ دید نصف سے قریب منتر میں ہے۔ اس کا ۱۰۰ سے ۱۰۱ سے متعلق ہے۔ یہ دید قربانیوں سے متعلق کا آئینہ دار ہے۔

ہندو سے ہندو اس دید کی حصہ کو خاص طور سے متعلق مانتے ہیں۔ ان کا ۱۰۰ سے ۱۰۱ ان سے ان دید کو متعلق ہونے کا کہا جاتا ہے۔ ان کا ۱۰۰ تخلیق ۲۰۰۰ سال قبل مسیح، ۱۰۰۰ قبل مسیح ۲۵۰۰ قبل مسیح ۱۰۰۰ قبل مسیح ۱۰۰۰ قبل مسیح تک بتایا ہے۔ [1]

ہندوؤں کے مقدس میں سے ہے دیوتا اور دیویوں میں ہندو مذہب میں کل ہے ہیں۔ ہندو دیوتا کو مختلف اوتار کا مالک مانتے ہیں۔ ان دیوتا سے ہے دیوتا نے ۲۰ اوتار لیے ہیں۔ ہندو عقیدے میں یہ ۲۰ دیوتا نے ۲۰ اوتار لیے ہیں۔

۱۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۰۳ ہندوستانی مذاہب / ۱۳ تا ۱۸
ہندو ازم ۱۶ تا ۲۴

تیسرا ابتدا ویتا "شیلا" ہے۔ یہ بڑا رحم دل دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ کئی دیوی دیوتا ہیں جو ہندو مذہب میں مانے گئے ہیں۔ انہی دیوتاؤں کی بنا پر ہندو مذہب میں بہت سی فرقہ بندیاں ہیں۔

ہندو دیوتاؤں میں کالے رنگ کی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہندو دیوتاؤں کے پرانوں میں مختلف قصے ملتے ہیں کالے دیوتا کی عظمت اور برتری کا ذکر ہے۔ قدیم ہندوستان میں بہت سے قبائل کالے رنگ کے تھے جو ہمیشہ سے اپنی پوجا کرواتے اور اس کا پانی پیتے تھے۔ قدیم ہندوستان میں کالے رنگ کو بڑا مقدس سمجھا جاتا تھا اس کی وجہ سے کالے دیوتا کی پوجا کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔(۱)

ہندو مذہب میں "کنوں" کے نام پر زنا کاری کو جائز قرار دیا جاتا ہے۔ کنوں پیدائشی طور پر کنواری ہوتی ہے اور کسی کو اس کی عزت کا شوہر بننے کا اختیار نہیں ہوتا ہے۔ اس کا پہلا تعلق کسی غیر مرد سے ہوتا ہے۔ اس کی شادی کسی غیر مرد سے ہوتی ہے۔ اس کی حیثیت غیر مرد سے ہوتی ہے۔ اس کی طرح اس عورت کا شوہر بننے والا مرد اس سے پیدا ہونے والی اولاد اور عورت کی غیر مرد سے تعلقات استوار کرنے پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔(۲)

ہندو عقیدے میں خدا تعالیٰ کی طرح تناسخ کا عقیدہ بھی پایا جاتا ہے۔ ہندو عقیدہ تناسخ کا قائل ہے۔ تناسخ کا مطلب ہے مرنے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق انسانی روح مختلف روپ جون میں جاتی ہے۔ ان جونیوں سے باہر نکلنا نجات کہلاتا ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ روحوں کی تعداد مقرر ہے۔ خدا تعالیٰ کی روح پیدا نہیں کرتا۔ اس لیے ہر روح کو ان جونیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ جونیاں ۸۴ لاکھ ہیں۔ ہر روح ایک جون سے دوسری جون میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ جونیاں نو قسم کی ہیں۔ ان میں سے چار جونیاں انسان کی ہیں۔ باقی پانچ جونیاں حیوانات کی ہیں۔ (۳)

ان کی نے بھی سے نتیجے میں ہندو مذہب میں تناسخ کا عقیدہ

۲۔ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۸۴

۳۔ کھڑا پسند، ۷۰۵ بحوالہ مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ / ۱۹۰

رہے ہیں انہیں کو چھوڑ کر مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کو من گھڑت جیسے صنم پوجا جرم کا مرتکب ہے۔

۶۔ سکھ

بھگت نانک صاحب نے بانی مذہب نانک صاحب تھے جو لاہور سے تقریباً پچاس میل جنوب مغرب میں واقع ایک گاؤں تلونڈی میں ۱۴۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ نانک صاحب کا خاندان کھتری ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ ذات ہندوؤں کی مختلف ذاتوں میں سے ایک ہے۔ نانک صاحب نے ابتدائی عمر میں سنسکرت اور ہندو مذہب کی مقدس کتابوں کا علم حاصل کیا۔ پھر پندرہ سال کی عمر سے کچھ عرصہ بعد تک مویشی چرانے کا کام کرتے رہے۔ نانک صاحب کی شادی ۱۴۸۵ء میں ہوئی۔ ان کی بیوی کا نام سلکھنی تھا۔ ان سے ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ نانک صاحب کے بڑے بیٹے کا نام شری چند تھا۔ یہ بعد میں ایک مشہور سادھو بنا۔ نانک صاحب کے دوسرے بیٹے کا نام لکھمی داس تھا۔ یہ بھی بعد میں ایک سادھو بنا۔ نانک صاحب کی بیوی اور بچوں کا ذکر ان کی زندگی کے مسلمان حلقوں میں بہت کم ہوتا ہے۔ نانک صاحب نے تقریباً پچیس سال کی عمر سے ۱۴۹۷ء میں انہوں نے سفر کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ سفر تقریباً بیس سال تک جاری رہا۔ اس سفر میں انہوں نے ہندوستان میں بنگال، آسام، اڑیسہ اور جنوبی ہند کے علاقوں کا دورہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے سری لنکا کا سفر کیا۔ اس کے بعد انہوں نے تبت، چین، افغانستان اور عرب کا سفر کیا۔ یہ سفر تقریباً بیس سال تک جاری رہا۔ اس سفر میں انہوں نے ایک جانب اور مسلم فقیہوں سے ملاقاتیں کیں اور دوسری جانب ہندو سادھوؤں سے ملاقاتیں کیں۔ اس سفر کے دوران انہوں نے اپنے مریدوں کا ایک حلقہ پیدا کیا۔ یہ حلقہ بعد میں سکھ مذہب کی بنیاد بنا۔ نانک صاحب کے قائل تھے۔ تقریباً ۱۵۳۹ء میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے قائل تھے۔ ان کے قائل تھے۔ ان کے قائل تھے

مقدس سمجھا جاتا ہے۔ مول مقر کا مفہوم یہ ہے کہ:

"خدا ایسے ہے، اسی کا نام سچ ہے، وہی قادر مطلق ہے، وہ بے خوف ہے، اسے کسی سے دشمنی نہیں، وہ لازوال ہے، بے شکل صورت ہے، قوم بالذات ہے، خود اپنی رضا و توفیق سے حاصل ہو جاتا ہے۔" (۱)

مول مقر سے بعد [illegible] ہے۔ [illegible] کی تعلیمات میں خالق ازلی سے متعلق [illegible] کیا ہے۔ [illegible] خالق ازلی کا حصول [illegible] انسان [illegible] خواہشات نفس [illegible] سے خالق [illegible] حصول [illegible] ہے۔ [illegible] میں [illegible] کا نام [illegible] کا [illegible] رہنے کا [illegible] کرتے ہے، جس سے [illegible] خالق کا [illegible] کیا جاتا ہے۔ [illegible] شکل میں [illegible] موجودگی [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے۔ (۲)

خالق [illegible] سے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] [illegible] کی [illegible] خسارہ، مخلوق خدا سے [illegible] [illegible] کیا گیا ہے۔

[illegible] تعلیم سے [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] میں [illegible] انسان [illegible] خالق ازلی میں [illegible] حاصل کرنے [illegible] [illegible] دنیا میں [illegible] رہتے ہے۔ اس طرح [illegible] شمار [illegible] کی [illegible] کی ہے۔ (۳)

[illegible] کی تعلیم میں [illegible] کا [illegible] کی [illegible] [illegible] خدا [illegible] [illegible] ہے۔ چنانچہ [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible]

چوتھے گرو رام داس نے سکھوں کی شادی اور مرنے کی رسومات ہندو مذہب سے ملتی جلتی ہیں۔ انہوں نے ہندوؤں کی مخالفت کی اور بیوہ کی شادی پر زور دیا۔

پانچویں گرو ارجن سنگھ نے گرو گرنتھ صاحب تیار کی۔ امرتسر کے تالاب میں سکھوں سے ایک مرتبہ نہانے کا مذہبی مندر کی قیمت کی وجہ سے اب دربار صاحب سے نام سے پکارا جاتا ہے۔

گرو ارجن سنگھ نے سکھوں سے اسلحہ اکٹھا کرنا شروع کیا اور تین تہہ [illegible] کے بنا دیا۔ [illegible] کے ایجنٹ [illegible] کی وجہ سے جہانگیر نے مخالفت [illegible] جہانگیر نے گرو ارجن کو قتل کر دیا۔ [illegible] کے باعث سے ہوا۔

[illegible] تیغ بہادر [illegible] تک [illegible] جہانگیر سے نہیں دی [illegible] اورنگزیب نے قتل کر دیا۔

[illegible] تیغ بہادر کے بیٹے [illegible] گرو گوبند سنگھ تھے انہوں نے سکھوں [illegible] سے نئے باضابطہ [illegible] کا سلسلہ شروع کیا۔ [illegible] کی سے سخت ترین امتحان سے گذشتہ [illegible] سے تعلق رکھنے والے پانچ سکھوں کو ایک [illegible] کے ذریعے حلقہ [illegible] میں داخل کیا۔ انہیں [illegible] کا نام دیا۔ ان سے بعد [illegible] میں [illegible] میں داخل ہوئے۔ [illegible] گوبند سنگھ نے پیتل [illegible] بھی [illegible] کے [illegible] [illegible] میں [illegible] سے [illegible] (شیر) [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] سکھوں [illegible] نے [illegible] پانچ [illegible] کا [illegible] [illegible]

۱۔ کیس یعنی بال ۲۔ کنگھا

۳ [illegible] ۴ [illegible]

۵۔ کرپان یعنی تلوار۔(۱)

[illegible] نے [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] میں ہزاروں جھوٹے افسانوں نے جنم لیا ہے۔

[illegible] یہ تھا کہ آئندہ کوئی شخص کافر نہ ہوگا، بلکہ ان کی مذہبی کتاب [illegible] صاحب کی بعثت کا ذکر ہے۔(۱)

۷:..... مجوس

مجوس ایک خدائی بجائے دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خدا کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ نیکی اور بھلائی کا پیدا کرنے والا ہے اور اسی کو یزدان کہتے ہیں۔ دوسرے خدا کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ برائی اور شر پیدا کرتا ہے اس کا نام اہرمن رکھتے ہیں۔ ثنویت کے عقیدے کے مطابق آگ کو بڑی مقدس چیز سمجھتے ہیں اس کو پوجتے ہیں اور وقت اس وقت سجدے میں ایک لمحے کے لئے بھی اس کو بجھنے نہیں دیتے۔ مجوس آگ کے ساتھ ساتھ سورج اور چاند کی بھی پرستش کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ مذہب بھی باطل اور شرک ہے کہ اس مذہب میں دو خدا مانے جاتے ہیں اور آگ کو پوجا جاتا ہے۔

مسلمانوں کا ان سے تعلق [illegible] معاملات میں اہل کتاب جیسا معاملہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی ان کا ذبیحہ حلال ہے اور ان کی عورتوں سے نکاح [illegible] ساتھ ساتھ یہ مذہب ختم ہوتا جا رہا ہے۔(۲)

۸: یہود

[illegible]

[illegible]

۱۔ ہندوستانی مذاہب / ۶۶۔۶۷

جانے کا اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

یہودی مذہب کے بنیادی عقائد میں اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کے فرشتوں، یہودی انبیاء، آسمانی کتابوں، یوم آخرت، جنت و دوزخ اور تقدیر پر ایمان شامل ہیں۔ یہودی عقائد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر چیز کو چھ دن میں پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کیا۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کی پسلی سے حوا کو پیدا کیا۔ یہودی عقیدے کے مطابق آدم اور حوا نے شیطان کے بہکانے پر ممنوعہ پھل کھا لیا تھا۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کی اولاد کو ایک عظیم قوم بنائے گا اور ان کی اولاد کو ایک خاص سرزمین عطا کرے گا۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو تورات عطا کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے داؤد کو زبور عطا کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو حکمت عطا کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یسعیاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یرمیاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حزقی ایل کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے دانیال کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہوسیع کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یوایل کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عاموس کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عوبدیاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یونس کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے میکاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ناحوم کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حبقوق کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے صفنیاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حجی کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے زکریاہ کو پیشگوئی کی تھی۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ملاکی کو پیشگوئی کی تھی۔

یہودی عقیدے میں مسیح کی آمد کا عقیدہ بھی شامل ہے۔ یہودی عقیدے کے مطابق مسیح ایک عظیم بادشاہ ہوں گے جو یہودیوں کو ان کی سرزمین پر واپس لائیں گے اور ان کی حکومت قائم کریں گے۔ یہودی عقیدے کے مطابق مسیح کی آمد کے بعد یہودیوں کو ان کی سرزمین پر واپس لایا جائے گا اور ان کی حکومت قائم کی جائے گی۔ یہودی عقیدے کے مطابق مسیح کی آمد کے بعد یہودیوں کو ان کی سرزمین پر واپس لایا جائے گا اور ان کی حکومت قائم کی جائے گی۔

یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے گناہوں کی سزا دی ہے۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے گناہوں کی سزا دی ہے۔ یہودی عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے گناہوں کی سزا دی ہے۔

۹:..... نصاریٰ

مسیح علیہ السلام کے متعلق، جو فی الواقع یہود کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں ہیں۔ یہ عقائد انہوں نے حضرت عیسیٰ کی تعلیمات سے براہ راست نہیں لیے اور نہ ہی انہیں عہد نامہ جدید کی آسمانی بشارت اور ہدایت سمجھ کر میں نہیں ان دونوں میں سے نہیں پایا۔ یہ عقائد انہیں نصاریٰ اہل اناجیل سے اخذ کیے ہیں۔ جب سے انہوں نے دوسری صدی عیسوی سے اہل مسیح نصاریٰ کا لقب دیا گیا۔

یہ عقائد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیزار ہیں، انجیل ان کی آسمانی کتاب ہے۔ ان کے عقائد کی نشوونما یونانی میں ہوئی عقیدہ تثلیث سے قائل ہیں۔ الوہیت سے تین جزو اور خاصہ ہیں باپ، خود ذات باری تعالیٰ ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام یعنی کے سوا یہ نکلے جانے سے قائل ہیں۔ اس بات سے قائل ہیں کہ آدم علیہ السلام نے جب شجر ممنوع سے دانہ کھایا تو وہ اور ان کی ذریت قہر کی مستحق ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم کھایا اپنے کلمہ اور اپنے اکلوتے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو جسم نوری کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا، چنانچہ مریم علیہا السلام نے جب اس کلمہ کو اپنے اندر لیا تو وہ ان کی ماں بن گئی، پھر عیسیٰ علیہ السلام نے بے گناہ ہونے کے باوجود سولی پر چڑھنا گوارا کیا تاکہ وہ آدم علیہ السلام کی خطا کا کفارہ بن سکیں۔

نصاریٰ کے بہت سے فرقوں میں مثلاً کیتھلک اور پروٹسٹنٹ وغیرہ میں یہ عقائد اصولی طور پر سب متفق ہیں، بعض فروع میں ان کا اختلاف ہے۔

نصاریٰ اپنی اس کتاب میں جو اپنے عقیدہ تثلیث، الوہیت مسیح علیہ السلام اور کفارہ کے اثبات کے لیے پیش کرتے ہیں، یہ عقائد ہی بنیاد کا پتھر ہوتے ہیں۔

جو شخص انہیں یہ دعویٰ کرتے سنے کہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں بعض لوگوں نے یہ عقیدہ گھڑ لیا ہے کہ وہ کافر اور ملعون تھے تو وہ فوراً ان کے دائرہ سے خارج ہے۔

جہاں تک حقیقی قرات اور انجیل کا تعلق ہے تو وہ یقیناً آسمانی نہیں ہیں۔ یہ قرات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تاریخ کی تین یا چار صدیوں کے بعد آسمانی تائیدات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخی تبدیلیوں کے بعد کی ہیں۔ یہ قرات اور انجیل سے نام سے جو تائیدات موجود ہیں یہ آسمانی نہیں ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھیں، بلکہ محرف اور تبدیل شدہ ہیں۔ ان کی جو بات قرآن کریم

اور احادیث معتبرہ سے مطابق ہو وہ مقبول ہے، اور جو [illegible] کی جس بات کے بارے میں قرآن وسنت خاموش ہوں، ہم اس کی تصدیق کریں گے نہ تکذیب۔ (۱)

۱۰:..... رفض

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عبداللہ بن سبا یہودی شخص نے اسلام قبول کیا، اس کا مقصد دین اسلام میں فتنہ پیدا کرنا تھا، اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا تھا، وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیدا ہونے والے فتنے میں پیش پیش تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں بھی ملوث ہوا، اس شخص سے عقائد کی گمراہیت سے رفض نے جنم لیا۔ رفض کے [illegible] رافضی شخص تفضیلی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتمام صحابہ سے افضل کہتے ہیں اور کسی صحابی کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کرتے، بعض تبرائی ہیں کہ چند صحابہ کے علاوہ باقی سب کو اجلاف کہتے ہیں، بعض امامیت علی رضی اللہ عنہ کے قائل ہیں، بعض تحریف قرآن کے قائل ہیں، بعض صفات باری تعالیٰ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں، بعض اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی بہت کی چیزیں ہیں، بعض آخرت میں رویت باری تعالیٰ کے قائل نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ (۲)

رفض [illegible] عقائد [illegible] سے مختلف ہیں، لہٰذا حیثیت کے اعتبار سے ان کو ایک [illegible] نہیں کہا جا سکتا۔ (۳)

۱۱:..... خوارج

خوارج، خارجی کی جمع ہے، خارجی خروج سے ماخوذ ہے، خروج کے لغوی معنی نکلنے کے ہیں، اصطلاح میں ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو امام برحق کے خلاف [illegible] سے اس کی

الفصل فی الملل: ۱/۴۴ تا ۶۴، ۲۴۱

[illegible]

طاعت سے باہر نکل جائے۔

یہ لفظ ان باغیوں کا لقب اور نام بن گیا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت سے ان کی شان میں بہت ہی گستاخیاں کیں۔ مسئلہ تحکیم کے موقع پر یہ گروہ پیدا ہوا، یہ تقریباً بارہ ہزار تھے۔ ان کے مختلف نام تھے، مثلاً محکمہ، حروریہ، نواصب، مارقہ وغیرہ۔ ان میں سے ظاہری حالت بڑی اچھی تھی لیکن ظاہر جتنا اچھا تھا باطن اتنا ہی برا تھا۔

مسئلہ تحکیم کے بعد یہ لوگ حروراء مقام پر پہنچے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ نہیں سمجھائیں اور کہیں میری اطاعت میں واپس آئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سمجھانے بجھانے کے بعد ان میں سے آٹھ ہزار کے قریب اطاعت میں واپس آ گئے، لیکن ان سے بڑے اور ان کے قائدین اپنی ضد پر اڑے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی تکفیر سے گریز کیا۔ ان پر ولی امر کے خلاف خروج کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان کے ساتھ معرکہ ہوا۔ خارجیوں کی تعداد عبداللہ بن کعب اور ان کے ساتھیوں کے قتل کے بعد بارہ سو تھی، ان میں سے بہت تھوڑے بچ کر نکل سکے۔

خوارج حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت معاویہ، حضرت عبداللہ بن عباس، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کو کافر کہتے تھے۔ ان کے نزدیک ان صحابہ کرام کا کفر ایسا تھا کہ جس کی وجہ سے ان کا قتل جائز تھا۔ ان کے قتل کے قائل تھے۔ ان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے بھی قاتل تھے۔ اس بات کے بھی قائل تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی نہیں بخشے گا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے عقائد باطلہ کے قائل تھے۔ ان کے بعد میں کافر ہونے کی بات سے بھی قائل تھے۔ ان کی وجہ سے یہ بعد میں کافر کہلائے۔ خوارج مرتکب بیرہ کافر کہتے تھے۔ اس لیے مرتکب بیرہ

۱۲:..... معتزلہ

دوسری صدی ہجری کے اوائل میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا۔ اس فرقے کا بانی واصل بن عطا الغزال تھا اور اس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ استاد حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شاگرد تھا۔ ان دونوں کا اہل السنۃ والجماعۃ سے عقائد کے بارے میں اختلاف ہو جانے کی بنا پر معتزلہ کہا جاتا ہے۔

معتزلہ نے مدار اپنی بنیاد عقل پر رکھے ہیں۔ ان لوگوں نے عقل و نقل میں تعارض کی صورت میں عقل کے خلاف قطعیات میں تاویلات کرتے ہیں اور ظنیات کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے افعال و بندوں کے افعال پر قیاس کرتے ہیں، بندوں سے افعال کے حسن و قبح کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ سے افعال پر حسن و قبح کا حکم لگاتے ہیں۔ خلق قرآن کے مسئلہ میں ولی فرقہ ہیں۔ ان کے مذہب کے پانچ اصول ہیں:

۱۔ عدل ۲۔ توحید ۳۔ انفاذ وعید
۴۔ منزلہ بین منزلتین ۵۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۱۔ ''عقیدہ عدل'' کے تحت درحقیقت انکار عقیدہ تقدیر کا حکم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ شر کا خالق نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ برائی کا خالق نہیں تو شریروں کو عذاب دینا ظلم ہوگا جو خلاف عدل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ عادل ہے، ظالم نہیں۔

۲۔ ان کی ''توحید'' کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور قرآن بھی مخلوق ہیں اور انہیں قدیم ماننا توحید کے خلاف ہے۔

۳۔ ''وعید'' کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو جو عذاب کا وعدہ کیا ہے اور جو جو وعیدیں سنائی ہیں ان کا ان پر جاری کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی معافی نہیں، شفاعت اور کسی گناہ کی توبہ قبول نہیں کر سکتا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر گناہ کبیرہ جیسا کہ اس کے لئے ایک بڑا عذاب ہے، ورنہ انفاذ وعید نہیں ہوگا۔

۴۔ ''منزلہ بین منزلتین'' کا مطلب یہ ہے کہ معتزلہ ایمان اور کفر کے درمیان ایک تیسرا درجہ مانتے ہیں اور وہ مرتکب کبیرہ کا درجہ ہے۔ اس سے ایک مرتکب کبیرہ نہ تو مومن رہتا ہے کہ ایمان سے نکل جاتا ہے اور نہ کافر میں داخل ہوتا ہے، بلکہ وہ مسلمان ہے اور نہ کافر۔

۵۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

کر دیا۔ معتزلہ نے بھی کچھ عقائد ان سے لئے ہیں۔(۱)

۱۵:..... مرجیہ

اعمال سیئہ سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔(۲)

۱۶ جبریہ

کوئی دخل نہیں۔

۱۷:..... قدریہ

۲۔ سر - عقیدہ سفارینیہ ۱ ۸۹ ۹۰

[illegible]

۱۸:..... کرامیہ

[illegible]

۱۹:..... اہل تناسخ

[illegible]

ہیں اور تناسخ کے قائل ہیں۔

[illegible]

اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ بعض فرقے مدعی ہیں کہ ان کا عقیدہ

ہے کہ

ان کا یہ عقیدہ ہے کہ

فتنہ انکارِ حدیث

۱۔ فالحدیث اقوال الرسول ﷺ وتقریراته، والصمه وافعال الرسول وصفته وبیدة علی اله

۲۔ و سمه الرفی الحدث من بلغ رواته کثرة بحیث یستحیل تواطئهم علی الکذب۔ (میزان

۳۔ فحصر منکر المتواتر ومخالفه کافرا۔ (کشف الاسرار ۲ ۶۷۱)، اسمه ابن بصد لعله فحصی۔ (میزان الاعتدال ۱/ ۹)

۴۔ الی الخبر المشهور ویسمی المستفیض هو مارویه اکثر من اثنین من غیر ان یبلغ حد التواتر۔ (کشف الاسرار ۵)

۵۔ ۰ هه کل خبر رویه اثنان او ثلاثة فصاعدا الاخبره للعدد فیه بعد ان لکون ذه ن الصحابة

۶۔ ۰ لایخرج منکر خبر الاحاد فی الاصح۔ (شرح عقیده سفارینی ۱ ۱۹)

۰ حدثنا بصد لعله القصبی ۰ خبر الواحد لصحیح بفید الظن۔ (میزان الاعتدال ۱/ ۹)

درجہ ہے، چوتھے درجہ کی دلیل قیاس شرعی ہے۔(۵)

۱۔ اندس یعضون انہم ملقوہ ارہم وانہم الیہ راجعون (البقرہ/ ۴۶)، وعن داؤد بمافسہ فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب (ص/ ۲۴)

۲۔ (یا یہا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک)مع انہ کان رسولا الی الناس کافۃ ویجب علیہ تبلیغہم۔ فلو کان خبر الواحد غیر مقبول لتعذر ابلاغ الشریعۃ الی الکل ضرورۃ بتعذر حضور جمیع الناس شفاہا وکذا تعذر ارسال عدد التواتر الیہم وہو مسلک حید یعتمد الی ما حتج بہ للشافعی تہ البخاری۔ (فتح الباری: ۱۳ ۲۹۲)

۳۔ صحیح بخاری: ۱/ ۲۸، ۴۵۱، صحیح مسلم ۱/ ۴۹۵، سنن نسائی، ۲/ ۲۵۲، مسند احمد ۳ ۵۷۳، ۵۷۴ مصنف ابن ابی شیبہ ۸ ۴۱، طبقات ابن سعد: ۵/ ۴۹۳، جامع بیان العلم، ۱/ ۷۲، تدریب الراوی، ۲/ ۲۱۶، تہذیب التہذیب، ۸/ ۳۵۳

کتاب اللہ تعالی وانہ یجب العمل بہ فی القضاء والافتاء۔ (میزان الاعتدال ۱/ ۱۹)

۱۔ اعلم ان انواع علوم الحدیث کثیرۃ لا تعد۔ قال الحاجی فی کتاب "المحجۃ" علم الحد

(۲۰)

۲۔ کان لبعضهم الاعتزال فی [illegible] یجری علی ید واصل بن عطاء او کفر فی بعضها الخلاف بین هذه الفرق وقد [illegible] ساوں کثیرا [illegible] حتی یجرأ علی [illegible] احادیث اسویه بردها او لم یحدث الله تأویلا یستسمعه عقولهم۔

(میزان الاعتدال ۱ ۲۱، انکار حدیث کے نتائج ۳۳)

[illegible]

۱۔ انکارِ حدیث کے نتائج ۳۲

[illegible]

۳۔ واسرت سنۃ لذکرنا فی للناس ماانزل الیھم۔ (نحل ۴۴)، ان کتاب اللّٰہ ابھم ھدا و ن السنۃ تفسر دینک۔ (جامع بیان العلم ۲ ۳۶۶)، الکتاب یکہ۔ محتملا لامرین د کثرفتہ نسۃ بتعین حد ھما فبرجعہ الی السنہ و برک مقتضی الکتاب۔ (الموافقات ۴ ۸)

[illegible]

امر اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول ولا تبطلو اعمالکم۔ (محمد ۳۳)، ومن یطع اللّٰہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔ (الاحزاب ۷۱)

۲۱

۲۲

۲۳

التعاون بینھما فلا خلاف انہ لا یجوز لہ ذلک (مقدمہ ابن الصلاح ۱۰۵)

۲۔ احدھما ان یمکن الجمع بین الحدیثین بعد الدراسۃ وجہ یرفع بہ التعارض فیتعین حینئذ المصیر الی ذلک والقول بھما معا (معرفۃ انواع علم الحدیث ۳۹، ۴۰)، ۱۲

یتصور بحیث لا یمکن الجمع بینھما وذلک علی ضربین، احدھما ان یعلم

۳۔ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (الاعراف/۱۵۸)، ومالی لا اراکم اسلموا (النجم ۵۹)، نذیرا (سبا/۲۸)، نذار (المدثر ۳۶)، بشیرا ونذیرا (سبا/۲۸)، بشیر ونذیر (المائدۃ ۱۹)، قال رسول اللہ ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم او خالفھم حتی یاتی امر اللہ۔ (صحیح مسلم ۲ ۱۴۳)، وفیہ ایضاً بشری بقاء الاسلام واھلہ الی یوم القیمۃ وھم المسلمون (فتح الباری ۲ ۴۲)

[illegible]

[illegible]

قرآن کریم محفوظ ہے اور حدیث محفوظ نہیں، غلط ہے۔(۲)

[illegible]

۱۔ صحیح مسلم ۲ ۱۴۳، فتح الباری ۲ ۴۲

[illegible]

المسند ۳۱ بحوالہ آثار الوزیر ۱ / ۲ ۴۲)، عن عمر بن حصین به قال لرجل انك امرؤ احمق اتجدفی کتاب اللّٰه الصهر اربعا لا تجهر فیها بالقراة ثم عدد علیه الصلوة والرکوة ونحو هذا ثم قال تجدفی کتاب اللّٰه مفسرا ان کتاب اللّٰه ابهم هذا وان السنة تفسر ذلك۔

[illegible]

۱۔ قال العراقی فی ھذا الکلام نظر۔ لقول البخاری: احفظ مائۃ الف حدیث صحیح ومائتی الف حدیث غیر صحیح، قال ولعل البخاری اراد بالاحادیث المکررۃ الاسانید۔

[illegible]

۲۔ قال الامام احمد: صح سبعمائۃ الف وکسر، وقال جمعت فی المسند احادیث انتخبتھا من اکثر من سبعمائۃ الف و خمسین الفا۔ (تدریب الراوی، ۱/ ۴۷)، قال ابن الجوزی: ان المراد بھذا العدد الطرق لا المتون (شوق حدیث/ ۳۹)

سنت اور بدعات وخرافات

علامتیں ذکر کی جاتی ہیں

[illegible]

۳ [illegible]

کی حفاظت کا ذریعہ ہے، لہٰذا یہ بدعت نہیں۔ (۲)

[illegible]

[illegible]

ملحوظا (فتح الباری: ٤/٣١٨)،

[illegible]

ذلك فابن مدحل البدعة هاهنا" (الاعتصام: ١/١٦٢)

[illegible]

(بقیہ اگلے صفحے پر)

۶ [illegible] ہے۔ (۲)

۷: بدعت کی حکم کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں:

[illegible]

۲۔ دوسری بدعت فی العمل

[illegible]

[illegible] کہ ان پر بدعت کی تعریف صادق نہیں آتی۔ (۳)

[illegible] بالضلالۃ: (اللمحۃ: ۱۶۱ بحوالہ راہ سنت ۹۹)، البدعۃ بدعتان بدعۃ حقیقۃ کذا اوسعۃ [illegible]

(موافقۃ صریح المعقول لابن تیمیہ علی منہاج السنۃ ۲/۱۲۸ بحوالہ راہ سنت ۱۰۰)

[illegible]

والبلدان التی لاعہد بہا فیما تقدم۔ (الاعتصام: ۱/۱۹)

۹ بدعت سے بچنے کے اسباب: بدعت سے بچنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کرنا چاہئے:

۱۰ بدعت کے اسباب: بدعت کے بہت سے اسباب ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۱ بدعت کے نقصانات: بدعت کے بہت سے نقصانات ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

خارجیوں کا گڑھ رہا ہے۔(۳)

۲ [illegible]

واسع فی العلم الا تری ان الخوارج کیف خرجوا عن الدین کما یخرج السهم من

واحذوا فی التبویب والتفصیل، والترتیب والتاصیل۔ (شرح عقیدہ سفارینی ۱/۷۱)

و لفظره اما التجهم فانما ظهر فی ناحیة خراسان وهو شر البدع وکان ظهور البدع بحسب

سمجھنے کی کوشش کی ہے اور ان کی بدعات کے اسباب کو بیان کیا ہے۔

۲ گناہ کبیرہ کی کوئی متعین تعداد نہیں ہے، بعض احادیث میں تین، بعض میں سات، بعض میں دس، بعض میں پندرہ، بعض میں ستر تک بیان کیے گئے ہیں، کیونکہ جو چھوٹا عدد اپنے سے بڑے عدد کی نفی نہیں کرتا، اس کے حصر میں بھی مقصود نہیں۔(۱)

۳ ذیل میں گناہ کبیرہ ذکر کیے جاتے ہیں

(۱) .... شرک

یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا۔(۲)

(۲) .... کفر

نصوص دین میں سے کسی امر ضروری کا انکار کرنا۔

کفر و شرک کی حالت میں کسی کو موت آگئی تو میت ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور آخرت میں اس کے لیے معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔(۳)

(۳) تقدیر کا انکار کرنا۔(۴) (تفصیل کے لیے دیکھیے کتاب ہذا صفحہ ۱۰۹)

(۴) ناحق کسی کو قتل کرنا۔(۵)

(۵) زنا کرنا۔(۶)

(۶) جادو کرنا۔(۷) (تفصیل کے لیے دیکھیے کتاب ہذا صفحہ ۱۰۹)

(۷) جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑ دینا۔(۸)

(۸) ... زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔(۹)

(۹) بلا عذر، رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنا۔(۱۰)

۲۔ لقمان/۱۳، صحیح بخاری ۱/۳۸۸

۶۔ الاسراء/۳۲، صحیح بخاری ۱ ۳۸۸

۷۔ البقرہ/۱۰۲، صحیح بخاری: ۲/۸۵۸

(۱۰) بلا عذر رمضان المبارک کا روزہ توڑ دینا۔( )

(۱۱) ... حج فرض ادا نہ کرنا۔(۲)

(۱۲) خودکشی کرنا۔(۳)

(۱۳) اولاد کو قتل کرنا۔ رحم میں بچہ جانے کے بعد بچے کو ضائع کرانا بھی قتل اولاد میں داخل ہے۔(۴)

(۱۴) والدین کی نافرمانی کرنا۔

جائز اور واجب امور میں والدین کی اطاعت فرض ہے، ناجائز اور حرام کاموں میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔(۵)

(۱۵) محارم و اقارب سے قطع رحمی، قطع تعلق کرنا۔(۶)

(۱۶) جھوٹ بولنا۔(۷)

(۱۷) جھوٹی قسم کھانا۔(۸)

(۱۸) جھوٹی گواہی دینا۔(۹)

(۱۹) فعل قوم لوط یعنی بدفعلی کرنا۔(۱۰)

(۲۰) [illegible]۔(۱۱)

(۲۱) سود کھلانا۔

(۲۲) سودی معاملہ کرنا۔

۱۔ جامع ترمذی: ۱/۲۷۲، مصنف عبد الرزاق، ۴/۱۵۳

۲۔ آل عمران / ۹۷، جامع ترمذی: ۱/۲۸۸

[illegible]

۴۔ لانعام / ۱۵۱، الاسراء / ۳۱

[illegible]

۷۔ آل عمران / ۶۱، عافر / ۲۸، جامع ترمذی: ۲/۴۹۱

۸۔ آل عمران / ۷۷، صحیح بخاری، ۲/۹۸۷

[illegible]

۱۱۔ البقرہ / ۲۷۵، آل عمران / ۱۳۰، سنن ابن ماجہ / ۱۶۴

(۲۳) سود پر گواہ بننا۔(۱)

(۲۴) ناحق یتیم کا مال کھانا۔(۲)

(۲۵) میدان جنگ سے بھاگنا۔(۳)

(۲۶) عمداً نبی ﷺ پر جھوٹ بولنا، یعنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو اُن سے ثابت نہیں۔(۴)

(۲۷) ظلم کرنا۔(۵)

(۲۸) کسی کو دھوکہ دینا۔(۶)

(۲۹) تجارت میں خیانت کرنا۔(۷)

(۳۰) کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔(۸)

(۳۱) مال غنیمت میں خیانت کرنا۔(۹)

(۳۲) کسی کا مال اُچک کر لے جانا۔(۱۰)

(۳۳) سود کھانا۔(۱۱)

(۳۴) کینہ رکھنا۔ (۱۲)

(۳۵) دینی علوم دنیا کی خاطر پڑھنا، پڑھانا۔(۱۳)

۲۔ النساء/۱۰، اسراء/۳٤، صحیح بخاری: ۳۸۸/۱

۳۔ الانفال/۱٦، صحیح بخاری: ۳۸۸/۱

۵۔ ابراھیم/٤۲، صحیح بخاری: ۳۳۱/۱

٦۔ فاطر/٤۳، صحیح مسلم: ۳۸۵/۲

۷۔ النحل/۲۳، سنن ابن ماجہ/۳۰۸

۸۔ النور/٤، ۲۳، ۲٤، صحیح مسلم: ٤۲/۱

۱۱۔ النساء/٥٤، سنن ابن ماجہ/۳۱۰

۱۲۔ مشکوٰۃ المصابیح: ٤۲۷/۲

۱۳۔ آل عمران/۱۸۷، سنن ابوداؤد: ۱٦۰/۲

(۳۶) علم چھپانا۔(۱)

(۳۷) ضرورت کے موقع پر علم کو چھپانا۔(۲)

(۳۸) جھوٹی حدیث بنانا یا معلوم ہونے کے باوجود جھوٹی حدیث نقل کرنا اور اس کا جھوٹی حدیث ہونا نہ بتانا۔(۳)

(۳۹) وعدہ کی خلاف ورزی کرنا۔

(۴۰) امانت میں خیانت کرنا۔

(۴۱) معاہدہ کی پابندی نہ کرنا۔(۴)

(۴۲) [illegible] سے فضل رہنا۔(۵)

(۴۳) [illegible] سے افضل رہنا۔(۶)

(۴۴) [illegible] میں پختہ نہ ہونا۔(۷)

(۴۵) تکبر کرنا۔(۸)

(۴۶) [illegible]۔(۹)

(۴۷) حرام مال کھانا۔(۱۰)

(۴۸) حرام مال کھانا یا کھانا۔(۱۱)

(۴۹) [illegible]۔(۱۲)

۱۔ صحیح مسلم ۴۱۲/۲

۲۔ البقرہ / ۵۹

۳۔ [illegible]

۴۔ الاسراء / ۳۴، مائدہ / ۱، صحیح بخاری ۱/ ۱۵۰، ۱۰

۵۔ [illegible]

۶۔ احزاب / ۵۸، صحیح بخاری ۲/ ۹۶۳

۷۔ [illegible]

۸۔ مسند ۹۱، صحیح مسلم ۲/ ۱۶۷

۹۔ صحیح مسلم ۲/ ۲۴۰

۱۰۔ [illegible]

۱۱۔ مسند ۳۳۰، [illegible] قضی ۳ ۲۱۹

(۵۰) [illegible] (۱)

(۵۱) [illegible] (۲)

(۵۲) [illegible] (۳)

(۵۳) دیوث، یعنی بے غیرت ہونا۔ (۴)

(۵۴) [illegible] (۵)

(۵۵) ریاء، یعنی نیک اعمال میں دکھلاوا کرنا۔ (۶)

(۵۶) سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا، پینا۔

(۵۷) مرد کا سونے کی انگوٹھی وغیرہ پہننا۔

(۵۸) [illegible]

(۵۹) قرآن کریم تھوڑا یا زیادہ یاد کر کے بھلا دینا۔ (۸)

(۶۰) [illegible] (۹)

[illegible]

[illegible]

۱۔ مسند ۴۷، مستدرک حاکم ۲۵۰/۷

۳۔ سنن ابو داؤد ۲۱۲/۲

۴۔ سنن نسائی ۳۵۷/۱

۶۔ [illegible]/۱۴۲، صحیح مسلم: ۱۴۰/۲

۷۔ صحیح بخاری ۸۶۸/۲

۸۔ سنن ابو داؤد ۲۰۱/۱، مسند احمد ۳۹

۹۔ فتح القدیر ۲۲۵/۱

۱۰۔ [illegible]

(۶۴) بلا عذر جمعہ کی بجائے ظہر پڑھنا۔(۱)

(۶۳) عورت کا شوہر کی نافرمانی کرنا۔(۲)

(۶۲) بلا عذر قسم پوری نہ کرنا۔(۳)

(۶۵) عورت کا ایسا مرد جو اس سے نفرت کرتا ہو اس سے نکاح کرنا۔ عورت کا ایسا مرد جو اس سے نفرت کرتا ہو اس سے نکاح کرنا۔(۴)

(۶۶) مرد کا قضائے حاجت کے لئے عورتوں سے پہلے جانا۔(۵)

(۶۷) احسان جتلانا۔(۶)

(۶۱) [illegible] (۷)

(۶۵) بغض رکھنا۔(۸)

(۷۰) کسی پر بہتان لگانا۔(۹)

(۷۱) غیبت کرنا۔(۱۰)

(۷۲) کاہن یا نجومی کی بات کی تصدیق کرنا۔(۱۱)

(۷۳) یتیم کا مال ظلم سے کھانا۔ [illegible] (۱۲)

۱۔ سنن ابن ماجہ ۷۵

۲۔ النساء ۳۴، صحیح بخاری ۲ ۷۸۲

۳۔ [illegible]

۴۔ صحیح مسلم ۲ ۲۰۵

۵۔ صحیح بخاری ۲ ۸۶۱، صحیح مسلم ۱ ۷۱

۶۔ المرء ۲۶۴، صحیح مسلم ۱ ۷۱

۷۔ [illegible]

۸۔ القلم ۱۱، المرء ۱

۹۔ الاحزاب ۵۸، سنن ابی داؤد ۴۲، مسند احمد ۲ ۳۶۲

۱۰۔ الحجرات ۱۲، صحیح مسلم ۲ ۳۱۹

(۷۴) [illegible]

(۷۵) مسلمان کو ایذا دینا۔(۲)

(۷۶) [illegible]

(۷۷) ناپ تول میں کمی کرنا۔(۴)

(۷۸) [illegible]

(۷۹) بلا عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنا۔(۶)

(۸۰) [illegible]

(۸۱) [illegible]

(۸۲) [illegible]

(۸۳) کمزور لوگوں پر دست درازی کرنا۔(۱۰)

(۸۴) [illegible]

(۸۵) [illegible]

(۸۶) [illegible]

۱۔ النساء / ۳۶، صحیح بخاری ۲ / ۸۸۹

۲۔ الاحزاب/۵۸، الحجرات / ۱۱، صحیح بخاری: ۲ / ۲۹۴

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ [illegible]

۶۔ سنن ابن ماجہ /۵۷

۷۔ النساء/۱۲، جامع ترمذی ۲/ ۴۷۶

۸۔ الکبائر ۲۶۸،

۹۔ صحیح بخاری ۲/ ۹۶۳، صحیح مسلم: ۲/ ۳۱۰، جامع ترمذی ۲/ ۷۰۶

۱۰۔ نساء/۳۶، صحیح مسلم ۲ ۵۱

۱۱۔ الزخرف/۵۸، جامع ترمذی: ۲ ۶۳۲، مجمع الزوائد: ۱ ۱۸۶، ۱۶۷

۱ [illegible]

۲ [illegible]

(۸۷) ... دائمی ممنوع یا ایک مدت سے ممنوع رہتی ہے۔(۱)

(۸۸) ... قبر پر چراغ جلانا۔(۲)

(۸۹) ... صدقہ خیرات سے روکنا۔(۳)

(۹۰) زمینی پیداوار کا عشر ادا نہ کرنا۔(۴)

(۹۱) ... [illegible] ...

(۹۲) ... [illegible] ...

(۹۳) ... [illegible] ...

(۹۴) واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنا۔(۸)

(۹۵) ... [illegible] ...

(۹۶) ... [illegible] ...

متعلقہ بدعت ... [illegible] ... بدعت ... [illegible] ...

(۹۷) ... [illegible] ...

۱۔ ... [illegible]

۲۔ ... [illegible]

۳۔ ... [illegible]

۴۔ ... [illegible]

۵۔ ... [illegible] ابو داؤد ۱: ۲۳۶

۶۔ ... [illegible]

۷۔ ... [illegible]

۸۔ ... [illegible]

(۹۸) [illegible] (۱)

(۹۹) [illegible] (۲)

(۱۰۰) [illegible] (۳)

(۱۰۱) [illegible] (۴)

(۱۰۲) [illegible] (۵)

(۱۰۳) تقاضا اور استطاعت کے باوجود نکاح نہ کرنا۔(۶)

(۱۰۴) اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا۔(۷)

(۱۰۵) کسی کو برے القاب سے پکارنا۔(۸)

(۱۰۶) [illegible] (۹)

(۱۰۷) کسی کی منگنی پر منگنی کرنا۔(۱۰)

(۱۰۸) کسی کے سودے پر سودا کرنا۔(۱۱)

(۱۰۹) محرمہ نسبیہ، صہریہ یا رضاعیہ کے ساتھ نکاح کرنا۔(۱۲)

(۱۱۰) [illegible] (۱۳)

(۱۱۱) ادا نہ کرنے کی نیت سے مہر مقرر کرنا۔(۱۴)

۳۔ [illegible] ۵۸، مسند احمد: ۲ ۱۳۵

۱۳۔ [illegible] ۲ ۱۹۱

(۱۱۲)..... اسراف یعنی فضول خرچی کرنا۔(۱)

(۱۱۳)..... کسی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا مال وغیرہ استعمال کرنا۔(۲)

(۱۱۴)..... ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں، ان میں برابری نہ کرنا۔(۳)

(۱۱۵)..... میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حقوق واجبہ ادا نہ کرنا۔(۴)

(۱۱۶)..... بلا عذر شرعی کسی مسلمان سے تین دن سے زائد قطع تعلق کرنا۔(۵)

(۱۱۷)..... عورت کا بے پردہ ہو کر باہر نکلنا۔(۶)

(۱۱۸)..... عورت کا بلا ضرورت شرعیہ خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنا۔(۷)

(۱۱۹)..... عورت کا عدت پوری ہونے کے بارے میں غلط بیانی کرنا۔(۸)

(۱۲۰)..... عدت والی عورت کا بلا ضرورت شرعیہ گھر سے باہر نکلنا۔(۹)

(۱۲۱)..... عدت وفات والی عورت کا عدت کی مدت تک بناؤ سنگھار وغیرہ سے اجتناب نہ کرنا۔(۱۰)

(۱۲۲)..... زیر کفالت لوگوں، یعنی بیوی بچوں وغیرہ پر استطاعت کے باوجود خرچ نہ کرنا۔(۱۱)

(۱۲۳)..... گناہ اور حرام کاموں میں معاونت کرنا۔(۱۲)

(۱۲۴)..... کسی منصب سے اہل کو معزول کر کے نااہل کو مقرر کرنا۔(۱۳)

(۱۲۵)..... کسی مسلمان کو "کافر" یا "اللہ کا دشمن" کہنا یا اس کے علاوہ کسی اور لفظ سے گالی دینا۔(۱۴)

۱۔ الاعراف/۳۱

۲۔ البقرہ/۱۸۸

۳۔ جامع ترمذی: ۱/۲۴۵

۴۔ مسند احمد: ۵/۲۲۸

۵۔ صحیح بخاری: ۲/۸۸۵، سنن ابو داؤد: ۲/۳۳۱

۶۔ سنن نسائی: ۲/۲۸۲

۷۔ سنن ابو داؤد: ۱/۳۲۱

۸۔ البقرہ/۲۲۸

۹۔ البقرہ/۲۲۸

۱۰۔ البقرہ/۲۳۴

۱۱۔ صحیح بخاری: ۱/۱۹۰، ۱۹۲

۱۲۔ المائدہ/۲، الزواجر: ۲/۱۳۳

۱۳۔ المائدہ/۲، الزواجر: ۲/۱۳۳

۱۴۔ الزواجر: ۲/۱۷۳

(۱۲۶)..... حدود شرعیہ میں کسی کی سفارش کرنا۔(۱)

(۱۲۷)..... بالغ ہونے کے بعد ختنہ نہ کروانا۔(۲)

(۱۲۸)..... فرض ہونے کے باوجود جہاد نہ کرنا۔(۳)

(۱۲۹)..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنا۔(۴)

(۱۳۰)..... مسلمان کے سلام کا جواب نہ دینا۔(۵)

(۱۳۱)..... طاعون والی جگہ سے بھاگنا۔(۶)

(۱۳۲)..... مسلمانوں کا اجتماعی یا انفرادی راز افشاء کرنا۔(۷)

(۱۳۳)..... منت پوری نہ کرنا۔(۸)

(۱۳۴)..... رشوت لینا۔(۹)

(۱۳۵)..... رشوت دینا، اگر حصول حق یا دفع ضرر رشوت دیئے بغیر ممکن نہ ہو تو مجبوراً رشوت دینا جائز ہے، رشوت لینا بہر صورت حرام ہے۔(۱۰)

(۱۳۶)..... لوگوں کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا۔(۱۱)

(۱۳۷)..... سفارشی کا ہدیہ قبول کرنا۔(۱۲)

(۱۳۸)..... بلا عذر شرعی گواہی کو چھپانا۔(۱۳)

۱۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ۱۵۰

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۱/ ۴۴

۳۔ البقرہ/ ۱۹۰، صحیح مسلم: ۲/ ۱۴۱، سنن ابن ماجہ/ ۱۹۸

۴۔ التوبۃ/ ۷۱، جامع ترمذی: ۲/ ۴۸۶

۵۔ جامع ترمذی: ۲/ ۵۵۶

۶۔ البقرہ/ ۲۴۳، صحیح بخاری: ۲/ ۸۵۳

۷۔ صحیح بخاری: ۲/ ۵۶۷، الزواجر: ۲/ ۲۴۹

۸۔ الزواجر: ۲/ ۲۵۷

۹۔ البقرہ/ ۱۸۸، الترغیب: ۳/ ۱۲۵، الزواجر: ۲/ ۲۶۴

۱۰۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ۱۴۸، الزواجر: ۲/ ۲۶۳

۱۱۔ سنن ابو داؤد: ۲/ ۱۵۰، الزواجر: ۲/ ۲۶۱

۱۲۔ البقرہ/ ۲۸۳

۱۳۔ البقرہ/ ۲۸۳، الزواجر: ۲/ ۲۷۵

(۱۳۹)..... فساق کی مجلس میں بوقت ارتکاب فسق جانا اور وہاں بیٹھنا۔(۱)

(۱۴۰)..... کسی کے خلاف ناحق دعویٰ کرنا۔(۲)

(۱۴۱)..... گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا۔لا صغیرة مع الاصرار ولا کبیرة مع الاستغفار (۳)

نحمد اللّٰہ سبحانہ و تعالی اولا و آخرا، والصلوۃ والسلام علی
نبیہ دائما و سرمدا، و علی آلہ و صحبہ اجمعین ابدالابدا،
والحمد للّٰہ الذی لہ البدایۃ والیہ النہایۃ

۱۔ صحیح مسلم: ۲/ ۳۳۰، الزواجر: ۲/ ۲۷۵

۲۔ الزواجر: ۲/ ۳۲۵

۳۔ الزواجر: ۲/ ۲۹۹